1159

تاریخ دربار دہلی

بیادگار

امیر کبیر حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند دام اقبالہ

جسکو

لالہ نتھن لعل صاحب اگروال جینی مختار عدالت بلندشہر

نے

واسطے خوشنودی مزاج جناب فیضمآب مسٹر اے۔ بی فورڈ صاحب بہادر

کلکٹر ومجسٹریٹ بلندشہر کے مرتب کیا

اور

مطبع منشی ہرپرشاد بلندشہر مین چھپوایا

سنہ ۱۹۰۳ع

قیمت فیجلد ۸/

طبع اول ۵۰۰ جلد

فہرست مضامین تاریخ دربار دہلی

التماس

کہ واقف نے یہہ کتاب ذاتی فایدہ کی غرض سے نہین لکھی ہے بلکہ محض بغرض واقفیت فایدہ عوام کے لکھی ہے اسیوجہ سے قیمت اس کتاب کی بہت کم یعنی آٹھ آنہ فیجلد علاوہ محصولڈاک رکھی ہے جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین اور کوئی غلطی کتابت یا ربط عبارت کی پاوین اس سے راقم کو مطلع فرماوین راقم انکا بہت مشکور ہوگا۔

العبد
بندہ نتھن لال مختار بلندشہر

اوم

باب اول

دیباچہ دربار تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ

واضح ہو اے ناظرین ہو کہ تمام دنیا مین خصوصاً ہندوستان مین دربار دہلی کے جلسہ کی بابت عرصہ کم و بیش ایک سال سے اسقدر چرچا تھا کہ ہر خاص و عام کی نگاہ اس جلسہ کی طرف لگی ہوئی تھین - کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ کہتا تھا کسیکی زبان پہ کچھ کلمہ تھا کسیکی پر کچھ - تمام اخبارات خواہ روزانہ خواہ ہفتہ وار یا اُردو یا انگریزی سب مین کم و بیش اسیکا ذکر رہتا تھا اور جون جون زمانہ قریب آتا گیا تون تون اسکی شہرت زیادہ ہوتی گئی اور اسیقدر اخبارات کے کالم کے کالم اس جلسہ کی خبرون سے پُر ہونے لگے - سوائے اسکے نہ کسی اخبار مین کچھ اور ذکر تھا اور نہ کسی ہندوستانی کی زبان پر اور تذکرہ تھا غرضکہ جون تون کرکے یکم جنوری ۱۹۰۳ء جو نہایت مبارک دن تھا اول تو یوم عید تھا دویم نوروز تھا سویم دربار شاہی کی تاریخ بھی یہی تھی - چونکہ اس جلسہ کو جن اشخاص نے خود جاکر دیکھا وہ تو اسکی شان و تزک کو اچھیطرح جانتے ہین لیکن جو لوگ کسی خاص وجہ سے نہ جاسکے یا وہ لوگ بھی جو دربار کو تشریف لیگئے مگر سرکار کی طرف سے مدعو نہین ہوے یا سرکار

کی جانب سے تماشائی نہین تھے یا باوجود سرکاری مہمان ہونے کے بھی انکو کیفیت
اچھیطرح سے مفصل دکھلائی نہین دی کسیکو دیر سے پہونچنے کی وجہ سے کسیکو
دور ہونے کی وجہ سے اون صاحبان کو دربار دہلی کے مفصل حالات سننے کا کمال
اشتیاق ہوگا اگرچہ بعض صاحب فرماسکتے ہین کہ جملہ حالات مفصل اخبارات مین
وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہے ہین اور اونکے ذریعہ سے اور بعض نے آن اصحاب کے
ذریعہ سے جو دہلی سے واپس آئے بہت سے حالات سُن لئے ہین مگر یہہ بات
درست نہین ہے اول تو فیصدی دو آدمی ایسے نکلینگے جو روزانہ یا ہفتہ وار اخبارات
منگاتے ہون یا جنھون نے ابتک مفصل حالات کسی سے سُنے ہون ۔ علاوہ اسکے
اخبارات مین بھی کسی صاحب نے کوئی خبر پڑھی کوئی نہ پڑھی اور کسی صاحب نے
کسی سے کچھ سنا کچھ نہین سنا ۔ یہہ لطف کسی طرح حاصل نہین ہوسکتا کہ جملہ حالات
مفصل و تاریخوار باسلسلہ اونکو ایک جگہہ مل سکین ۔
اور علاوہ اسکے اس کتاب کی اسوجہ سے بھی سخت ضرورت ہے کہ یہہ عظیم واقعہ ہے
جو تاریخ مین لکھنے کے لایق ہے اسکی جلدین ہر شخص کے یہان رہنی ضروریات سے ہین
تا کہ وہ خود اور انکی اولاد اُس سے فیضیاب ہوسکے اگرچہ بندہ کوئی مورخ نہین ہے
اور نہ تاریخ دانی کا حوصلہ رکھتا ہے اور نہ اسقدر لیاقت رکھتا ہے کہ اس بڑے کام
کو انجام دے کے علاوہ اسکے اس کام کے لکھنے کے واسطے بہت سے اصحاب
کوشش بھی کررہے ہین جو مجھ سے ہزار گنا لیاقت و علمیت و واقفیت مین زیادہ
ہین اور علاوہ اسکے سرکار کی جانب سے بھی مسٹر اسٹیفن وھیلر صاحب بھی اس
کام کے واسطے مفصل تاریخ لکھنے کو مقرر ہوئے ہین اور عنقریب دہلی سے روانہ ہونگے
اور جلد یہ کام شروع کرینگے علاوہ انکے ہمارے لایق فایق آقا جناب قاضی عزیز الدین احمد صاحب
ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع ہذا بھی جو ایک نہایت لایق مصنف ہین اور جنھون نے

بہت سی کتابین خود تصنیف کی ہین اور بہت سی کتابون کی شرح لکھی ہین اور جنھون نے
امسال ہی مین سوانح عمری جناب شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تحریر کر کے طلباء اسکول
شہنشاہ معظم ہے اس بارہ مین ایک مفصل کتاب لکھنے والے ہین علاوہ اسکے
بہت سے دیگر فایق اصحاب اردو انگریزی و فارسی مین اس کام کو شروع کرینگے
مگر وہ کتابین اول تو زیادہ قیمت کی ہونگی اور بہت طول طویل ہونگی اور علاوہ
اسکے انکے چھپنے مین بھی زیادہ عرصہ ہے چونکہ یہہ کام ایسا ہے کہ جسقدر جلدی انجام کو
پہونچے اسیقدر سننے والون کو زیادہ اچھا معلوم ہوگا کیونکہ اس دربار شاہی کے
حالات معلوم کرنے کا ہر شخص مشتاق ہے اگرچہ اس بارہ مین گو میرا لکھنا کچھ زیادہ
کارگر نہو مگر اس معاملہ مین جو زیادہ غور و فکر کیگئی تو اسکی ایسی حالت پائی گئی جیسے
فرض کیجئے گا کہ ملک کو ٹوپیون کی از حد ضرورت ہے اور سب صاحب اوسکے
واسطے ٹوپی طیار کرین کوئی صاحب بہت عمدہ سونے چاندی ہیرا و جواہر جڑکر
اسکو طیار کرنا چاہے کوئی صاحب ریشمی کلابتون وغیرہ جڑکر کام کرنا چاہے کوئی زردوزی
کا باریک کام کر کے طیار کرنا چاہے غرضکہ بہت سے اصحاب ٹوپی طیار کرتے ہین
کسیکی ٹوپی بیش قیمت ہونے کی وجہ سے نواب راجگان ساہوکارون کی طیاری
ہی مین رکھنے لایق ہوگی اور اسکو گاہ بہ گاہ کسی تقریب شادی وغیرہ پر زیب تن
کیا جانا پڑیگا کسیکی ٹوپی اسقدر بھاری وزن مین ہوگی کہ پہننے والا اوسکو آسانی
سے پہن بھی نہ سکیگا کسیکی ٹوپی ایسے زیادہ عرصہ مین طیار ہوگی کہ اوسکو بہت سے
اسوقت کے اصحاب شاید سال دو سال دیکھ بھی نہ سکین اور لقمہ اجل ہو جاوین
لیکن میری ٹوپی ایسی سادہ ہوگی جیسا مین سادہ ہون کہ اوسکو غریب سے غریب
بھی پہن سکیگا اور فوراً استعمال مین لاسکیگا - اسلئے میرے قلم نے یہہ جرات کی ہے کہ
مین دربار دہلی کے متعلق جہانتک مجکو بذریعہ روزانہ اودھ اخبار و ہندوستانی کے

جو لکھنؤ سے جاری ہوتے ہین اور یہہ دونون اخبار اردو زبان مین ہین اُنکے بھی اُنکو کیفیت پائے جاتے ہین اور جنکے اڈیٹر ومہتمم بھی بہت لایق ہین معلوم ہوا اور علاوہ اسکے مین خود دربار دہلی گیا اور جو مین نے بچشم خود دیکھا ان سبکو مفصلات [illegible] کا حال لکھون - ناظرین سے دست بستہ عرض ہے کہ میری طرز تحریر [illegible] مفصل اخبارات مین طرف ہنسی نکرین بلکہ اصلی حالات کو ملاحظہ فرماوین کہ جو سلسلہ وار مفصل اخبارات سے نقل کرکے یکجا جمع کردیے ہین - اگر میری کتاب بعد میرے مرنیکے ہندوستان کی دس بیس الماریون مین باقی رہی تو مین اپنی اس محنت کا بہت صلہ پاؤنگا اور یہی میری غرض ہے -

آپ کا تابعدار

نتھن لعل مختار عدالت فوجداری وکلکٹری بلندشہر

متوطن جیور ضلع بلندشہر

باب سوم

شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کو بطور ورثہ تاج شاہی کا ملنا

ہمارے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ وحشمتہ بروز منگل تاریخ ۹-نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے اور یہی ولی عہد سلطنت تھے چنانچہ ازروئے قواعد شاہی کے تخت سلطنت انکو ورثہ مین ملا - چونکہ رسم تاجپوشی کا رواج قریب قریب ہر ملک مین ہوتا چلا آیا ہے چنانچہ اوسکے بموجب اس مبارک رسم کے ادا کرنیکے لئے ہمارے شاہنشاہ معظم نے بھی بمقام لندن ۲۶- جون ۱۹۰۲ء مقرر فرمائی اور بڑے بڑے سامان طیار ہوئے اور ہر ممالک مقبوضہ ومفتوحہ سے والیان ملک و راجگان مہاراجگان طلب ہوئے چنانچہ ہندوستان سے بھی بہت سے راجے مہاراجے وغیرہ طلب کئے گئے اور فوجی لوگ بھی طلب ہوئے جبکہ سب لوگ لندن پہونچ چکے تو یکایک ہمارے شاہنشاہ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی اور یہہ خبر بھی ایسی ہی منحوس تھی جیسی وفات ملکہ معظمہ مرحومہ کی تھی اس خبر نے بھی تمام لندن وہندوستان مین مایوسی چھادی اور تمام ممالک محروسہ وغیر محروسہ خصوص ہندوستان سے تار عیادت بھیجے گئے اور تمام مساجد ہندوستان مین نماز صحت یابی شاہنشاہ پڑھی گئین اور مندرون مین پوجا پاٹ کئے گئے اور دعا اپنے شاہنشاہ کی صحت یابی کی مانگی گئین غرضکہ ہر مسجد و مندر و جین مندر و گرجا گھرون مین دعائین صحت یابی کی مانگی گئین چونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ تمام خلقت کی دعائین بہت اثر ہوتا ہے اسوجہ سے ان دعاؤن کے اثر اور خدا کی مرضی سے ہمارے شاہنشاہ معظم نے اس بیماری سے صحت یابی

چنانچہ صحت یابی کی خبر سنتے ہی تمام ہندوستان و ممالک محروسہ و غیر محروسہ مین عام خوشی پھیل گئی اور بڑے زور شور سے جا بجا جلسہ ہاے خوشی ہوے اور ہر مساجد و مندر و گرجاؤن مین خوشیان کی گئین اور جا بجا آتشبازی چھوڑی گئی اور روشنی کیگئی اور پھر صحت یابی پر ہزار ہا تار ہندوستان و دیگر ممالک سے بھیجے گئے - ان کُل حالات سے سب صاحبان کو یہہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہماری ملکہ معظمہ مرحومہ اور اُنکے وارث جناب شاہنشاہ معظم کے ساتھ کسقدر الفت تمام ممالک محروسہ و غیر محروسہ و خصوص ہندوستان کو ہے - بوجہ بیماری شاہنشاہ معظم کے تاریخ جشن تاجپوشی لندن مین بجاے ۲۶ - جون ۱۹۰۱ء کے ۹ - اگست ۱۹۰۱ء مقرر کیگئی - چنانچہ لندن مین جو جلسہ تاجپوشی کا ہوا ویسا جلسہ و شان و شوکت آجتک کبھی نہین ہوئی - جن صاحبون نے اوس جلسہ کو دیکھا ہے وہی بخوبی جان سکتے ہین چونکہ جشن تاجپوشی لندن مین ہندوستان سے خاص خاص راجہ مہاراجہ بلاے گئے تھے اور ہمارے شاہنشاہ معظم کو ہندوستان کے ساتھ خاص محبت تھی اسوجہ سے ہمارے شاہنشاہ معظم نے مناسب خیال فرمایا کہ اسکا جلسہ بذریعہ عالیجناب جناب امیر کبیر لارڈ کرزن صاحب وایسراے و گورنر جنرل بہادر ہند کیم جنوری ۱۹۰۳ء کو بمقام دہلی جو سب راجگان و شاہان مغلیہ کا پایہ تخت ہے اور ہمیشہ سے اس بارہ مین مشہور ہے اور جہان پہلے بھی دربار قیصری کیم جنوری ۱۸۷۷ء کو ہو چکا ہے کیا جاوے - جب یہہ خبر اول ہی اول تمام اخبارون مین مشہور ہوئی اُسیوقت سے سب لوگون کے دل اس جلسہ کی جانب لگ گئے اور رفتہ رفتہ شوق بڑھنے لگا اور جشن تاجپوشی کے لئے دہلی مین جگہہ تجویز ہوکر طیاریان ہونے لگین -

باب چہارم

آرائے اخبارات دربارہ اس امر کے کہ آیا دربار دہلی ہونا چاہیے یا نہین اور اُسکے جوابات اور اُسکے فواید

معہ اسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر

سب سے پہلے آپ صاحبان کو یہہ بات جاننی لازم ہے کہ اس دربار دہلی کے بارے مین کیا کیا رائے اخبارات انگریزی کی تھین اور کیا کیا انھون نے اعتراضات کئے اور کیا کیا ان اعتراضون کے جوابات دیے گئے اور پھر ہمارے وائسرائے صاحب امیر کبیر لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اوسکے متعلق کیا اسپیچ فرمائی چنانچہ منجملہ اوسکے مین ایک رائے مسٹر بی۔ ایم میکلین صاحب کی جو ویسٹ منسٹر گزٹ مین شایع ہوئی مختصراً معہ جواب اعتراض کے جو پاینیر اخبار روزانہ الہ آباد نے دی درج ذیل کرتا ہون اور اوسکے نیچے ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء والی اسپیچ گورنر جنرل صاحب بہادر کی جو جلسہ کونسل مین دربار دہلی کے متعلق فرمائی تھی وہ بھی تحریر کرتا ہون ناظرین اس سے بہت کچھ حظ اوٹھائینگے۔

رائے مسٹر بی۔ ایم میکلین صاحب

مطبوعہ اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰

ایک اہم معاملہ یہہ ہے کہ لارڈ کرزن صاحب وائسرائے ہند نے اپنا یہہ قصد بہ اعلان ظاہر کیا ہے کہ دہلی مین ذاتی رسم تاجپوشی ادا کرین اس سے یہہ منشا ہی

کہ سرکاری روپیہ صرف ہو جو ہندوستان جسمین حالانکہ آدمی قحط کے کامون پر امداد
پا رہے ہین اس کام کے لیے نہین دے سکتے ہے کوئن وکٹوریا کی یادگار صرف کثیر
کے ساتھ قایم کرنیکے بعد اس نئی ایچ مین والیے اصاحب اپنی رعایا کی جیبون سے
تقریباً دس لاکھ پاونڈ اسٹرلنگ نکلوا ئینگے اور یہہ جز یہ فیاضی امپریل جولانی خیالات
کے لئے ایک بہت بڑی رقم ہے علاوہ برین لارڈ کرزن صاحب بہادر دہلی مین کوئن
رسم ادا کرنا چاہتے ہین۔ رسم تاجپوشی ایک نایاب پاک مذہبی رسم ہے اور
اسوقت کے لیے نہایت اہم رسم ہے اسکا تعلق صرف شاہنشاہ کی ذات سے
ہے یہہ کسی طرح بذریعہ قایم مقام ادا نہین ہو سکتی ہے۔ اس رسم کے تین حصے ہوتے
ہین مسیح کیا جانا۔ تاجپوشی۔ رعایا کا اطاعت قبول کرنا۔ کیونکر ممکن ہے کہ یہہ باتین
دہلی مین دوہرائی جائین اور رسم تاجپوشی کے متعلقہ ان رسوم کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے
جنکو بموجب قوانین و اخبارات وحقوق بیچ بشپ صاحبان قیام پروٹسٹنٹ مذہب
سے خاص تعلق ہے کیا یہہ مناسب ہے کہ ہمارے شاہنشاہ کی جگہہ وایسرائے
صاحب مسیح کئے جائینگے یا تاج اونکے سر پر رکھا جاوے اور اونکے سامنے رعایا سر
تسلیم خم کرے تاکہ وہ یہہ بات ظاہر کرسکین کہ دراصل وہ خاندان مغلیہ کے تخت
سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے قابل ہین اگر ایسا نہین ہے تو پھر لارڈ کرزن صاحب
کا کیا منشا رہے۔ ہندوستان مین جشن تاجپوشی کا اعلان ہو چکا۔ قایم مقامان ہند
نے خود حاضر ہو کر شہنشاہ معظم کی قدمبوسی حاصل کی کیا اسقدر کافی نہوگا۔
یہہ تو مسٹر میکلین صاحب کی رائے کا خلاصہ تھا اب اخبار پانیر الہ آباد
اسکے جواب مین حسب ذیل رقمطراز ہے۔

رائے پانیر اخبار الہ آباد

مطبوعہ اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰

بہ حیثیت ایک اینگلو انڈین کے جسکو بہت سال کا تجربہ ہو مسٹر میکلین کا ہندوستان مین سرکاری رسم دربار سے ناواقف ہونا ایک حیرت کی بات ہے ۔ بہر کیف اس موقع پر یہہ امر صاف طور پر بیان کر دینا بہتر ہوگا کہ یکم جنوری کو دہلی مین کون کارروائیان وقوع مین آئینگی بعد معمولی رعایایون اور یوروپین تماشائیون کے اپنی اپنی جگہون پر شامیانہ دربار مین تشریف رکھنے کے راجگان ہند اپنے اپنے مرتبہ اور شان کے مطابق ایک ساتھ تشریف لائینگے اور ہر ایک کے لئے سلامی ہوگی ۔ بعد ازان گورنر صاحبان اور لفٹنٹ گورنر صاحبان تشریف لائینگے ۔ سر چارلس ریواز سب کے آگے ہونگے کیونکہ دربار پنجاب مین منعقد ہوتا ہے ۔ بعد ازان کمانڈر انچیف صاحب تشریف لائینگے اور اُنکے بعد نہایت شاندار جلوس کے ساتھ ویسرائے صاحب بہادر تشریف لائینگے ۔ ایک ہیرلڈ نہایت تحکمانہ آواز مین بارہ ہزار کے مجمع کو شاہ اڈورڈ ہفتم کے شہنشاہ تمامی ہند ہونے کا اعلان کریگا جسپر تمام جم غفیر علاوہ چالیس ہزار افواج کے جو دربار کے دروازے پر پرا باندھے کھڑی ہوگی اس اعلان کا جواب دیگی ۔ تقریباً بیس ہزار بندوقین داغی جائینگی ۔ ایک توپخانہ سے ۱۰۱ توپون کی شاہی سلامی ہوگی اور باجے والے قومی گیت بجانا شروع کرینگے بعد ازان ویسرائے صاحب دربار کو ایک تقریر مین مخاطب کرینگے اور ایک خاص پیغام منجانب شہنشاہ دربار مین پڑھینگے بعض اشخاص مین یہہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ شہنشاہ معظم اس موقع پر کوئی غیر معمولی اعلان ۱۸۵۸ء کے تاریخی اعلان کے پرتو پر جاری کرینگے ۔ کوئی شخص اس خیال کی تردید یا تائید کرنے کا مجاز نہین ہے اور شہنشاہ کے پیغام کی نسبت پیش خبری کرنا داخل گستاخی ہوگا ۔ لیکن ہمارا یہہ کہنا درست ہوگا کہ جہانتک سرکاری طور پر اس ملک مین معلوم ہوا ہے اعلان مذکور الصدر کی امید بالکل بے بنیاد ہے ۔ بعد اختتام تقریر حضور ویسرائے صاحب

ہر ایک راجہ حضور کے سامنے پیش کئے جائینگے اور ہیرلڈ انکا نام بآواز بلند پکارے گا۔ تمام کارروائی نہایت ہی عمدہ اور شاندار ہوگی۔ بموجب ہدایت خاص منجانب وایسرائے صاحب بہادر ہر ایک راجگان ہند اپنی قومی پوشاک زیب تن کرینگے جو ایشیائی شان وشوکت کا ایک بے نظیر نمونہ ہوگا۔ حقیقت مین ہیرے جواہرات کمخواب وزردوزی چیزون کی وہ چمک دمک ہوگی جو شاید اسی پایہ تخت دہلی کو سابق مین کبھی دیکھنی نصیب نہوئی ہوگی۔ اس موقع پر جس ہندوستانی راجہ کو خاص طور پر اطاعت کا پیغام شہنشاہ معظم کی خدمت مین روانہ کرنا ہوگا اوسکو اوسکے آگے اظہار کا موقعہ دیا جائیگا اور یہہ امر صرف ہر ایک کی مرضی پر منحصر ہے اوسکو سرکاری ہدایات سے کوئی تعلق نہین ہے بعد ازان دربار ندکور اسی مبارک رسم کے ساتھ برخاست ہوگا جسطرح کہ وہ منعقد ہوا تھا۔

اسپیچ جناب فیضمآب لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے وگورنر جنرل بہادر دربارہ حمایت دربار دہلی جو ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو جلسہ کونسل مین فرمائی اور جسکا مفصل حال اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ مین تحریر ہوا

مین آجکے موقع سے اون اہم فرائض یا مجمع فرائض کی نسبت جو دہلی مین ادا ہونیوالے ہین چند الفاظ بیان کرنے کا فایدہ اوٹھانا چاہتا ہون جو آیندہ چند ماہ کے اندر ہماری توجہ بہت کچھ اپنی جانب مبذول کرائینگے اور غالبًا خاندان مغلیہ کے قدیم دارالسلطنت مین آیندہ ماہ جنوری مین ایک بے نظیر گروہ ہندی اصحاب کا یکجا کردینگے۔ حضور شہنشاہ معظم کی تاجپوشی ولایت مین بخیر وخوبی ہوچکی ہے اور آج وہ ہمارے ویسے ہی بادشاہ

اور شہنشاہ ہین جیسے ملکہ معظمہ کی وفات کے دوسرے روز تھے کوئی رسم اونکے خطابات
مین ایزادگی نہین کرسکتی ہے اور نہ اونکے مرتبہ کو زیادہ جایز قرار دے سکتی ہے پس
سوال کیا جاسکتا ہے کہ پھر ہمکو ہندوستان مین آپکی تاجپوشی کا جشن کیون کرنا چاہیئے؟
مین خیال کرتا ہون کہ عام رائے نے اپنے اطمینان کے مطابق اس سوال کا جواب دیدیا
ہے مگر شاید مجکو بھی اس جواب مین چند الفاظ اضافہ کرنے کی اجازت دیجائے گی
وہ عملدرآمد جو بادشاہون کو اپنی رعایا سے عام جشن مین قربت مین لاتا ہے اور
اظہار خوشی جو اس اعلیٰ مرتبہ کے حصول کے بعد کیا جاتا ہے۔ کوئی عجیب بات
نہین ہے۔ بلکہ عزیز اور متبرک خیال کیجاتی ہے۔ ہندوستان یا حصص ہند کے
ہر ایک شہنشاہ نے سلف مین ایسا ہی جشن کیا تھا۔ ہندوستان کا ہر ایک
سردار بلکہ نظیرًا زمیندار اور روسا بھی پیش کئے جاسکتے ہین جو ایسے جشن کرتے ہین
تخت نشینی کا دربار اس ملک مین ایک جانب سے دوسری جانب تک مسلمہ اور
مقبول رسم ہے اگر ہمارے سوشل مراتب کے ہر ایک درجہ مین یہہ بات ہوتی آئی
ہے تو کسقدر زیادہ ضروری اور پسندیدہ ہے کہ اعلےٰ درجہ کی حالت مین بھی ہووین
بالذات اس رسم مین بجاے اس واقعہ کے کہ یہہ صرف باضابطہ تسلیم کرنا اس
امر کا ہے کہ ایک بادشاہ نے انتقال کیا اور دوسرا جانشین ہوا اور کچھ زیادہ بھی پاتا
ہون کروڑہا رعایا کو جو دور دراز پڑی ہے اور محدود زندگی بسر کررہی ہے اونکے لئے
یہہ جشن تاجپوشی کوئی بڑی بات نہین ہے لیکن شہنشاہ اور رعایا کے درمیان
یکسان فواید کا ثبوت جو یہہ فرض پیش کرتا ہے اور جسکو یہہ ہر وقت زندہ رکھتا ہے
نہایت اہم و ضروری ہے سوسائٹی نے ہر ایک زمانہ مین ایک ایسے سردار کی
تلاش کی ہے جسکے روبرو وہ سر تسلیم خم کرنے کو مستعد ہوئی ہے اور بادشاہی
ایک ایسا مقبول عام شکل ہے جسکو انھون نے عام طور پر اختیار کرلیا مگر جسقدر اعزاز

رعایا کی نظرون مین خوشی سے مقبول ہوتا ہے ضابطہ ورسم کی پابندی سے نہین ہوتی
جسقدر بادشاہ رعایا کا قایم مقام ونیز سردار ہوتا ہے تعلق بادشاہی و رعایا کا دونون
کے لیے بیش قیمت ہوجاتا ہے ایک قوم کی زندگی و سرسبزی دنیا کے روبرو اوسکے
شہنشاہ کی ذات مین پیش کیجاتی ہے اسکی ذات مین دونون چیزین متحد ہوتی ہین اور وہ
ان دونون کی جانب سے گفتگو کرتا ہے۔ ہندوستان مین زیر حکومت تاج برطانیہ یہہ
اولین مرتبہ ہے کہ یہ اتفاق حاصل ہوا ہے اور تمام بر اعظم نے ایک شہنشاہ کو تسلیم
کر لیا ہے۔ اس قسم کے اتحاد سے قوم کی پولیٹیکل قوت اور اخلاقی شان بلا کسی مزاحمت
کے بڑھجاتی ہے اور دنیا کی نگاہ مین اسکی اصلیت کے اظہار سے دونون کی قدر افزائی
ہوجاتی ہے۔ ایک اور امر یہہ ہے کہ جسکے لحاظ سے مین ایسے جشن مین ظاہری وقعت
سے کچھ اور زیادہ خوبی پاتا ہون ہمارے اس ملک کی مختلف قسمتون و مختلف فرقون
مذاہب و ملتون مین ایک بات جو ہم سب کو متحد کرتی ہے اور جو باتین ہم مین اختلاف
پیدا کرنے والی ہین ان سبکو اتفاق کی زبردست قوت زیر کرتی ہے۔ وہ بات ایک
حکمران کے ساتھ وفاداری کرنا اور ایک ہی سلطنت کے افراد ہونا اور ایک ہی سلطنت
کے باشندے ہونا ہے۔ جسقدر زیادہ ہمکو اس امر کا حس ہوگا اوسیقدر زیادہ ہمارے
افراد کی زندگی عمدہ ہوگی اوسیقدر زیادہ ہماری خوبی قسمت کا فیصلہ یقینی ہوگا پس مین
دہلی کی رسم کو ایک پاک شاندار عام رسم خیال کرتا ہون جس سے اپنی قوت کا
ثبوت ہمکو معلوم ہوجاے اور نہ صرف یہہ تماشا کرنا مقصود ہے کہ چند گھنٹہ تک ہمارے
روسا یہان کی شان دیکھکر چوندھیا جائین اور بعد ازان اسکو فراموش کردین۔ میرے
خیال مین لارڈ لٹن نے جنھون نے عہد سلطنت برطانیہ مین اول مرتبہ ایسا دربار شاہی
منعقد کیا تھا جیسا منعقد کرنے کا ہمارا ابھی قصد ہے گو پچھلا دربار مختلف حالتون مین اس
سے کم درجہ کا تھا لیکن ایک ایسی نظیر پیش کردی جس سے دونون مدبری اور جولانی خیالات کا

ثبوت ملتا ہے مجھکو اس مین شبہ نہین ہے کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے شاہی دربار سے
بہت کچھ فایدہ حاصل ہوا تھا اور خداوند تعالی کی برکات سے مین اس امر کا یقین واثق
رکھتا ہون کہ بجنسہ بلکہ اوس سے بھی بڑھے ہوے نتایج یکم جنوری ۱۹۰۳ء کی رسم دربار
سے پیدا ہونگے - درحقیقت یہہ موقع نہایت پاک اور تاریخی ہوجاتا اگر شہنشاہ معظم خود
اس موقعہ پر موجود ہونیکے قابل ہوتے اور تمام ہند کا تاج اپنے سر پر رکھتے - عرصہ دراز گذرا
جب ہم اوائل یہہ تجاویز طیار کر رہے تھے مین نے یہہ رُخ اس دربار کا حضور پر نور کی خدمت
مین پیش کرنے کی جرات کی تھی یہہ خیال حضور کو نہایت پسند آیا تھا اور اسکے انجام
دینے کے قابل ہونے مین اونکو ازحد خوشی ہوتی - حضور کو اس ملک سے ہمیشہ بہت الفت
رہی ہے اور مین یہہ بیان کرنے کی جرات کرتا ہون کہ حضور کو تمامی ہند کے اولین شہنشاہ
ہونے کا اوسیقدر فخر حاصل ہے جسقدر ملکہ معظمہ مرحومہ کو یہان کی اولین ملکہ ہونے کا فخر
تھا لیکن فرایض سلطنت مین زیادہ تر مشغول رہنے سے حضور شہنشاہ معظم اوسقدر ہفتون
تک جتنے درکار ہونگے انگلستان سے غیر حاضر نہین ہوسکتے ہین - اور حضور اس خواہش
کے نہ پورے کرنے سے انکار کرنیکے لئے مجبور ہوے جو اگر ایسا نہوتا تو آپ ضرور تشریف
لاتے - بدینوجوہ نہایت خوشی سے یہہ خبر سنی جائیگی کہ حضور پُر نور نے اپنے بھائی
ڈیوک آف کناٹ کو آیندہ دربار مین بحیثیت قایم مقام خاندانی شرکت کے لئے منتخب
کیا ہے - ڈیوک اور ڈچز صاحبہ کی موجودگی جنھون نے اس ملک مین بہت سے سال
خوشی و خورمی سے صرف کئے ہین اور جنکے ساتھ ہر طبقہ کی رعایا اسقدر زیادہ الفت
رکھتی ہے ہماری کارروائیون مین وہ شان پیدا کردیگی جو اونکی عدم موجودگی مین ہرگز
پیدا نہوتی اور تمام ہند مین شہنشاہ معظم کی ذاتی دلچسپی کا خیال گھر گھر مین پیدا کردیگی
ہم یہہ محسوس کرینگے کہ بھائی کی موجودگی سے ایک طرح گویا خود شہنشاہ موجود ہین اور
چونکہ اونکے اختیار مین نتھا کہ خود شریک ہوتے یا اپنے ولیعہد کو شرکت کے لئے روانہ

کرتے (جنکا ہم بعد مین خیر مقدم کرنے کی امید کرتے ہین) لہذا شاہ معظم نے ہندوستان پر اپنی بیحد ہمدردی اور عنایات ثابت کرنے کی بہتر تدبیر نکالی - ایک اور امر بھی ہے جسکے لحاظ سے مین خیال کرتا ہون کہ ایک ایسا مجمع جیسا دہلی مین ہوگا نہایت مفید ہوگا ہندوستان مین کمزوری کی ایک علامت یہہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہے ہر ایک صوبہ ہر ایک دیسی ریاست اپنے ہمسایون سے کم یا زیادہ مستحکم سدراہ سے مسدود ہے - ریل کی وسعت اور سوشل قیود کی ترقی ان سدراہون کے توڑنے کی جانب رجوع ہے مگر پھر بھی وہ اسوقت نہایت مستحکم ہین - جو راجہ جنوب مین رہتے ہین اُنھون نے شاید ہی کبھی اپنی زندگی مین شمالی ریاستون کی سیر کی ہوگی یا اُنکو دیکھا ہوگا شاید اس آخر الذکر گروہ مین وہ سردار شامل نہین ہین جو کبھی اپنے گھر سے باہر قدم نہین نکالتے ہین ایسی حالت مین یہہ عمدہ بات ہوگی کہ انکو ایک دوسرے سے ملنا اور شناسائی پیدا کرنا چاہیے اور تبادلہ خیالات کرین مگر کوئی ایسا عمدہ موقع سب کے یکجا ہونے کا ممکن نہین ہے جبتک سرکار کی جانب سے اونکو ایسا موقع ندیا جاوے اگر بر اعظم یورپ کی طرف نظر ڈالین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ یکسان حقوق کو ترقی اور صلح کل مین وہان اُسوقت سے کیسی ترقی ہوئی ہے جب سے یورپ کے فرمانروایون نے اہم موقعون پر ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اختیار کیا ہے جہان سلف مین ذرا سے شبہ پر وہ اپنی افواج میدان جنگ مین لاتے تھے وہان آج وہ آپس مین گفتگو کرتے ہین اور باضابطہ دعوتون مین ایک دوسرے کا جام صحت نوش کرتے ہین سلف مین یونان نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ایک عجیب طریقہ کے ساتھ کیونکہ اس امر مین شبہ نہین ہوسکتا ہے کہ وہ قومی حس جسنے ان تمام ریاستون کو متحد کر دیا تھا اور اس قابل بنا دیا تھا کہ قدیم دنیا کی زبردست جنگی سلطنتون کے مقابلہ کی تاب لاسکین زیادہ تر اوسکو نشو ونما ان پن سیلینک مجمعون مین ہوتی تھی

جو آلمپک کھیلون کے نام سے نامزد کیئے جاتے ہین - اس ملک مین مین خیال کرتا ہون
کہ برٹش حکام کا مختلف صوبجات سے آکر ایک دوسرے سے ملنا اسیقدر مفید ہے -
مدراس مین بہت سے ایسے آدمی ہین جنھون نے پنجاب نہین دیکھا ہے یا بمبئی مین بھی
ایسے ہین جو بنگال سے ناواقف ہین - ہندوستان مین صرف وایسرائے ہی ایک
ایسا آدمی ہے جسکو تمام ملک سے واقف ہونے کا موقع حاصل ہے اور جو ایک
دوسرے کا موازنہ کرکے جانچ کرسکتا ہے لوگ شکایت کیا کرتے ہین کہ گورنمنٹ مین
یکسوئی نہین ہے مین انکو یقین دلا سکتا ہون کہ ہندوستان مین طریقہ و تجاویز نظم
و نسق کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا نہایت عجیب بات ہے - مین وہ شخص
نہین ہون جو انکو بالکل مٹانا چاہتا ہے لیکن مین اعتماد کے ساتھ کہتا ہون کہ دربار
دہلی کا ایسا موقع جہان سپاہی اور سویلین ہندوستان کے تمام حصص سے آکر
یکجا ہونگے اور چند گھنٹون یا ایک روز کے لئے نہین بلکہ ۱۵ روز کے لئے اور جہان وہ
اپنے نوٹس ایک دوسرے سے ملا سکتے اور تبادلہ خیالات کرسکتے ہین شرکا و نیز اس نظم
و نسق کے لئے جسمین وہ کام کررہے ہین دونون کے حق مین بے انتہا فوایدسے مامور ثابت
ہوگا مجھکو یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ اپنے شہنشاہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے
یہہ خاص فواید اس دربار سے ہندوستان کو حاصل ہونگے جیساکہ سبکو معلوم ہے
مین نے اس موقع سے عملی طور پر فایدہ حاصل کرنے کی اور زیادہ کوشش کی ہے
اسوقت ہندی دستکاریون کی نمایش کا انتظام دہلی مین کرکے مین اعتماد کے ساتھ
عوام کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہون کہ وہ نمایش کی خوبی شان اور انواع و اقسام
کی چیزین دیکھکر از حد خوش ہونگے - آیا یہہ امر صحیح ہے کہ ہندوستان کی قدیم دستکاریان
یورپین مقابلہ سے مٹ رہی ہین یہہ الزام بارہا وہ لوگ عاید کیا کرتے ہین جو خود انکو زندہ
رکھنے کی مطلق کوشش نہین کرتے ہین یا وہ اس بے پروائی سے مفقود ہو رہی ہین - یا

ہندوستان صرف جیسا کہ مجھکو شک ہے ایک عالمگیر قانون کی تمثیل پیش کرتا ہے لیکن یہہ بات ضرور ہے جیسا بہت سے لوگون نے مان لیا ہے کہ دستکاریان اس حد تک مفقود نہین ہوئی ہین اور دستکار اب بھی ہندوستان مین باوجود موجودہ تجارتی معیار اور خراب مذاق کے ایسے موجود ہین جو اگر اون سے مانگ ہوتی تو خوشنما خوبصورت اور عجایب چیزین بہم پہونچا سکتے ہین - مین یہہ بہانہ نہین کرسکتا کہ ایک نمایش سے یہہ بات پیدا کردونگا لیکن اگر فی الحال اسکا وجود ہو جیسا کہ مین خیال کرسکتا ہون تو شاید خراب و خستہ حالت مین ہو تو ہم ایسے موقع کے ذریعہ سے اوسکو از سر نو زندہ کرنے اور ترقی دینے مین بہت کچھ کرسکتے ہین کیونکہ مین امید کرتا ہون کہ ہم دونون باتین کرسکتے ہین دنیا پر مشتہر کرسکتے ہین کہ ہم کیا تیار کرنے کے قابل ہین اور نیز یہہ بات جو سب سے ضروری ہے کہ بنانے والون کا حوصلہ بڑھادین اور باشندگان ملک مین مذاق خریداری پیدا کرین - اب مین اس معاملہ کے ایک اور زیادہ عملی پہلو پر چند الفاظ بیان کرنا چاہتا ہون یعنی ہندوستان کی آمدنی پر اسکا کسقدر بار ڈالا جائیگا - مین نے وہ نقشجات دیکھے ہین جو اسکے متعلق بنائے گئے ہین اور اُنھون نے مجھ ایسے سخت دل آدمی کو بھی حیرت مین ڈالدیا ہے - بعض اطراف مین یہہ عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ دربار کی وجہ سے ہندوستان پر کم از کم ایک کروڑ روپیہ کا بار پڑیگا اور ایک ذمہ دار اخبار مین میری نظر سے گذرا کہ لارڈ کرزن فضول شان اور تماشے مین ۳ کروڑ روپیہ ضایع کرنے والے ہین اکثر اوقات خاصکر میری آگاہی کے لئے ہمارے قدیم دوست نیرو کا ذکر کیا جاتا ہے جنکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جب روم مین آگ لگی ہوئی تھی وہ حضرت بانسری بجا رہے تھے -

مین اس رجحان کو بُرا سمجھتا ہون کہ سرکار کے ہر ایک کام پر خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکی واہیات جانچ روپیہ آنے اور پیسون سے کیجاوے بعض باتین ایسی ہین کہ جنکے لئے بہت

کچھ صرفہ کچھ بھی نہیں ہے اور اسیطرح اور باتین بھی ہین جنکے لئے بہت کم صرفہ کی ضرورت ہے - لیکن مین اس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ ان تنگ خیالات کا اثر ہر ایک شخص پر نہ پڑیگا اور اس دلیل مین بہت کچھ صداقت اور سنجیدگی ہے کہ خواہ کیسا ہی ضروری اور پسندیدہ کام ہو لیکن پبلک کا روپیہ اسمین فضول برباد نکرنا چاہیئے - یہہ عذر مجکو ایسا معقول معلوم ہوتا ہے کہ اسکا معقول جواب دینا تجویز کرتا ہون مین خیال کرتا ہون کہ یہہ عذر دو فرقہ کے اصحاب کی جانب سے پیدا ہوتا ہے جو خیال کرتے ہین کہ جب حصص ہند قحط و گرانی مین مبتلا ہین تو دہلی مین مطلق روپیہ صرف نکرنا چاہیئے اور وہ لوگ جنکو یہہ فکر ہے کہ اگر روپیہ صرف کیا جاتا ہے تو زیادہ صرف نہو - مین پہلے فرقہ کے متعلق اولاً بحث کرونگا - یہہ بات سچ ہے کہ چند ہفتون کا عرصہ گذرتا ہے کہ ہمکو سخت فکر اور پریشانی تھی کہ دیکھئے گجرات - حصص دکن - اجمیر اور بعض صوبہ جات وسطی ہند اور پنجاب مین ہمارے لئے کیا ہونے والا ہے لیکن مین سچ سچ کہتا ہون کہ جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون گذشتہ تین ہفتے مین نے نہایت بشاشی کے ساتھ گزارے کیونکہ اُن خطون مین جہان بارش کی ضرورت تھی متواتر باران رحمت ہونے سے مین یقین کرتا ہون کہ ہمکو آیندہ موسم سرما مین اصلی اور وسیع قحط کے خوف سے نجات مل گئی اور گو کہین کہین ہمکو آفت کا سامنا ہو لیکن ایک قومی آفت کی شکل مین کوئی بات ہمکو خوف نہین دلا سکتی ہے - لیکن اگر یہہ فرض کر لیا جاے کہ یہہ بارش نہوتی یا میری پیشین گوئی غلط ہے تو کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہہ فرض کر سکتا ہے کہ چونکہ ہم کئی لاکھ روپیہ دہلی مین صرف کرنے والے ہین لہذا دیگر حصص ہند مین قحط زدون کی امداد اور پرورش کے لئے ایک پیسہ کم ہی صرف ہوگا - سنہ ۱۸۹۹ع کے قحط کے شروع مین مین نے گورنمنٹ کی جانب سے اس امر کا یقین دلاتا تھا استفا قحط کم کرتے اور انسان کی جان بچانے کے لئے ایک روپیہ بھی نہ بچایا جائیگا

اس وعدے کو ہمنے ایمانداری کے ساتھ پورا کیا اور اگر اسوقت یا دربار دہلی کے وقت قحط نازل ہوتو ہمکو سرکاری خزانہ سے ایک آنہ بھی نہ لینا چاہیئے جو غربا کی امداد مین صرف ہوسکتا ہے - انکا خیال ہمکو سب سے زیادہ ہے اور ہمکو یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ انکا لحاظ رکھنا ایک عزت کا فرض ادا کرنا ہے بعد ازان معترضین کا دوسرا فرقہ ہے جنہوں نے اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ دربار مین ضرور کچھہ خرچ ہوگا - لیکن اُنکو یہہ خوف ہے کہ ایسا نہو کہ صرفہ بہت بڑھ جائے مجکو اسقدر یاد ہے کہ ۱۸۷۶ء مین لارڈ لٹن کے زمانہ کے دربار کے موقع پر بھی ایسے ہی اعتراضات ہوتے تھے اُسوقت اس سرزمین مین قحط پڑا تھا اور ہندوستانی اخبارات اور نیز ولایت کی پارلیمنٹ مین لارڈ لٹن کی فضول فضول خرچی اور بیوقوفی کی زور وشور کے ساتھ ملامت ہوئی تھی اور پھر بھی لارڈ لٹن کے کئی حسابات مین نے دیکھے ہین جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جب سب حساب بیباق ہوگیا تھا دربار دہلی کے متعلق ہندوستان کا پچاس ہزار پونڈ صرف ہوا تھا اور تمامی ہند مین معہ دہلی کے اُس موقعہ پر جشن اور خوشی منانے مین ایک لاکھ پونڈ صرف ہوئے تھے ایک طرح ہم اسوقت اس سے مختلف حالت مین ہین - ۱۸۷۷ء کا دربار دہلی سراسر سرکاری دربار تھا مین نے آیندہ دربار مین تمام حصص ہند سے سربرآوردہ فرقون کے قایم مقامان کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے - مین اُسکو نہ صرف ایک سرکاری بلکہ پبلک جشن بنانا چاہتا ہون اس سے مطلب یہہ ہے کہ آیندہ موسم سرما مین دہلی مین بہت زیادہ کمیپ اور مہمان ہونگے اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بمقابلہ ۱۸۷۷ء کے بہت زیادہ صرف ہوگا - علاوہ ہمارے ذاتی انتظامات کے ۲۵ سال کے عرصہ مین جو کچھہ سوشل ترقی وذرایع آمد ورفت مین وسعت ہوئی ہے اسکے دیکھتے ہوئے سابق سے زیادہ ایک جم غفیر وہان جمع ہوگا - قریبا ہر ایک شخص وہان جانا چاہے گا اور جو شمار وہان در اصل موجود ہوگا وہ بہت بڑا ہوگا - یہہ تمام خوبیان

ہمارے انتظامات کو بڑھادینگی - باوجود ان باتون کے مین پبلک کو اس امر کا یقین دلانا چاہتا
ہون جنکو اس امر سے واقف ہونیکا حق ہے کہ مجوزہ انتظامات نہایت ہی کفایت
شعاری اور بامعاملہ ڈھنگ پر جاری ہین مجکو یہہ یاد ہے کہ قبل انگلستان سے اسطرف
روانہ ہونے کے مین نے لارڈ سالسبری کو منیشن ہوس مین ایک اسپیچ مین ہمارے
آیندہ کمانڈر انچیف لارڈ کچنر کی یون تعریف کرتے ہوے سنا تھا کہ آپ مین تجارتی
اصول پر فوجکشی کرنے کی قابلیت ہے - مین خیال کرتا ہون کہ دربار دہلی کے متعلق ہم
اپنی روح کو ایسے خوشامد کے الفاظ سے خوش کرسکتے ہین - تمام عمارات اور عارضی مکانات
جو دہلی مین خاص اس مجمع کی غرض سے تیار ہو رہے ہین ایسی چیزون کے بنائے جارہے
ہین جنکی قیمت بعد اس دربار کے بھی قایم رہیگی اور عام طور پر فروخت ہوجائیگی - بہت
سی حالتون مین جو کچھ خرچ ہوگا اُسکا ساٹھ یا اسّی فیصدی اسطرح وصول ہوجانے کی
امید کیجاتی ہے جیسے گاڑیان اور گھوڑے جو بکثرت اسقدر مہمانون کی آرام و آسایش کے لئے
بنوائے یا جمع کیئے جائینگے بعد کو اسطرح فروخت ہونگے اور ان چیزون مین بہت سی
حالتون مین ہمکو پورے سو کے سو وصول ہونے کی امید ہے - کیمپون اور قلعہ کی
روشنی کے لئے جو بجلی کی روشنی کا سامان کیا گیا ہے وہ ان کلات کا ایک جزو ہے
جو محکمہ جنگ نے ہندوستان کی بارگون مین بجلی کی روشنی کرنے کے لئے منگائے ہین
ایک ذرا ذرا سی چیز کا انتظام ہم اس طریقہ پر کر رہے ہین کہ روپیہ برباد نہوگا - بلکہ کسی
نہ کسی شکل مین وہ پھر ہمارے پاس واپس آجائیگا - اب مین سرکاری ریلون کا تذکرہ کرونگا
خواہ ہم خود اُنکو چلائین یا دوسرون کی معرفت لیکن منافع کل یا اُسکا ایک بہت بڑا حصہ
ہمارے ہاتھ مین آتا ہے - مین خیال کرتا ہون کہ معترضین سے کہا جائے کہ قبل واویلا
مچانے کے دسمبر - جنوری اور فروری کے محاصلات ریلوے دیکھنے کے منتظر رہین
مجکو از حد تعجب ہوگا اگر گورنمنٹ نے جو کچھ صرف کیا ہے اُسکا اچھا حصہ پھر گورنمنٹ کی

جیب مین نہ داخل ہو جائیگا - ڈاک خانے اور تار گھر بھی ہین جنکا منافع گورنمنٹ کے خزانے
مین داخل ہوتا ہے اور جس سے ہمکو بہت کچھ محاصلات حاصل ہونگے - آخر مین مین اُنکو
مخاطب کرونگا جو یہہ سمجھکر کہ جسقدر صرف ہو رہا ہے اس سے کچھ بھی فایدہ نہوگا ایسے
خوف زدہ ہو رہے ہین کہ آنکھین کھولکر یہہ نہین دیکھتے کہ تمام حصص ہندا مین مہینون پیشتر
سے کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے - مین بیان کرتا ہون کہ لاکھون ہندوستانی
کاریگر اور صناع دربار کی تیاری مین پوری مزدوری پا رہے ہین اور دن بھر کام کرتے ہین -
آپ کانپور - جبلپور اور لاہور کے کپڑے کے کارخانون مین جائیے جہان دربار کے
لئے خیمے تیار ہو رہے ہین - کارخانون مین دیکھئے جہان گھوڑون کا ساز اور کاٹھیان تیار
ہو رہی ہین - گاڑی والون کے ہان دیکھئے سینکڑون وکٹوریہ گاڑیان ولینڈو تیار
ہو رہی ہین - قالین کے کارخانون مین جاکر دیکھئے تو دربار کے لئے دریان و اُونی قالین
بُنے جا رہے ہین - سامان آرایش تیار کرنے والون کے ہان اگر آپ دیکھین تو خیمون کے
لئے سامان تیار ہو رہا ہے - جس کسی دیسی ریاست مین آپ جائین وہان درزی اور زردوز
دو چند کام کرتے ہوے ملینگے - کسی ایسے ہندی قصبے یا ہندی موضع مین جائیے جہان
کسی ہندی دستکاری کا وجود ہے اور اسوقت تک سسٹم چلی جاتی ہے وہان
آپ ٹھیٹر - سنار - لکڑی - ہاتھی دانت اور پتھر کے نقاش رنگ ساز کو بدل وجان
کام مین مشغول پائینگے اِن تمام مقامات پر آپ جائیے اور بعد ازان اس امر پر راے
قایم کیجئے کہ ہندی کاریگرون پر دربار دہلی کا کیا اثر پڑا - فرض کیجئے کہ ہم اپنے بعض دوستون
کی راے پر چلین اور کل ایک اعلان اس امر کا جاری کردین کہ دربار کی طیاریان ملتوی
کردی گئین تو مین اس امر کی پشین گوئی کرتا ہون کہ اس ملک کے ایک جانب سے
دوسری جانب تک اُسکے خلاف آواز سنائی دیگی اور بلا ایک متنفس کو بھی فایدہ
پہونچائے ہوے ہم ہندی کاریگرون کو ایک ایسے عظیم موقع سے محروم کردینگے جسکا حظ

اونکو کئی نسلون سے حاصل نہین ہوا ہے اُسکو بیدردانہ اور احمقانہ نقصان پہونچائینگے
اسطرح مین نے یہہ دلیل پیش کی ہے کہ دہلی مین جو کچھ صرف ہوگا اُسکا ایک بہت
بڑا حصہ برائے نام ہوگا اور جو ہم ایک ہاتھ سے خرچ کرینگے وہ دوسرے ہاتھ سے
یا تو ہندوستان سے واپس لینگے یا اوسکو واپس دینگے - اب مجھے گذشتہ
ماہ مارچ کے بجٹ کے اصلی اعداد پر بحث کرنے کی اجازت دیجئے - مین نے
دربار دہلی کے لیئے ۲۶ ۱/۲ لاکھ کی رقم قایم کی تھی - یہہ ہی وہ رقم ہے جو بعض
مضمون نگارون کی خیالی جولانیون مین ایک کرور سے تین کرور تک ہوگئی ہے
مین اسمین ۴ لاکھ کی رقم جو نمایش کے لیئے قایم کیگئی ہے شامل نہین کرتا ہون کیونکہ
مین یہہ نہین سمجھتا ہون کہ کسی شخص کو یہہ دلیل پیش کرنے کا شوق ہوگا کہ یہہ پبلک کا روپیہ
جشن تاجپوشی مین صرف کرنا ہے - زیادہ تر حصہ اس رقم کا وصول ہوجائیگا اور کسی
سال مین خواہ جشن تاجپوشی ہوتا یا نہوتا پبلک کا روپیہ اسطرح صرف کرنا نہایت
دانشمندانہ اور مفید صرفہ ہوتا - مین ۸ ۱/۲ لاکھ کو بھی اسمین شامل نہین کرتا ہون - کیونکہ
بلاشک ہمکو صرف دربار کے لیئے اسقدر شمار عظیم افواج کا دہلی مین لاکر اسقدر صرف
کرنا نہ چاہیئے - خاصکر یہہ رقم جنگی قواعد مین صرف ہوگی جو موجودہ جنگی تعلیم کا لازمہ ہے
اور یہہ قواعد ماہ دسمبر مین ہوگی اور یہہ قواعد ویسی ہی ہوگی جیسی کہ لارڈ ڈفرن نے
دہلی کے گرد نواح مین بلا خیال کسی دربار یا جشن تاجپوشی کے سنہ ۱۸۸۶ء مین کی تھی
علاوہ ۲۶ ۱/۲ لاکھ وہ رقم باقی رہین جو لوکل گورنمنٹین اپنی تیاریون مین صرف کرینگی
اور کل رقم یقیناً واپس مل جائیگی - اسوقت بلاشک یہہ ناممکن ہے کہ کل خرچ دربار دہلی
کا بیشتر سے بتا دیا جاے - لیکن امید کرتا ہون کہ یہہ ظاہر کرنیکے لیئے (جیسا کہ اس گرمی
کے موسم مین دماغی جولانی سے خیال کر لیا گیا ہے کہ اس سے بہت ہی کم صرف ہوگا
کافی طور پر بیان کر دیا ہے کوئی سرکاری رسم ہندوستان مین ایسی کفایت شعاری

کے ساتھ ادا نہین کی گئی ہوگی جیسی کہ دربار دہلی کی رسم ادا ہوگی ۔ مین اس خیال کو روک
نہین سکتا ہون کہ یہان کے اخراجات کے متعلق جو جوش پھیلا ہوا ہے جسکی نسبت
مجکو امید ہے کہ اُسکے فرو کرنے مین کامیاب ہوا ہون ایک حد تک اس خیال سے
پیدا ہو گیا ہے جو تھوڑا عرصہ ہوا پھیلا ہوا تھا کہ شاید ہندوستان کو اُن ہندی مہمانون
اور فوجی رسالون کا صرفہ دینا پڑے جو جشن تاجپوشی کی شرکت کے لئے انگلستان روانہ
ہوے تھے یہہ ایسا معاملہ تھا جسپر گورنمنٹ ہند نے تھوڑا عرصہ ہوا ہوم گورنمنٹ سے
خط و کتابت کی تھی اور اس تبادلہ راے کا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمنے یہہ سنا کہ سکرٹری آف
اسٹیٹ صاحب نے امپیریل خزانہ کو ترغیب دی ہے کہ ہندی مہمانون کے متعلق جو
کچھ ولایت مین صرف ہوا ہے وہ کل اپنے ذمہ لے لے ۔ اسمین راجگان ہند کے
قایم مقامون افواج اور والنٹرون کی قایم مقامین کے مہمانداری کا صرفہ اور انڈیا آفس
کی دعوت کا کُل صرفہ شامل ہے ۔ یہہ اصول کہ ہر ایک ملک کو اپنے مہمانون کا صرفہ
خود دینا چاہیے میری راے مین بلا شک و شبہ درست ہے اور مین امید کرتا ہون کہ
یہہ اصول قبول کر لیا جاویگا اور آیندہ اسپر عملدرآمد ہوا کریگا ۔ اب مین کافی طور پر
بیان کر چکا ہون ۔ مین یہہ ظاہر کرنے کی امید کرتا ہون کہ نہ تو روم مین آگ لگی ہے
(برخلاف اسکے مین خیال کرتا ہون کہ وہ ایک عظیم دور سر سبزی کے در پر کھڑا ہے)
اور نہ یقیناً نیرو بانسری بجا رہا ہے ۔ مین ہندوستان کی نسبت پیشین گوئی نکرونگا
اور نہ مین یہہ کہہ سکتا ہون کہ کون غیر معمولی اندرونی و بیرونی تغیرات ہمارے لئے
ظہور مین آنے والے ہین لیکن کسی ایسی بات کی امید نکرنا چاہیے کہ جو غالباً عرصہ چند ماہ
کے اندر اسوقت سے لیکر آیندہ ماہ جنوری تک مُخل ہو اور دہلی کے مجمع عظیم مین ہمکو صفائی
قلب اور خوشی اور خرمی کے ساتھ شریک ہونے سے روکے ۔ ہمارے لئے صرف یہہ
کوشش کرنا باقی رہتی ہے کہ ہندوستان مین اس جشن کو انگلستان کے جشن سے

جو حال مین وہان ہوا ہے کسی طرح کم کامیاب نہونے دین - آیندہ ماہ جنوری مین دنیا کے
بہت سے حصص مین بہت سی آنکھین دہلی کی جانب لگی ہونگی اور ہمکو حضور شہنشاہ معظم
کے بھائی صاحب کے روبرو نہ صرف اپنے بادشاہ کے ساتھ وفادار ہونے کا ثبوت پیش
کرنا ہوگا بلکہ دنیا پر یہہ امر ثابت کرنا ہوگا کہ ہندوستان کی حالت نیم مردہ حالت
مین نہین ہے بلکہ روز افزون قوت اور سرگرمی کے ساتھ زندہ اور سلامت ہے - میری
دعا یہہ ہے کہ تمامی ہند ان رسوم مین یکدل و یکزبان ہوکر شریک ہووے اور ہماری
دلی خواہش اور امید ہے کہ جو لوگ دربار دہلی مین شریک نہو سکتے ہون وہ ویسا ہی
جشن اور دعوت اپنے مکانون کے گرد نواح مین کرین - ایک ذرا سا معاملہ میری ذات
کے متعلق بھی ہے جسکے بیان کرنے کی شاید مجکو قبل ختم کرنے اس تقریر کے اجازت
دیجاویگی - کیونکہ اسکا اثر بھی بہت وسیع پڑتا ہے مجکو معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات مین
یہہ فرض کر لیا گیا ہے کہ جونہین دربار ختم ہوگا اور یہہ تفکرات دور ہوجاینگے مین غالباً
اپنے عہدے سے استعفا دیکر ذاتی یا پولیٹکل مقاصد کے لئے ولایت واپس جاونگا
بلاشک مین نہین جانتا کہ گذشتہ دو سال کے اندر کتنی مرتبہ ایسے قصے مشہور ہولئے -
ان افواہون کے گڑھنے والے اور نیز جو انکے درست ہونے پر یقین کرتے ہین یہہ خیال
کر کے میرے ساتھ ناانصافی کرتے ہین کہ جبتک میری کوششون کا نتیجہ نہ نکلیگا
محنت سے باز نہ آونگا - جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون اسوقت سے ایک
مرتبہ بھی میرے دل مین ایسا خیال پیدا نہین ہوا - بہر کیف شدنی واقعات کا
لحاظ کر کے جسکا اندازہ ابھی نہین ہو سکتا ایسا میرا قصد نہین ہے - بہت کچھہ کام جسکو
مین نے اور میرے ہمجلیسون نے شروع کیا ہے اسوقت تک ناکمل ہے جسوقت
تک مین انسے امداد پاتا جاونگا جسمین کسی وقت انکی جانب سے کمی نہین ہوتی ہے اور
جسوقت تک مین تندرست ہون اور مجھہ مین اس کام کے جاری رکھنے کی قوت ہے

مین اس کام کو چھوڑ دینا فرائض منصبی سے بھاگنا خیال کرتا ہون - میرے لئے یہہ کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا وہ کام ملک کے حق مین قابل انجام دہی کے ہوگا یا نہین لیکن مجکو یہہ کہنے کی اجازت دیجاوےگی کہ بہر حال وہ کام میری نظر مین ایک نہایت عظیم الشان اور پاک امانت ہے -

باب پنجم

دربارہ حالات طیاری دربار و چبوترہ دربار و نمایش وغیرہ و کیفیت کیمپ وغیرہ و نقشہ کیمپہاے دربار و فہرست مدعو صاحبان

غرضکہ اس طرف تو جیسا کہ عام خلقت کا قاعدہ ہے کہ ہر بات مین کوئی نہ کوئی نکتہ چینی ضرور کرتی ہے دربار کے بارے مین نکتہ چینیان ہوتی رہین ادھر ہمارے وایسرای صاحب حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر نے طیاری دربار مین نہایت کوشش و تندہی فرمانی شروع کی جابجا کام شروع کردیا گیا ہزارہا مزدور و گاڑیان و بہت سے سب اسیر داور سیر اور اہل عملہ و بابو وغیرہ تعینات کردیے اور کل کام کا انچارج افسر متعلق کام انجنیرنگ جناب راے بہادر بابو گنگا رام صاحب اگزکٹیو انجنیر صاحب کو مقرر فرمایا جس جنگل مین کہ خاک اوڑ رہی تھی وہ گلستان بنا دیا آناً فاناً مین سڑکین پختہ طیار ہونے لگین اور جابجا ڈاکخانہ و تار برقیان قایم کردین - کل والیان ملک و راجگان و مہاراجگان مہمانان دربار و وزیٹرون کے لئے علیحدہ علیحدہ کیمپ مقرر فرمادیے اور بازار سرکاری وغیرہ قایم کردیے اور جابجا خیمہ جات استادہ ہونے لگے اور ایک نہایت عمدہ عمارت واسطے نمایش کے طیار ہونے لگی اور جابجا سے فراہمی اشیاء

نمایش کے لئے خاص افسر مسٹر ڈاکٹر واٹ صاحب مقرر فرمائے انھون نے سب برھما
تمام ہندوستان کا گشت کر کے جو جو اشیاء عمدہ بہان جہان پائین وہ اکٹھا کرنا شروع
کردین اور ایک عالیشان چبوترہ دربار جسکا نام ایمفی تھیٹر ہے طیار ہونے لگا۔ یہہ
چبوترہ ایک نعل کی شکل کا نہایت خوبصورت بننے لگا جسمین قریب بارہ ہزار مہمانان
سرکاری کے نشست کی جگہہ کافی تھی۔ غرضیکہ سامان دربار طیار ہونے لگا اور اکتوبر
کے مہینے سے بازار وغیرہ بھی کھلنا شروع ہوگیا اور راجگان ومہاراجگان ونوابان
کے ملازم بھی کہین بیشتر سے آکر اپنے اپنے کیمپ کی سجاوٹ وطیاریان کرنے لگے اور
فوجین بھی آنا شروع ہوگئین۔ جون جون زمانہ قریب آتا گیا تون تون ہی رونق دوبالا
ہوتی گئی اور دہلی مین ہر چیز کی گرانی ہونے لگی۔ خصوص مکانات وگھاس وگاڑی و
مزدور وغیرہ اور بڑھیون کی شرح مزدوری بھی بہت بڑھ گئی جا بجا پانی کے واسطے
نل لگا دیے گئے اور چاہات پختہ بنا دیے گئے اور بجلی کی روشنی کا انتظام بھی بصرف
کثیر سرکار کی جانب سے ہر کیمپ مین کر دیا گیا اور اسٹیشن ریلوے پر بھی بجلی کی روشنی
کا انتظام کیا گیا اور اسٹیشن پر بھی جدید لینین بننے لگین اور بہت سی عمارات اور
دروازے جدید بننے لگے اور نئی ریلوے بھی جاری ہوگئین دور دور سے گھوڑے
گاڑی والے اپنی اپنی گاڑی واسطے کرایہ کے دہلی مین لانے لگے اور صدہا گاڑیان
اور یکہ اور دو پیہ اور ٹمٹم اور ربال گاڑی اور وگنٹ وغیرہ جمع ہونے لگے اور گھاس
بذریعہ ریلوے اور گاڑیون کے آنے شروع ہوئے غرضکہ جملہ اسباب آرایش وآرام زندگی
کا مہیا ہونے اور جا بجا چھڑکاؤ ہونے لگا اور تماشائی بھی آنے شروع ہوگئے دہلی مین
عجیب بھیڑ بھاڑ ہوگئی اور چارون اطراف ہندوستان سے چیدہ چیدہ سامان
وآدمی وسامان آرایش دہلی مین جمع ہونے لگا اور ہر ایک سڑک ہندوستان پر
بجز آمدرفت دربار دہلی کے اور کسی قسم کی زیادہ آمدرفت نہ تھی روزمرہ ریلوے

بھری آتی تھین اور شروع دسمبر سے اسپیشل ٹرین آنے لگین۔ یہانتک کہ دسمبر کے مہینے مین دس دس بیس بیس اسپیشل ٹرینین آنی شروع ہوگئین اور معمولی ریلوے گاڑیون کی کچھ پوچھ گچھ نتھی دس دس گھنٹہ کی لیٹ آنے لگین اور مال گاڑیان قریب قریب بالکل بند ہوگئین۔ سب سامان دربار دہلی مین ۲۸ - دسمبر ۱۹۰۲ء تک آگئے جیسے جیسے جس جس والی ملک کی اسپیشل ٹرین آتی تھین ویسے ویسے توپون کی سلامی قلعہ سے سر ہوتی تھی اُسوقت عجیب بہار کا سمان تھا دل جوش کھاتا تھا اور سرکاری وقار جومہمانان کا بذریعہ سلامی توپ کے ہوتا تھا دیکھہ دیکھکر تمام خلقت واہ واہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ جو سرکار کا خیرخواہ ہے اُسکی بڑی عزت سرکار مین ہوتی ہے غرضکہ ہر پہلو سی دہلی مین عجب کیفیت تھی تل رکھنے کو جگہہ نتھی اور آمدورفت گاڑیان وسواریان وگھوڑے و ہاتھی اور اونٹون اور گھوڑون کی وجہ سے آمدرفت مشکل سے ہوتی تھی اور کیمپ ہاے دربار مین چارون طرف خیمہ ہی خیمہ نظر آتا تھا۔ قصبہ شاہدرہ سے خیمہ شروع ہوتے تھے اور آزادپور و علی پور و پہاڑ گنج اور چارون اطراف دہلی کے خیمہ ہی خیمہ پڑا تھا لاکھون خیمہ تھا اور چارون طرف پندرہ پندرہ میل تک کیمپ وغیرہ پڑے تھے۔ کیمپ اس ترکیب سے تیار کئے گئے تھے کہ اُنکو دیکھکر بالکل نقشہ ہندوستان کا یاد آتا تھا جس ترتیب سے ہندوستان آباد ہے اُسی ترتیب سے کیمپ آباد تھے ہو بہو ہندوستان کا نقشہ تھا۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ایک نقشہ کیمپ ہا ے کا درج کردیا گیا ہے اوس سے سب کیفیت معلوم ہوگی۔ اور ہر ایک راجہ مہاراجہ ووالیان ملک وحضور وایسراے صاحب بہادر وپرنس کیمپ کی حالت جُدی جُدی نقشہ سے ظاہر ہوگی اور نیز ہر صوبہ کا حال بھی ظاہر ہوگا۔

الغرض اسمین کوئی شک نہین ہے کہ یہہ دربار دہلی لارڈ لٹن کے سنہ ۱۸۷۷ء کے دربار سے

کہین زیادہ بڑھ چڑھکے اور دھوم دھام و جوش مسرت سے ہوا - جناب لارڈ لٹن صاحب
نواب گورنر جنرل بہادر سابق نے سنہ ۱۸۷۷ء مین دربار جشن قیصری مین صرف ۶۳ والیان
ریاست و امرائے ذی دولت مدعو کئے تھے - لیکن دربار تاجپوشی شہنشاہ مین جو یکم
جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مین عمل مین آیا ہز اکسلنسی لارڈ کرزن صاحب بہادر گورنر جنرل و ایسرا
کشور ہند نے ایکسو گیارہ امرائے ذی حشمت و راجگان والیان ریاست کو شرکت
دربار کا نیوتہ دیا اور جس خوشی و مسرت کے ساتھ ہمارے نواب گورنر جنرل نے اپنے تابعان
راجگان و والیان کو مدعو فرمایا مدعو صاحبان نے بھی اس نیوتہ کو افتخاراً قبول فرمایا
جنکی تعداد والیان ریاست ۵۴ ہین اور دیگر امرائے ذی دولت یعنی شہزادے
مہاراجہ بہادر نواب بہادر و راجہ صاحبان شماراً ۵۷ ہین - علاوہ ازین اور بھی بہت
سے روسا و امرا منجانب سرکار شریک دربار ہوے جنکی مفصل فہرست باعتبار
تقسیم ملک ذیل مین درج ہے -

اسمار والیان ریاست

رزیڈنسی حیدر آباد دکن

(۱) حضور بندگان عالی فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ
نواب میر محبوب علیخان بہادر جی - سی - ایس آئی والی حیدر آباد دکن -

رزیڈنسی میسور

(۲) ہز ہائینس مہاراجہ سر کرشنا و دیار بہادر والئی ریاست میسور

رزیڈنسی بلوچستان

(۳) ہز ہائینس خان قلات میر محمود خان بہادر والی قلات

پریسیڈنسی مدراس

(۴) سری پدمنابھ داسا و نچی پالا مارتانڈا ورما کلاسیکر کرتاپتی سلطان مہاراجہ راجہ راما راؤ بہادر شمشیر جنگ

جی-سی-ایس-آئی والی ٹراونکور

(۵) مہاراجہ راما ورما بہادر کے سی ایس آئی والی کوچین۔

پریسیڈنسی بمبئی

(۶) مہاراجہ سوائی کنگھر جی بہادر جی سی ایس آئی والی کچھ

(۷) نواب میر فیض محمد خان بہادر والی خیرپور سندھ

(۸) مہاراجہ سر ساہو چھترپتی مہاراج - جی-سی-ایس-آئی والی ریاست کولاپور

صوبہ بنگال

(۹) لفٹنٹ کرنیل مہاراجہ سر نری پندرا نراین بھوپ بہادر جی سی ایس آئی-سی بی-

اے ڈی کانگ والی کوچ بہار۔

(۱۰) مہاراجہ تھوٹوپ نمگیال والئی سکم

رزیڈنٹی نیپال

(۱۱) مہاراج رانا چندر شمشیر جنگ بہادر وزیر اعظم نیپال منجانب مہاراجہ نیپال

ممالک متحدہ آگرہ واودھ

(۱۲) ہز ہائینس مہاراجہ پربھو نراین سنگھ بہادر کاشی نریش کے-سی-ایس-آئی-مہاراجہ

بنارس

(۱۳) ہز ہائینس سیجر نواب محمد حامد علیخان بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ

والی ریاست رامپور۔

صوبہ پنجاب

(۱۴) ہز ہائینس کرنیل مہاراجہ پرتاب سنگھ بہادر اندر مہندر جی-سی-ایس-آئی-سپر

سلطنت دولت انگلشیہ والی جموں کشمیر۔

(۱۵) ہز ہائینس فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامراء مہاراج ادھراج

راجیشور راجہ راجگان مہاراجہ بھوپ اندر سنگھ مہندر بہادر جی سی ایس آئی والی ریاست پٹیالہ۔

(۱۶) ہز ہائینس رکن الدولہ نصرت جنگ حافظ الملک مخلص الدولہ نواب محمد بہاول خان بہادر عباسی والی بہاولپور

(۱۷) ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برار ٹینس سرمور راجہ راجگان مہاراجہ سر ہیرا سنگھ مالوندہ بہادر جی سی ایس آئی والی نابھہ

(۱۸) ہز ہائینس فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ جگت سنگھ بہادر والی کپورتھلہ

(۱۹) ہز ہائینس راجہ رنبیر سنگھ بہادر والئی جیند۔

(۲۰) ہز ہائینس راجہ بیر بکرم سنگھ بہادر والی سرمور ناہن۔

(۲۱) ہز ہائینس راجہ صاحب منڈی۔

رزیڈنٹی بڑودہ

(۲۲) ہز ہائینس فرزند خاص دولت انگلشیہ سر مہاراجہ سیاجی راؤ بہادر گائکوار سینا خاص خیل شمشیر بہادر جی سی ایس آئی۔

رزیڈنٹی سنٹرل انڈیا آسام

(۲۳) ہز ہائینس چوڑا چند منیر والی منی پور۔

(۲۴) مہاراجہ ششی سکھر نشیور رائے والی ٹپرہ۔

رزیڈنٹی سنٹرل انڈیا

(۲۵) ہز ہائینس مہاراج ادھراج مہاراجہ سر مادھو راؤ سیندھیا بہادر جی سی ایس آئی حسام السلطنت کرنیل فوج انگلشیہ اڈیکانگ جناب قیصر ہند والی گوالیار۔

(۲۶) ہز ہائینس مہاراج ادھراج راجیسر سری سوائی مہاراجہ سیواجی راؤ ہلکر بہادر جی ایس آئی والی اندور۔

(۲۷) ہز ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال۔

(۲۸) ہز ہائینس مہاراجہ دینکیش رامن رامینج پرشاد سنگھ جی والی ریاست ریوان۔

(۲۹) ہز ہائینس مہاراجہ سوائی مہندر پرتاپ سنگھ بہادر سر آمد راجگان بندیلکھنڈ کے سی آئی ای چھتری ٹیکم گڈھ۔

(۳۰) ہز ہائینس مہاراجہ ادے جی راؤ پنوار والی ریاست دھار۔

(۳۱) ہز ہائینس راجہ سجن سنگھ بہادر والی رتلام۔

(۳۲) ہز ہائینس افتخار الدولہ نواب محمد افتخار علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست جاورہ۔

(۳۳) ہز ہائینس مہاراجہ سر لوکندر بھوانی سنگھ کے۔سی۔ایس۔آئی والی ریاست دتیا

(۳۴) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والی دیواس (شاخ کلان)

(۳۵) ہز ہائینس مہاراجہ ملہار راؤ بہادر پنوار والی دیواس (شاخ خورد)

(۳۶) ہز ہائینس مہاراجہ چرکھاری۔

(۳۷) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب سمتر۔

(۳۸) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب چھتر پور۔

رزیڈنسی راجپوتانہ

(۳۹) ہز ہائینس سری مہارانا فتح سنگھ جی صاحب بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی۔ والی ریاست اودے پور (میواڑ)

(۴۰) ہز ہائینس مہاراجہ ادھراج سر مہاراجہ سوائی مادھو سنگھ جی صاحب بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی والی جے پور۔

(۴۱) ہز ہائینس مہاراجہ سردار سنگھ جی صاحب بہادر والی ریاست جودھپور (مارواڑ)
(۴۲) ہز ہائینس امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر شوکت جنگ
جی-سی-آئی-ای والی ریاست ٹونک۔
(۴۳) ہز ہائینس میجر مہاراجہ سر گنگا سنگھ جی صاحب کے سی ایس آئی (اڈیکانگ
پرنس آف ویلز) والی ریاست بیکانیر
(۴۴) ہز ہائینس مہاراجہ مدن سنگھ صاحب بہادر والی ریاست کشن گڈھ
(۴۵) ہز ہائینس مہاراجہ رگھبیر سنگھ صاحب بہادر والی ریاست بوندی
(۴۶) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بھرتپور
(۴۷) ہز ہائینس مہاراج رانا صاحب دھولپور۔
(۴۸) ہز ہائینس مہاراجہ جے سنگھ صاحب والی الور
(۴۹) ہز ہائینس مہاراو امید سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی کوٹہ
(۵۰) ہز ہائینس مہاراج رانا بھوانی سنگھ جی بہادر والی ریاست جھالرا پاٹن
(۵۱) ہز ہائینس مہاراجہ کرنل پرتاب سنگھ صاحب جی سی ایس آئی-کے سی
بی ایل ایل ڈی اڈیکانگ والی ریاست ایڈر
(۵۲) ہز ہائینس مہاراو کیسری سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی سروہی
(۵۳) ہز ہائینس مہاراول صاحب جیسلمیر۔
(۵۴) ہز ہائینس مہاراجہ بھنور پال صاحب جی-سی-آئی ای والی قرولی

فہرست اسماء دیگر مہمانان

علاقہ بنگال وصوبہ بہار

(۱) نواب بہادر احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا نواب سید حسن علی میرزا خان بہادر

مہابت جنگ جی سی آئی ای رئیس مرشد آباد۔
(۲) پرنس قمر قدر میرزا محمد عابد علی بہادر۔ خاندان شاہ اودھ مٹیا برج کلکتہ۔
(۳) آنریبل پرنس آصف قدر سید واصف علی میرزا بہادر مرشد آباد
(۴) مہاراجہ بہادر سر جوتندر موہن ٹھاکر کے سی ایس آئی (کلکتہ)
(۵) مہاراجہ بہادر سر سرندر موہن ٹھاکر کے سی ایس آئی (کلکتہ)
(۶) مہاراجہ بہادر سر نرندر کرشنا دیپ کے سی ایس آئی (کلکتہ)
(۷) آنریبل مہاراجہ بہادر سر رامیشور سنگھ بہادر کے سی آئی ای (دربھنگہ)
(۸) آنریبل مہاراجہ بہادر سر رادنیشور پرشاد سنگھ کے سی آئی ای (گدھور)
(۹) مہاراجہ بہادر ہر بلبھ نراین سنگھ بہادر سی آئی ای (سونبرسا)
(۱۰) مہاراجہ پرتاب اودے ناتھ سہلدے والی ریاست چھوٹا ناگپور
(۱۱) مہاراجہ دہونرجی نراین بھنج دیو والی ریاست کیونجھر اوڑیسہ
(۱۲) آنریبل مہاراجہ مہندر اچندر آنندی والی قاسم بازار مرشد آباد
(۱۳) مہاراجہ سر جاکنتھ چوہدری ہیمن سنگھ
(۱۴) مہاراجہ جوگندر ناتھ رائے۔ راج شاہی (ناٹور)
(۱۵) مہاراجہ گرجا ناتھ رائے (دیناجپور)
(۱۶) مہاراجہ سری راجیندر ا بھنج دیو رئیس مور بھنج
(۱۷) مہاراجہ ششی سکھر یشور رائے راجشاہی (ڈہیرہ)
(۱۸) مہاراجہ درگا چرن لاہا (کلکتہ)
(۱۹) آنریبل پرنس محمد بختیار شاہ بہادر سی آئی ای خاندان میسوریہ کلکتہ
(۲۰) نواب خواجہ محمد سلیم اللہ خان بہادر رئیس ڈھاکہ
(۲۱) آنریبل نواب بہادر سید امیر حسین خان بہادر سی۔آئی۔ای (کلکتہ)

(۲۲) نواب سید عبد السبحان خان چوہدری رئیس بوگرہ

(۲۳) نواب میر معظم حسین خان رئیس شایستہ آباد بریسال

(۲۴) راجہ بہادر پدمانند سنگھ بہادر والی ریاست کھرگپور نیلی

(۲۵) راجہ بہادر رام نراین سنگھ بہادر ریاست کھیرا

(۲۶) راجہ بہادر رنجیت سنگھ رئیس ناشی پور مرشد آباد

(۲۷) راجہ پیارے موہن مکرجی بہادر سی آئی ای (کلکتہ)

(۲۸) راجہ بنائی کرشنا دیپ بہادر (کلکتہ)

(۲۹) مہاراج کمار ریاست بردوان

(۳۰) آنریبل مولوی سید محمد خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ علی پور (کلکتہ)

(۳۱) آنریبل ڈاکٹر آشوتوش مکرجی وکیل ہائیکورٹ کلکتہ

(۳۲) آنریبل جے گوبند لاہا ممبر بنگال کونسل کلکتہ

(۳۳) آنریبل مسٹر تارنی کمار گھوس انسپکٹر جنرل رجسٹرار کلکتہ

(۳۴) آنریبل مولوی سراج الاسلام خان بہادر وکیل ہائیکورٹ کلکتہ

مہمانان ممالک غیر

آسٹریا سے ہر دون مورگ - ڈنمارک سے مسٹر کلبرک - فرانس سے منسٹر پلنسکی - جرمنی سے بیرن دون - سٹر برگ یونان سے مسٹر پلچی - اٹلی سے شیولر جی گلاروی - نیدرلینڈ سے مسٹر اے ڈی کوسٹر - سویڈن سے مسٹر ووٹ - سیام سے مسٹر اے اے ایکار - یونائیٹڈ اسٹیٹ سے مسٹر ٹیرسن - بلجیم سے مونسگرڈ - جاپان سے مسٹر کوئمنو - پرتگال سے وسکونٹ آف رن - ایران سے علی محمد خان صاحب - روس سے مونس آف لیمی

پنجابی مہمان

مرزا محمد کیوان شاہ معروف ثریا جاہ دہلی۔ سردار جیون سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی
نواب ابراہیم علیخان صاحب کنجپورہ۔ نواب بہادر عظمت علیخان منڈل۔ خان بہادر
مولوی سید ضیاء الدین خان شمس العلماء ایل ایل ڈی۔ پسر میر محمد باقر علی خان
سی۔ آئی۔ ای۔ سردار دیویندر سنگھ شنولی۔ سردار پرتاب سنگھ شنولی
سردار مانگ سنگھ مانک جھرہ۔ سردار بہادر ہرنام سنگھ۔ سید احمد امام جامع مسجد
میاں انرودھ سنگھ برادر میاں پردمن سنگھ۔ میاں گوردھن سنگھ رام گڈھ۔ میاں
سکھدرشن سنگھ رام گڈھ کتھولی۔ خان صاحب محمد عالم خان کٹلہ نہنگ۔ سردار
کشن سنگھ تھل شنکر۔ سردار جسمیر سنگھ تھل ونگر۔ سردار بہادر جوالا سنگھ جھرولی۔
سردار پرتاب سنگھ سردار بہادر سیان پور۔ سردار گوردت سنگھ پسر سردار رام سنگھ شام گڈھ
راجہ جے چند آنریری میجر سینٹیسوین ڈوگرہ لمبہ گرانون۔ راجہ جے سنگھ سیبہ۔ راجہ
نرسند رچند رنادون۔ کنور سر ہرنام سنگھ کے سی آئی ای کپورتھلہ۔ سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ۔
سردار چرن جیت سنگھ اہلووالیہ۔ پسر سردار کنور سوچیت سنگھ۔ راجہ رامپال کٹلہر۔ گورونونہال سنگھ
کرتارپور۔ راجہ رگھوناتھ سنگھ جسوان۔ سوڈھی رام نراین سنگھ آنندپور۔ بیدی سوجان سنگھ اونہ
سردار بدن سنگھ ملودھ۔ محمد طاہر۔ سردار بلونت سنگھ ہیر۔ رانا لہنا سنگھ مانسوال۔ صوبہ دار
البیل سنگھ بودھران۔ صوبہ دار سردار ہری سنگھ بودھران۔ سردار بخشیش سنگھ سندھانوالیہ۔ سردار
امراؤ سنگھ مجیٹھہ۔ نواب فتح علیخان صاحب قزلباش۔ سردار بہادر نراندر سنگھ۔ ٹھاکر
مہان چند۔ بھائی گوربخش سنگھ۔ دیوان نراندر ناتھ ایم اے۔ سردار سروپ سنگھ ملوئی
سردار بلونت سنگھ بٹالہ۔ سردار اروڑ سنگھ نوشہرہ ننگل۔ سردار رچھپال سنگھ سرانوالی
سردار دیال سنگھ ریلجائیہ۔ دیوان ہری سنگھ اکال گڈھ۔ رائے بہادر سوڈھی حکم سنگھ
دیوان بہادر۔ سردار بہادر ارجن سنگھ چاہل۔ خان بہادر میاں غلام فرید خان۔ آنریبل

مسٹر نند گوپال رائے بہادر ممبر کونسل آئین پنجاب - آنریبل سر بابا کھیم سنگھ بیدی کے
سی آئی ای - ملک عمر حیات خان ٹوانہ - ملک غلام محمد خان چودھری - راجہ
علی بہادر خان - سردار ٹیک سنگھ چھاچھی - ملک محمد امین خان شمس آباد - راجہ
کرم داد خان گکھڑ - سوڈھی شیر سنگھ ہرنپور - محمد حیات خان احمد آباد - مسٹر دھن جی
بھائی رالیف کماڈور خان بہادر سی - آئی - ای - ملک مبارز خان جہان آباد - ملک خدا بخش
ٹوانہ - خان بہادر ملک حاکم خان - محمد حیات خان - ملک خان محمد خان ٹوانہ - مخدوم
حسن بخش گردیزی - آنریبل نواب سر امام بخش خان مزاری کے سی آئی ای - سردار
ابراہیم خان پسر آنریبل موصوف - لطف حسین خان المعروف میاں شاہ نواز -
خان سرائے - خان بہادر محمد عبد اللہ خان سی آئی ای عیسے خیل - ملک یار محمد خان
کالاباغ - سردار بہادر خان خوسہ - سردار درہم خان وریشک - سردار جلاب خان گورچانی
سردار محمد حسن خان سردار قوم بوضدار - سردار نورنگ خان سردار قوم صوری لونڈ
سردار فضل علیخان کسرین - سردار مستو خان - سردار قوم طبی لونڈ - خان بہادر سیف اللہ خان
خان گڑھ - عاشق محمد خان - مولاداد خان - امیر علیخان - سردار طغیہ خان لغاری
لاہور - خان بہادر محمد برکت علیخان خانصاحب - نواب غلام محبوب سبحانی صاحب
جناب میاں غلام محی الدین صاحب کیمپ کلرک - لالہ رام سرنداس صاحب -
امرتسر - لالہ کاگرمل - میاں غلام صادق صاحب بی - اے - شیخ غلام صادق صاحب
سردار لچھمی سہائے صاحب - راجہ اکرام اللہ خان صاحب -

سرحدی صوبہ پنجاب

نواب الہ داد خان - سردار سلطان جان - خان صاحب ٹیری - نواب حافظ عبد اللہ خان
نواب غلام قاسم خان طانک - نواب سر محمد اکرم خان - راجہ جہانداد خان -
ارباب حسین خان - کرنل محمد اسلم خان - خوشدل خان - خان بہادر ابراہیم خان

دوست محمد خان - مہابت خان - نواب رب نواز خان - راجہ شیر احمد خان - محمد حسین خان
ارباب محمد اعظم خان - امین اللہ خان - رسالدار امین اللہ خان -

صوبہ جات متحدہ یعنی ممالک مغربی شمالی و اودھ

راجہ فتح سنگھ - راجہ جبکشن داس بہادر - راجہ شیام سنگھ - راجہ رام پرتاب سنگھ
راجہ بلونت سنگھ - راجہ کاشی کشور پرشاد - راجہ رام سنگھ - راجہ محمد سلام شاہ - راجہ صاحب مرسان
راجہ زبیر سنگھ - نواب ممتاز الدولہ جناب محمد فیاض علیخان صاحب رئیس پہاسو ضلع بلند شہر
نواب یوسف علیخان - نواب اسد اللہ خان - نواب احمد شاہ - راجہ اودے راج سنگھ
راجہ بھوپندر بہادر - راجہ ٹھاکر پرشاد - راجہ رام پرتاب سنگھ - راجہ نرپت سنگھ - راجہ سردار سنگھ
چار ممبران لوکل کونسل - مولوی سمیع اللہ خان سی ایم جی - پنڈت مہیش چندر سی آئی ای
پنڈت ہیت رام سی آئی ای - شیخ عبد الکریم سی آئی ای - منشی عبد الکریم سی آئی ای
سی ڈی او - نواب محسن الملک - رائے کرشن شاہ بہادر - بابو منوہر لال - قادر مرزا محمد حسن علی
نواب مہدی حسین - کنور بھارت سنگھ - پنڈت رام کشن مصر - ایک جج عدالت خفیفہ
اودھ آگرہ - ایک ڈپٹی کلکٹر اودھ - ایک بارڈمینٹ جج آگرہ - ایک انسپکٹر پولیس
ایک افسر تعلیم - ایک اسسٹنٹ سرجن - ایک انجنیر محکمہ آبپاشی - ایک انجنیر محکمہ تعمیرات
ایک منصف اودھ - ایک منصف آگرہ - تعلقہ داران - مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ بلرامپور
مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی - ایس آئی اجودھیا - رانا شیو راج سنگھ کھجور گاؤں
رائے بریلی - راجہ جگموہن سنگھ سی آئی ای چندہ پور - راجہ رامپال سنگھ کالاکانکر ضلع پرتابگڈھ - راجہ رامپال سنگھ
کوری سدھولی ضلع رائے بریلی - راجہ سر محمد امیر حسن خان کے سی ایس آئی محمود آباد ضلع سیتاپور - آنریبل
راجہ محمد تصدق رسول خان سی ایس آئی جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی - راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ
سی - آئی - ای پیاگپور بھڑائچ - راجہ محمد کاظم حسین خان پینتی پور ضلع سیتاپور - لالہ درگا پرشاد
سرانون بڑاگاؤن ضلع ہردوئی - شیخ نوشاد علیخان میلا رائے گنج ضلع بارہ بنکی -

شیخ غنایت اللہ سلیم پور ضلع بارہ بنکی۔ راجہ رودر پرتاب ساہی دہرہ ضلع سلطانپور سیٹھ رگبھر دیال معزالدین پور ضلع سیتاپور۔ لالہ رگھا رائے سنگہ سنگاپور گونڈہ۔ ٹھاکر ہری بخش سنگہ سرورہ سیتاپور۔ بابو گنگا بخش ٹکاری ضلع رلے بریلی۔

ممالک متوسط

راجہ راگھوجی راو۔ راجہ اعظم شاہ۔ مسٹر جے ایم چیٹ نویس سی آئی ای۔ رائے بہادر کستور چند۔ رائے بہادر بی این بوس سی آئی ای۔ غلام مصطفی۔ رائے بہادر گنگا بسو رائے بہادر چند پرشاد کشت۔ رائے بہادر لتاریہ خان۔ مادھو راؤ خان۔ رائے صاحب بنگ راؤ۔ رگھناتھ راو۔ راجہ اجیت سنگہ۔ راجہ بسوناتھ سنگہ۔ راجہ گوکلداس سیٹھ۔ رائے بہادر بٹوری لال۔ راو صاحب ونکٹ راو۔ راو بہادر ٹھاکر سنگہ۔ مہاراج سنگہ۔ مولوی امرالاسلام۔ دیوان محمد علیخان۔ راجہ کامران شاہ۔ راجہ نربھے سنگہ۔ راؤ صاحب بلونت ہیکیٹ۔ راجہ بیجاجی بہادر۔ ٹھاکر مردان شاہ برج راج سنگہ دیو۔ لالہ چھتر سہلے۔ راو بہادر راگھو با مہادیو۔ ٹھاکر گھراج سنگہ رائے بہادر لالہ نرپ راج سنگہ۔ مادھوکر سہلے۔ راؤ بہادر کاشی ناتھ کیشو ٹھاکر سید مہدی حسین آرمبرا۔

احاطہ بنگال

نو ممبران لوکل کونسل۔ مہاراجہ جوتندر موہن۔ مہاراجہ نرندر کرشن۔ مہاراجگان ندیا سون برسا۔ دربھنگہ۔ چھوٹا ناگپور۔ سیمن سنگہ۔ ناٹور۔ دیناپور۔ بابو درگا چرن لاہا۔ سورج کانت آچاریہ۔ راجگان ہتیم پور۔ بنیلی۔ خیر۔ طاہرپور۔ تاشی پور۔ دیگھاتیا بیکنٹھ ناتھ ڈی۔ سرندرو موہن پیارے۔ بن بہاری کپور۔ بنے کرشن۔ مہاراجہ بردوان پرنس قمر قدر۔ بختیار شاہ۔ نواب صاحبان مرشد آباد۔ ڈھاکہ۔ بوگرا۔ امیر حسین تین ممبران میٹروجوڈیشل وٹیوائیز کٹو۔ دو ممبران سررشتہ تعلیم و پبلک ورکس و جنگلات

چار میونسپل کمشنران اور چودہ باشندگان کلکتہ۔

احاطہ مدراس

پرنس ارکاٹ۔ زمورن کالی کٹ۔ مہاراجگان بوبلی وجے پور۔ سر شیشا شاستری راجہ ونکٹا گری زمیندار دھار کوٹہ۔ راجگان پرلاکمیڈی وزیانگرم۔ زمیندار اٹوجاہ پرم و منڈ اسا۔ راجگان کالی کوٹہ وناگدا۔ سر سیرینیا آئر۔ سر بھاشیم اینگر۔ دیوان بہادر سرینواس راگھوا اینگر۔ سر راسوامی ٹدلیر۔ آنریبل جمبو لنگم مڈلیر۔ آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر۔ مسٹر سنکرن نائر گورنمنٹ پلیڈر۔ آنریبل مسٹر سرینواس راؤ۔ آنریبل کے پراجو پٹولو۔ آنریبل رتن سبھاپتی پلے۔ رائے بہادر انندا اچارلو۔ راجہ باسدیو۔ راجہ گورو گوبن گود۔ راؤ بہادر ونکٹا رامنا پاپی سب جج۔ مسٹر پٹا بہرام آئر۔ مسٹر این سبرمنیام دیوان بہادر راجندر راؤ صاحب۔ دیوان بہادر راج رتن مڈلیر۔ مسٹر انا سوامی۔ بٹور اور نگل تانجور۔

دیگر خاص مہمانان

ڈیوک وڈچز پورٹ لینڈ۔ لارڈ ولیڈی کروب۔ لارڈ ولیڈی لانسڈیل۔ لارڈ ولیڈی لیمنگٹن۔ کرنل ومسز ہاربور۔ سر رنل ولیڈی راڈ۔ مسٹر ومس لٹر۔ مسٹر جی گولاڈی۔ میجر ومسز میجاری بینکس۔ لیڈی ایجو۔ مسٹر جارج گارن وایس وسیٹ۔

ماسوائے ان مہمانان کے تماشائی وزیٹر بھی منجانب سرکار منتخب ہوئے تھے۔ قریب چھ سو انگریز ہونگے جنکے واسطے ایک علیحدہ کیمپ تھا جو نہایت پرفضا اور دلکش تھا اور جسمین صفائی و آرائش وغیرہ کا بخوبی انتظام کر دیا گیا تھا۔ اور یہہ وزیٹر کل ہندوستان سے چیدہ چیدہ افسران مین سے مدعو ہوئے تھے جنکی لیاقت اور کارگزاری کی شہرت تمام ہند مین پھیلی ہوئی تھی اور جنھین لایق و فایق تصور کیا گیا تھا منجملہ

قاضی محمد عزیز الدین احمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول بھی مدعو ہوے تھے اور ہندوستانی وزیٹران بھی بلائے گئے تھے جنمین ہمارے ضلع سے بابو دیپ چند صاحب اسسٹنٹ کلکٹر و ٹھاکر راستی سنگہ صاحب وکیل و وایس چیرمین میونسپلٹی و سردار ل سنگہ صاحب انسپکٹر پولیس و بابو ہرسرنداس صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول شامل تھے - غرضکہ کل ہندوستان کے عمایدکا عطر دہلی مین موجود تھا اور وہ وہ خوش اطوار اور سنجیدہ اشخاص موجود تھے جو تمام ہند مین منتخب شمار ہوتے تھے جنکے اسمار گرامی بالتوضیح مین اس چھوٹے سے رسالہ مین رقم نکرنے کی اُن اصحاب سے معافی چاہتا ہون -

باب ششم

پروگرام تقریبات دربار دہلی

۲۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ - ساڑھے گیارہ بجے دن کو داخلہ وایسرائے معہ جلوس -

۳۰- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ - تین بجے سہ پہر کو افتتاح نمایشگاہ -

۳۱- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ - .. ..

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ - دربار -

۲- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ - دن کو فوجی ورزشین اور دس بجے شب کو آتشبازی -

۳- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ - دن کو فوجی ورزشین اور دس بجے رات کو عطاے تمغہ جات -

۴- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز یکشنبہ - نماز -

۵- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ - ہندوستانی فوج کی قواعد - ساڑھے تین بجے سہ پہر سے

ساڑھے پانچ بجے شام تک وکٹوریہ باغات مین ہندوستانیون کا جلسہ باغ۔

۶- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع روز سہ شنبہ۔ سہ پہر کو فٹ بال کی اخیر بازی۔ اور شب کو سرکاری جلسہ رقص و سرود۔

۷- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع روز چہارشنبہ۔ صبح کو ہاکی اخیر بازی اور سہ پہر کو پولو کی اخیر بازی۔

۸- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع روز پنجشنبہ۔ دس بجے دن کے فوجی قواعد۔

۹- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع روز جمعہ۔ سہ پہر کو پولو کی قطعی بازی۔

۱۰- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع روز شنبہ۔ روانگی وایسرائے۔

باب ہفتم

دربارہ داخلہ حضور وایسرائے و جلوس ۲۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع

۲۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع کو لارڈ کرزن صاحب وایسرائے کی تشریف آوری اور دہلی کی سڑکون سے جلوس گذرنے کی رسم کا دن تھا- اس جلوس کی بڑی دھوم دھام ۲۸ کی شب تک دہلی مین ہو گئی اور اسقدر بھیڑ بھاڑ تماشائیون کی ہوئی کہ تل دھرنے کو جگہہ نتھی تماشائی دو دو تین تین دن اسٹیشن پر پڑے رہکر گرتے مرتے دہلی پہونچے- جن اشخاص کے پاس درجہ اول کا ٹکٹ تھا اونکو مال گاڑیون مین جگہہ دیگئی جسکو وہ نہایت غنیمت سمجھے- تماشائیون کے واسطے چاندنی چوک مین جو دوکانون کے بیچ بڑی پڑی ہوئی ہے اوسپر بیٹھنے کے واسطے بنچ اور کرسیون پر انتظام کیا گیا - اس پٹری کا ٹھیکہ منجانب میونسپلیٹی چند ٹھیکہ داران نے اونیس سو روپیہ مین لیا تھا جنکو بہت منافع ہوا کئی روز سے برابر ٹکٹ فروخت ہو رہے تھے- ۲۸ کی رات کو ٹکٹ کی قیمت

دو چند ہو گئی قریب چالیس ہزار روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوے اور اسیطرح جامع مسجد
پر بنچ اور کرسیون کا انتظام کیا گیا اور وہان بھی ٹکٹ فروخت کیا گیا - جامع مسجد
والون کو بھی فایدہ کثیر رہا - اسیطرح اٹون اور چھجون اور چھتون پر ہر شخص نے اپنے اپنے
بیٹھنے کا انتظام کر لیا اور چاندنی چوک کے دوکاندارون نے بھی خوب روپیہ نشستون
کے کرایہ مین کمایا - بہت سے اصحاب نے تماشائیون کو مفت جگہہ دی اور ٹکٹ
فروخت کرنا انسانیت سے بعید سمجھا - غرضکہ ہر شخص نے جابجا اپنے اپنے بیٹھنے کے
لیئے پہلے ہی سے انتظام مناسب کر لیا - دو بجے رات سے عورتون کی آمدورفت
سڑک پر مثل میلہ کے لگ گئی کچھہ تو اوسروز ۲۹ - دسمبر کی صبحکو سوموتی پر بھی تھی
جمناجی کا نہان تھا - کچھہ اسوجہ سے کہ نہ معلوم صبح راستہ بند ہو جاوے سب عورتون
نے اپنے اپنے بیٹھنے کا انتظام اپنے اپنے رشتہ دارون کنبہ دارون و واسطہ دارون
وغیرہ کے ذریعہ سے بخوبی کر لیا اور علی الصباح قریب ۶ بجے سے ہی تمام دہلی
مین ادھر سے اودھر آمدرفت شروع ہو گئی - اور جابجا لوگ بیٹھنے شروع ہو گئے
آناً فاناً مین وہ جگہہ جہان جہان ہو کر جلوس گذرنے والا تھا سب پر ہو گئین - بنچون
و کرسیون و چھتون اور چھجون اور اٹون اور کمرون اور چبوترون اور سیڑہیون اور
جہان کہین جگہہ پائی کہین جگہہ خالی نہین رہی سب آدمیون سے بھر گئی اسوقت
عجیب رونق و بہار تھی وہ سین دیکھنے کے لایق تھا - تھوڑی دیر کے بعد راجا لوگون
کے ہاتھی اور گاڑی وغیرہ دوڑنے لگین - پھر فوج واسطے پہرہ کے آنی شروع ہوئی
اور دو دو قدم پر ایک ایک سپاہی فوجی کا پہرہ ہو گیا اور ننگی تلوارین چمچمانے لگین
چونکہ جلوس کا راستہ پہلے سے اسطرح سے مقرر کر دیا گیا تھا کہ کوئینس روڈ اور لوتھین
روڈ - خاص بازار جامع مسجد کے گرد - اسپلنیڈ روڈ - چاندنی چوک - فتحپوری بازار
سرائے احمد پائی وڈ فرن برج اور موری دروازہ سے ہو کر راجپوتانہ سڑک پر پہاڑی کے

نیچے نیچے جاکر باوٹہ اور باوٹی کے اوپر سے والیسرائے کے خیمہ تک اور وقت بھی جلوس کا پہلے سے اسطرح سے مقرر کردیا تھا کہ ۱۱½ بجے اسٹیشن پر جناب والیسرائے صاحب کی اسپیشل ٹرین کا اور ۱۱ بجے ۴۵ منٹ پر جناب ڈیوک آف کیناٹ صاحب کی اسپیشل ٹرین کا وقت، تھا - اور ترتیب جلوس کی اسطرح مقرر کردی گئی تھی کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل فوج ہمراہی والیسرائے ایک دستہ فوج نمبر ۴ (روائل ائرس) ڈریگون گارڈ توپخانہ نمبر ایچ (روائل ہورس آرٹیلری) ۳ دستہ فوج نمبر ۴ ڈریگون گارڈ اردلی افسر فوج ہمراہی والیسرائے ڈپٹی اسسٹنٹ اڈجوٹنٹ جنرل ہمراہی وسیرائے جنرل افسر کمانڈر فوج ہمراہی والیسرائے -

نقیب اعلی معہ نقیبان ہمراہی - باڈی گارڈ حضور والیسرائے - امپیریل کیڈٹ کور (رسالہ مہاراجگان کے صاحبزادون کا)

اور ہاتھیوں پر ترتیب سواری جلوس والیسرائے کی سواری کے آگے اسطرح تھی -

دائین جانب	بائین جانب
دو ایڈی کانگ حضور والیسرائے	دو ایڈی کانگ حضور والیسرائے
اسٹاف حضور ڈیوک اوف کیناٹ	اسٹاف حضور ڈیوک اوف کیناٹ
سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ	پرائیویٹ سکرٹری حضور والیسرائے
ملیٹری سکرٹری حضور والیسرائے	ایڈی کانگ حضور والیسرائے

(۱) حضور والیسرائے معہ لیڈی کرزن صاحبہ

(۲) حضور ڈیوک اوف کیناٹ و لیڈی صاحبہ

ہز ہائینس نظام صاحب حیدرآباد ہز ہائینس گیکوار بڑودہ ہز ہائینس مہاراجہ میسور ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور

دائیں جانب	بائیں جانب
ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر	
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جے پور	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار
" " بوندی	" " اندور
" " بیکانیر	" " ریوان
" " کوٹہ	" " اورچھا
" " کرولی	" " دتیا
" مہاراول صاحب جیسلمیر	" راجہ صاحب دھار
" مہاراجہ صاحب الور	" " دیواس کلان
" نواب صاحب ٹونک	" " دیواس خورد
" مہاراو صاحب سروہی	" مہاراجہ صاحب سمتھار
" راجہ راو صاحب جھالاواڑ	" " چرکھاری
" مہاراجہ صاحب کوٹھاپور	" " خیرپور
" راو صاحب کچھ	" راجہ صاحب راجگڈھ
" میر صاحب خیرپور	" " نرسنگ گڈھ
" سلطان شہر و مکالا	" مہاراجہ صاحب پٹیالہ
" مہاراجہ صاحب سکھم ۱؎	" نواب صاحب بہاولپور
" راجہ صاحب کوچ بہار	" راجہ صاحب نابھہ
" " ہل ٹرہ	" " جیند

۱؎ انکی بجائے انکا لڑکا تھا

بائین جانب	دائین جانب
ہز ہائینس راجہ صاحب کپورتھلہ	ہز ہائینس نواب صاحب رامپور
" " سرمور	" مہاراجہ صاحب بنارس
" نواب صاحب مالیر کوٹلہ کا لڑکا	" راجہ صاحب ٹیری
" راجہ صاحب فریدکوٹ۔	" ٹھاکر صاحب موروی
" " منی پور	" راجہ صاحب باندا
ٹھاکر صاحب لمری	" " بریا

نواب جنجرا

سابوا کنگ ٹونگ سابوا مونگ نیا

گاڑیون پر ہز روایل ہائینس گرانڈ ڈیوک ہیسی معہ افسران ہمراہی

حضور گورنر جنرل صاحب بمبئی معہ افسران ہمراہی

حضور گورنر صاحب مدراس معہ افسران ہمراہی

حضور لفٹننٹ گورنر صاحب پنجاب معہ افسران ہمراہی

حضور لفٹننٹ گورنر صاحب ممالک مغربی و شمالی یعنی ممالک متحدہ اُنکے افسران ہمراہی

وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ جسوقت ٹھیک ۱۱ ½ بجے اسیوقت ہمارے وایسرائے صاحب کی اسپیشل ٹرین دہلی اسٹیشن ریلوے پر پہونچی۔ اُترتے ہی ایک بینڈ باجے نے جو پلیٹ فارم پر پہلے سے موجود تھا قومی گیت گایا اور ۳۱ توپون کی سلامی سر ہوئی اور حضور وایسرائے صاحب بہادر نے اُن اعلیٰ عہدہ داران گورنمنٹ اور والیان ملک سے جو اسٹیشن پر موجود تھے مزاج پرسی فرمائی۔ ٹھیک ۱۱ بجے ۴۵ منٹ پر جناب ڈیوک آف کیناٹ صاحب بہادر کی اسپیشل ٹرین پہونچی چنانچہ حضور وایسرائے صاحب نے اونکا استقبال کیا اور وہی بینڈ باجا بجا اور ۳۱ توپون کی

سلامی ہوئی جسوقت توپین چھوٹنی شروع ہوئین تو اون آدمیون نے جو علی الصباح
سے جلوس کے انتظار مین بیٹھے تھے، جانا ہوگا کہ ہان اب ہمارے وایسرائے
صاحب تشریف فرما ہوے اور عنقریب ہماری محنت و جانفشانی اُنکی دیدار
سے سرفراز ہوکر پوری ہوا چاہتی ہے ۔

چنانچہ بڑے بڑے والیان ملک و عہدہ داران کو ڈیوک آف کیناٹ صاحب
کے سلمنے حضور وایسرائے نے پیش کیا اور سب راجا لوگ اپنے اپنے ہاتھیون
پر سوار ہونے کو چلے گئے ۔ چونکہ واسطے سلامی کے اسٹیشن سے باہر کچھ فوج
محرابی دروازے مین مغربی جانب کھڑی تھی اسنے فوجی طریقہ سے سلامی کی
اور حضور وایسرائے و ڈیوک آف کیناٹ صاحب کی سواری کے ہاتھی اسٹیشن
پر شرق جانب صف بستہ تھے ۔ چنانچہ حضور وایسرائے صاحب و ڈیوک
آف کیناٹ صاحب معہ لیڈی کرزن و لیڈی ڈچز صاحبہ کے ٹھیک ۱۲ بجے
جلوس کے ساتھ اسٹیشن سے روانہ ہوے اور جو والیان ملک شریک
جلوس نتھے وہ چاندنی چوک تشریف لیگئے جہان انکے بیٹھنے کے لئے مناسب
انتظام کردیا گیا تھا ۔

واضح ہو کہ جسوقت لارڈ کرزن صاحب و ڈیوک آف کیناٹ صاحب کی سواری
کا ہاتھی جہان جہان ہوکر گذرتا تھا وہین وہین نعرۂ خوشی بلند ہوتا تھا اور تمام خلقت
دونون ہاتھون سے سلام کرتی تھی اور ہمارے لارڈ کرزن صاحب و ڈیوک آف کیناٹ
صاحب بھی برابر دونون ہاتھون سے جواب سلام کا خوشی سے دیے چلے جاتے تھے
اُسوقت عجب سمان تھا ۔ ایک خاص قسم کی محبت عام لوگون کے دلون مین سما گئی
تھی کیدڑ ملکوٹ کے نوجوان مہاراجہ صاحبان کی شان و شوکت دیکھکر طبیعت بہت خوش
ہوتی تھی ان نوجوانون کی پوشاک مین نیلگون سفید رنگ اور سنہری کام لے

عجب لطف پیدا کیا تھا - اسٹار آف انڈیا کے تمغے اور شکین گھوڑے ان زنگون
کو اور بھی زیادہ زینت دیتے تھے جنکو ہر شخص بغور دیکھتا تھا اور جو نا واقف تھے وہ
پوچھتے تھے یہہ کہان کا رسالہ ہے - جب فوج گذر چکی تو ہاتھیون کی سواری آئی
جو نہایت آہستہ آہستہ اور شان کے ساتھ سڑک پر چلے آرہے تھے جنکی نسبت
ہر شخص کا خیال تھا کہ سب سے بڑھکر یہی حصہ جلوس کا قابل دید ہے اور در اصل
ایسا ہی تھا یہہ حصہ نہایت عظیم الشان تھا جسکی خوبی بیان کرنا ہمارے امکان
سے باہر ہے اسکی چمک دمک نرالی سج دھج طرح طرح کے ہودے اور جھولین جن پر
سونے چاندی کا کام اور سونے چاندی کے کام کی عماریان اور والیان ملک کی زرق
برق پوشاکین اس حصہ کی شان کو دوبالا کر رہی تھین -
پہلے ہاتھی پر وایسرائے صاحب اور لیڈی کرزن صاحبہ اور دوسرے ہاتھی پر
شاہزادہ صاحب اور شاہزادی صاحبہ کیناٹ کا اسٹاف تھا جنکے ساز نہایت
زرنگار تھے اور جھمجھاتی جھولین پڑی ہوئی تھین اور چاندی کا ہودہ تھا گویون بھی چمک
دمک کچھ کم نتھی لیکن آفتاب کی شعاعون نے اور بھی زیادہ جگمگا دیا تھا تمام مجمع
مین واہ واہ تھی - ہاتھیون کی سونڈ اور سر طرح طرح کے رنگون سے رنگے ہوے
اور جھولین زمین تک لٹکتی تھین اور ہاتھی بھی ایسی چال جا رہے تھے گویا انکو خود
اس امر کا حس تھا کہ آج کس شان و شوکت کی رسم مین انھون نے حصہ لیا ہے
کوئی ہاتھی اپنی سونڈ مین پنکھا دبائے ہانکتا جاتا تھا کوئی اپنی سونڈ سے سلام کرتا
تھا کوئی چنور کرتا تھا لیکن نہ تو انکے قدم کہین رکتے تھے اور نہ انکو اپنے کرتب دکھانے
مین ذرا تامل یا پس و پیش ہوتا تھا - ہودے بھی طرح طرح کے تھے بعض اونچے اور
بعض پست کوئی چاندی کا اور کسی پر سنہرا کام ہاتھیون کی پیٹھون پر کچھے ہوے
تھے نقرئی زنجیرین ہاتھیون کے سر پر سے دونون جانب لٹکی ہوئین اور دو ایک

ہاتھی چاندی کی جھانجن پہنے ہوے تھے جلنسے قدم قدم پر چھنچھناہٹ اور جھمجھاہٹ
کی آواز پیدا ہوتی تھی بعض ہاتھیون کے ساتھ نوکر بھی تھے اور والیان ملک کے
ملازم زرنگار چھتر اپنے آقاؤن کے سر پر لگاے ہوے تھے اور چنور ڈھورتے
جاتے تھے والیان ملک مین بعض مسن اور بعض بچے اور بعض عالم شباب مین
تھے بعض ایسی بھڑک دار پوشاک زیب تن کئے تھے کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی
بعض سادی وضع مین تھے اور راجپوتانہ کے ایک راجہ صاحب زرہ پوش تھے
اور ایک چھوٹا ہاتھی تھا جسپر ایک بچہ سوار تھا اوسکو دیکھکر سب لوگ نہایت
ہی خوش ہوے - غرض سب والیان ملک اسطرح جگ مگ کرتے ہوے گذرے
بعد اسکے گاڑیون کا سلسلہ شروع ہوا اول گاڑی مین شاہزادہ خاندان جرمنی
دوسری مین گورنر صاحب بمبئی و مدراس بعد اوسکے لفٹننٹ گورنر صاحب پنجاب
اور اونکے ہمراہ اپنا اپنا اسٹاف اور پنجاب لائٹ ہارس کا ایک دستہ پھر
کمانڈران چیف افواج ہند کا اسٹاف گذرنا شروع ہوا - کمانڈران چیف
صاحب گھوڑے پر سوار تھے ہر طرف آپ باربار دیکھتے بھلتے ہوے جلتے تھے
جس سے فوراً ہی تماشائیون کو معلوم ہوگیا کہ آپ ہی ہمارے کمانڈران چیف صاحب
ہین یوروپین تماشائیون نے نعرہ خوشی بلند کئے اور لارڈ کچنر صاحب نے ولایت
کی گھوڑ دوڑون مین خوب نام پیدا کیا ہے آپکے ساتھ گھوڑ چڑھے والنٹرون کا
دستہ بطور آپکی سپاہ کے تھا - بعد ازان برھما - بنگال اور ہمارے صوبہ کے
لفٹننٹ گورنر صاحبان کی گاڑیان گذرین ہر ایک کے ساتھ اپنی اپنی سپاہ تھی
بعد ازان ممبران انتظامی کونسل وائسراے وغیرہ وغیرہ حکام عالی مقام تھے بعدہٗ
سرحد کے سردار صاحبان تھے جنمین خان قلات اور ایجنٹ گورنر صاحب بلوچستان
معہ بلوچی سردارون کے گذرے جنکی صورتین ہیبت ناک تھین اور بال شانون

تک لٹکے ہوے تھے بعد ازان چیف کمشنر صاحبان آسام و ممالک متوسط معہ سپاہ
تھے اور تمام جلوس کے آخر مین ۱۱ نمبر بنگال لینسر نہایت شان اور جبروت کے ساتھ
باترتیب نکلی - اور جلوس ختم ہوا - اور واضح ہو کہ کمپنی باغ مین حال مین جو ہماری کوئن
وکٹوریہ صاحبہ کی یادگاری اسٹیچو منجانب میونسپلیٹی استادہ کیا گیا ہے وہان پر
مہمانان گورنمنٹ کے واسطے کرسیان بچھائی گئی تھین جب جلوس وہان پہونچا
تو ہمارے لارڈ کرزن صاحب و شاہزادہ صاحب نے اپنے اپنے ہاتھی روکے اور
مہارانی صاحبہ کے اسٹیچو کے روبرو ٹوپی اُتار کر سلام کیا - راجپور سڑک پر موری
دروازے کے باہر وایسرائے صاحب و حضور شاہزادہ صاحب و شہزادی
صاحبہ کیناٹ ٹھیر گئے اور اپنے اپنے ہاتھیوں پر سے والیان ملک سے رخصت
ہوے اور والیان ملک اس جگہہ سے بلوسورڈ روڈ کی طرف پھر کر اپنے اپنے قیامگاہ
کو روانہ ہوے - بعد اس رخصتانہ سلام کے وایسرائے صاحب اور حضور شاہزادہ
صاحب و شہزادی صاحبہ کیناٹ ہاتھیون سے گذر کر اپنی گاڑیون مین سوار
ہوے اور جلوس پہاڑی کے نیچے کی سڑک سے باوٹہ کے موڑ تک گیا اس موقع سے
حضور وایسرائے صاحب کی بیشتر فوج سوائے باڈی گارڈ و امپیریل کیڈٹ کور
سیدھی علی پور کی سڑک سے روانہ ہو کر اپنے اپنے قیامگاہ کو روانہ ہوئی - جناب
وایسرائے صاحب و حضور شاہزادہ صاحب و شہزادی صاحبہ کیناٹ و شہزادہ
خاندان جرمنی کی گاڑیان اس موقع پر کہ جہان سے گاڑیان سڑک راجپور سے
باوٹہ کی طرف پھرتی ہین بدین غرض ٹھیر گئین کہ باقی جلوس اور فوج ہمراہی جو جلوس
کے ساتھ تھی سڑک علی پور کو جاتی ہوئی ملاحظہ فرماوین - بعد ازان حضور وایسرائے
صاحب و شہزادگان والا تبار معہ باڈی گارڈ و رسالہ امپیریل کیڈٹ کور سڑک باوٹہ
سے اپنے قیامگاہ کو تشریف لیگئے جب اپنے قیامگاہ مین سڑک ہوس کے سامنے

پہونچے تو ۳۱ توپون کی سلامی ایک توپ خانہ سے جو ایک موزون موقع پر موجود تھا سر ہوئی پہلی توپ کے ساتھ ہی وایسرائی علم بلند کیا گیا - غرض اسطرح وہ عظیم الشان رسم جسکے لئے ہندوستان مہینون سے انتظار مین تھا آج بخیر و خوبی اختتام کو پہونچی اور جلوس ہر شخص نے بخوبی تمام دیکھا خواہ کسی نے ٹکٹ لیا یا نہ لیا - قریب شام کے یہہ جلوس ختم ہوا اور استقدر گاڑیان و گھوڑے و ہاتھی تھے کہ دیکھنے والے دیکھتے دیکھتے تھک گئے اور جلوس ختم نہین ہوا صدہا آدمی پیشاب کرنے کو ترس گئے اور روٹی تو اوسروز سبکو شام کو نصیب ہوئی ہوگی اور پوری کچوری اوسروز آٹھ آنہ سیر بکنے لگین مگر تب بھی ملی نہین ایک ایک گھنٹہ تک برابر کھڑا رہنا پڑا جب نمبر آیا -

باب ہشتم

افتتاح نمایشگاہ واسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر جو ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع کو ہوئی اور حال عمارت نمایشگاہ

ہندوستانی صنعت و حرفت کی اک قابل دید نمایش کا افتتاح ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع کو بوقت سہ پہر بڑے جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا تھا - اور اس نمایش کے واسطے خاص جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی فرمایش سے قدسیہ باغ مین کشمیری پھاٹک کے باہر ایک عالیشان اور خوشنما عمارت تیار کرائی گئی تھی اس عمارت کی دیوارون کے باہر طرف سفید رنگ کا استر کیا گیا تھا جسپر نیلا اور سنہرا رنگ پھیر اگیا تھا اور بہت سے گنبد و مینار اور سامنے کی طرف نہایت خوبصورت بیل بوٹے کئے گئے

تھے اور اسکا فرش لکڑی کا تھا جسمین ملتان و سندھ کے روغنی جو کے بچھائے گئے تھے۔ اسکے وسطی ہال کی عمارت ۲۴۰ فٹ لمبی اور ۸۰ فٹ چوڑی تھی اسکی چھت پچیس پچیس فٹ لمبے ۳۵ نہایت عمدہ فیلپائیون کی تین قطارون پر ازحد خوشنما قایم کیگئی تھی اور اسمین روشنی آنے کا انتظام شمالی جانب سے کیا گیا تھا اور یہہ عمارت سرتاپا مغلیہ طریقہ سے تعمیر کرائی گئی تھی۔ اس عمارت کی چھت گیری ہندوستان کے مشہور مشہور مقامات کے چھپے ہوے کپڑے کی تھی تاکہ ہندوستانی چھپے ہوے کپڑے کی بھی نمایش ہوجاوے۔ صدر دروازے ہندوستانی وضع وقطع کے تھے دائین جانب ہندوستانی جواہرات کے نمونے تمام ہندوستان کے مختلف کاریگرون کے بنائے ہوے جمع تھے۔ اور بائین طرف مستعار اشیاء کا ذخیرہ تھا جو والیان ملک نے عاریتاً عنایت کئے تھے۔ راجاؤن کے جواہرات اور مہاراجہ بڑودہ کا ڈیڑہ لاکھ روپیہ کی مالیت کا قالین قابل دید تھا۔ دیوارون کے اندر جا بجا ہندوستانی اور اسکے سرحدی اضلاع کا مال وہرات وغیرہ کے نمایشی قالین آویزان کئے گئے تھے اور نیچے کی طرف ہند کی نسبت کارچزین جمع تھین۔ اور فیلپایون کے نیچے بھی بلوچستانی گدے بچھا بچھا کر بیٹھنے کو جگہہ کیگئی تھی۔ عمارت کے مشرقی سرے پر جودھپور کی سنگتراشی کے عمدہ عمدہ نمونے پانچ فٹ بلند اور اٹھارہ فٹ چوڑے اور پانچ فٹ بیرون دیوار نمایان تھے۔ اسکے دروازون پر جھنجھری اور جالی کا نہایت عمدہ کام تھا اسکے برابر گوجرانوالہ کی نسبت لکڑی کا سولہ فٹ لمبا اور دس فٹ چوڑا ایک مکان تھا۔ جنوبی سرے پر بھرتپور کے پتھر کا ایک ایسا ہی مکان تھا۔ ایک کمرہ چار سو فٹ لمبا اور ڈھائی سو فٹ چوڑا اور پچیس فٹ اونچا زیور رکھنے کا تیار کیا گیا تھا جسمین روشنی اوپر سے آتی تھی۔ اس کمرے کا صرف ایک نہایت زبردست آہنی دروازہ تھا جو شیشکو بند ہوتا تھا اور جسپر پولیس کا

معقول پہرہ رہتا تھا - کلکتہ کے مسٹر چیٹرجی نے فیاضی کے ساتھ اپنے ہی مصارف
سے ایک مکان تیار کیا تھا جسمین گرم گرم ملکون کے درختون کے پودھے رکھے گئے
تھے علاوہ ازین اس عمارت مین ایک طرف کو بینڈ باجے کے رکھنے کے واسطے بھی
مقام طیار کرایا گیا تھا - ہندوستان مین یہہ صنعتی اشیار کا مجمع صرف اسواسطے
کیا گیا تھا کہ جو جو صناعیان مٹی جاتین یا کم ہوئی جاتی تھین اُنکے صناعون کو مستقل
طور پر حوصلہ ہو جاوے - نمائشگاہ کے افتتاح پر حضور وایسرائے و ڈیوک آف
کیناٹ والا تبار جلوہ افروز ہوے اور نہایت گرمجوشی سے انکا استقبال کیا گیا
اس موقعہ مبارک پر صدہا راجگان و مہاراجگان و امرا ور وسا موجود تھے راجگان
و والیان ملک کی نشست ایک روغنی چبوترے پر تھی جو نمائشگاہ کے صدر دروازے
کے سامنے بنایا گیا تھا - حضور وایسرائے صاحب بہادر نے افتتاحی تقریر
اسطرح آغاز فرمائی :-

اسپیچ حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر

شہزادے صاحبان - راجگان - لیڈیز و جنٹلمین - اب میرا نہایت پسندیدہ فرض یہہ
ہے کہ اس پندرہ یوم کے اندر جو پہلی رسم ادا کرنی ہے اُسکو شروع کرون اور دہلی کی
صنعتی نمایش کا افتتاح کرون - ہمارے بہت سے اصحاب جو یہان تشریف لائے ہین
وہ مشکل سے اس بات پر یقین کرینگے کہ آج باستثناے درختان قریب قریب
ہر ایک چیز جو ہمارے سامنے نظر آرہی ہے گذشتہ آٹھ ماہ کے اندر یہان پیدا
ہو گئی ہے - جب مین گذشتہ ماہ اپریل مین یہان آراضی پسند کرنیکی غرض سے آیا
تھا اس عمارت عظیم اور تمام چیزون کا جو ہمارے چارون طرف نظر آرہی ہین کہین نام و
نشان بھی نتھا - یہہ سب چیزین اس نمائشگاہ کے لیئے یہان موجود ہو گئی ہین اور گو
مین امید کرتا ہون کہ نمایش کے اثرات اسقدر جلد مٹ نہ جائینگے لیکن مجھکو یہہ کہتے

ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ اس تمامی سین کا غایب ہو جانا لازمی ہے۔ شاید
آپ مجھسے یہہ امید کرینگے کہ مین چند الفاظ اون واقعات کے متعلق بیان کرونگا جنکی
ذات سے آج اس نمایشگاہ کی ہستی نظر آتی ہے۔ جسوقت سے مین ہندوستان مین
رہ رہا ہون مین نے اس ملک کی صنعت وحرفت و دستکاریون پر نہایت
ہوشیاری کے ساتھ غور کیا ہے۔ جوکسیوقت مین ایسی مشہور اور خوشنما تھین اور
جسطرح دیگر اصحاب نے افسوس ظاہر کیا ہے مین نے بھی اُنکی ترقی مین فرق اور زوال
آنے پر افسوس کیا ہے۔ جسوقت یہہ امر طے پایا تھا کہ ہم اس عظیم الشان جلسہ کو
دہلی مین منعقد کرینگے جس مین ہر ایک صوبہ اور ہندوستان کی ہر ایک ریاست کے
قایم مقام۔ راجگان ہند۔ والیان ملک۔ اُمرا۔ اعلیٰ احکام۔ ہندوستانی شرفا اور
تمام حصص دنیا کے تماشائی آکر جمع ہونگے مجھکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ آخرکار یہان ایسا
موقع حاصل ہے جسکی عرصہ سے جستجو تھی کہ ان مضمحل دستکاریون کو از سر نو زندہ کرکے
دنیا کو یہہ دکھانیکے لئے کہ ہندوستان اسوقت تک کس قابل ہے اور اگر ممکن ہو تو
عمل زوال روکنے کے لئے کچھ کیا جاوے بدین غرض مین نے ڈاکٹر واٹ صاحب کو
طلب کیا اور اس غرض کے لئے مین نے اُنکو اپنا دست راست مقرر کیا۔ تمامی ہند
مین دور دراز مقامات تک ڈاکٹر صاحب اور آپکے اسسٹنٹ مسٹر پرسی براون ہزارہا
میل کا سفر کرتے رہے۔ ہر ایک مقام پر وہ دستکارون سے ملے۔ نمونے پسند
کئے۔ فرمایشین پیش کین اور جہان ضرورت معلوم ہوئی نمونے بھی دیے اور جنکو
روپیہ درکار تھا اُنکو پیشگی رقوم بھی دی گئین۔ تین شرایط مین نے قایم کی تھین جنکی پابندی
مانند قوانین مڈیہ وایرانیون کے قوانین کے لابدی تھی۔ اولاً مین نے یہہ شرط قایم
کی کہ اس نمایشگاہ مین بجز صنعتی نمایش کے اور کچھہ زیادہ نہو۔ ہم نہایت آسانی کے
ساتھ آپکو ہندوستان کی تمدنی وحرفتی ترقی کی نمایش دکھا سکتے ہین۔ ڈاکٹر واٹ کی

ایسی ہی ایک نمائیشگاہ موجود ہے اور کلکتہ مین بھی ایسی ہی ایک عمدہ نمائیشگاہ موجود ہے - ہم آپکو لٹھے - مصدنیات - چمڑا - بنی ہوئی چیزین جس حد تک آپ چاہتے ہین دکھا سکتے تھے - گو یہہ نہایت قابل اطمینان ہون لیکن اسکے ساتھ ہی بہت بڑا بھی معلوم ہوتا ہے - مگر مین نے اسکی ضرورت نہین سمجھی میرا اس نمائیشگاہ سے یہہ منشا نہین ہے کہ یہہ تجارتی و حرفتی نمائیشگاہ ہو میرا منشا یہہ تھا کہ یہہ صرف صنعتی نمائیشگاہ ہو - میری دوسری شرط یہہ تھی کہ مین اسمین کسی انگریزی یا نصف انگریزی چیز کو نہ رکھونگا - مین نے اس نمائیشگاہ کے لیئے اس قسم کی خوفناک اشیاء مثلاً شاندار بیٹھکون کے لیمپ جنمین رنگین شیشے کی قلمین آویزان ہین یا عجیب و غریب شیشے کی مورتین جو اس ملک کے بعض فرقوق مین حیرتناک کثرت کے ساتھ نظر آتے ہین لینے سے انکار کردیا - لیکن یہہ چیزین دنیا بھر مین خواہ کہین ہون خراب ہین اور ہندوستان مین جسکے پاس خود اپنا ہنر موجود ہے یہہ نہایت ہی بدتر اشیا ہین - مین نے یہہ شرط کی کہ مین صرف وہ اشیا چاہتا ہون جو یہان کی رعایا کے خیالات - روایات و فہم و فراست اور عقاید کا اظہار کرتی ہون - ممکن ہے کہ بعض اشیا جو میری اس تشریح کے اندر نہ آتی ہون اس نمائیشگاہ مین آگئی ہون کیونکہ انگریزیت کا عمل نہایت تیزی کے ساتھ اس ملک مین جاری ہے اور جسقدر چارکی پیالیان بالائی رکھنے کے برتن - نمکدان اور سگرٹ کیس ہندوستانی دستکارون سے بنوائے جاتے ہین انکا شمار خوف دلانے والا ہے - لیکن عام طور پر میری اس شرط کی پابندی کیگئی ہے - بعد ازان میری تیسری شرط یہہ تھی کہ مین صرف عمدہ چیزین لونگا مین نے ازان سوتی کپڑے و موم جامہ - برنجی مورتین اور پیالے جو برمنگھام کی فرمائیش پر یا شاید خود برمنگھام مین بنائے جاتے ہین لینے کی ضرورت نہین سمجھی - میری خواہش یہہ تھی کہ وہ چیز نمائیش مین لائی جاوے جو کیا ہے

جو ہندوستانی دستکاریون مین نہایت خوشنما اور خاص صفت رکھتی ہو۔
ہمارے سونے اور چاندی کے برتن - دھات کی چیزین - جواہرات - لکڑی اور
ہاتھی دانت اور پتھر پر نقش ونگار کی چیزین - مٹی کے نفیس برتن اور کپڑے - قدیم
ایشیائی وضع وقطع کے قالین - ریشم کارچوبی اور لاثانی ہندوستانی اوبھرا ہوا
زردوزی کام یہہ تمامی اشیا اس عمارت مین آپکو نظر آوینگی - لیکن مہربانی فرماکر یہہ
یاد رکھئے کہ یہہ بازار نہین ہے بلکہ نمایشگاہ ہے ہماری غرض یہہ ہی کہ
نفیس کاریگری از سر نو زندہ کیجاوے اور اوسکے لئے جرات دلائی جاوے نہ یہہ کہ ان
لوگون کی حاجات دفعہ کیجاوین جنکی تھیلیون مین روپیہ بہت زیادہ نہین ہے اس
نمایشگاہ کی عام حالت یہہ ہی ہے لیکن ہمنے اسمین کچھ اور بھی زیادہ عمدہ چیزین
ایزاد کی ہین - یہہ تکلیف کرکے کہ اسکا مذاق آجکل مٹتا جاتا ہے اور ہمارے موجودہ نمونون
مین بہت سے ایسے ہین جو خراب اور بدقطع ہین ہمنے یہہ کوشش کی ہے کہ موجودہ
زمانہ کی صناعی کے ساتھ ہی ساتھ سابق کے نمونون کو بھی رکھین "عاریتی ذخیرہ"
کی یہہ ہی تشریح ہے جسکے لئے علیحدہ ایک ہال ہے جسمین آپ بہت خوشنما
نمونے قدیم ہندوستانی صناعی کے پاوینگے جو ہمکو والیان ملک اور ہندوستانی
صناعون کی فیاضی سے عاریتاً ملے ہین - منجملہ انکے بعض اشیا ہمارے ہندوستان
کے عجایب خانون سے آئی ہین اور بعض لندن کے سوتھ کننگٹن عجایب خانہ کے
لاثانی دفتر سے آئی ہین - انمین سے بہت سی اشیا خود ہی خوشنما ہین لیکن ہم
امید کرتے ہین کہ ہندوستانی کاریگر جو یہان موجود ہین اور اونکے وہ مربی جو انسے کام
لیتے ہین ان چیزون پر صرف ایک قدیم زمانہ کی چیز یا صناعی کی خوبیون کے لحاظ
سے خوب غور کرینگے - بلکہ اس حیثیت سے کہ انمین تازہ روح پھونکنے یا انکو از سر نو
زندہ کرنے کے خیالات پیدا کئے جاوین جو آیندہ انکو اپنی دستکاریون مین جان ڈالنے

کے لئے مفید ثابت ہون اسکے لئے حقیقت مین یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستانی
صنعت غیر ملکی آئیڈیل سے کام لینے سے از سر نو زندہ نہوگی بلکہ صرف اپنی صنعت
پر بھروسہ رکھنے سے۔ اب مجھ سے یہہ دریافت کیا جاوے کہ اس نمایشگاہ کا مقصد
کیا ہے اور اس سے کون فایدے ظہور مین آئینگے۔ مین امید کرتا ہون کہ مین
اسکا جواب چند الفاظ مین دونگا۔ جس حد تک ہندوستانی صنعت کا زوال
تجارتی فضیلت اور بمقابلہ ہاتھ سے کام کرنے کے اسٹم کی قوت کی عمدگی کو ظاہر
کرتا ہے اور مذاق پر اس امتحان کا فتح پانا ہے فلان چیز کار آمد ہے یا نہین جس حد
تک ان باتون کو دخل ہے تو مجھکو کچھ زیادہ امید نہین ہے۔ ہم ہندوستان مین
ایک طرز عمل کا جو تمام دنیا مین جاری ہے ایک ایسا پہلو دیکھ رہے ہین جسنے
عرصہ دراز سے انگلستان کے ہاتھ سے بنانے کی دستکاریون کو بالکل مٹا دیا
ہے اور وہی نہایت تیزی کے ساتھ چین اور جاپان کی دستکاریون کو بھی مٹا رہا
ہے۔ اس طرز عمل کو کوئی چیز روک نہین سکتی ہے۔ اسٹم کی قوت کے کرگے
معمولی کرگھون کو نکال باہر کرینگے اور کارخانون پر فیکٹریان سبقت لیجاوینگی
اور ایسے یقینی طور پر جسطرح گھوڑا گاڑی کے مقابلہ مین اسٹم کی قوت کی گاڑیان
سبقت حاصل کر رہی ہین اور جسطرح ہاتھ سے کھینچنے ولے پنکھون کی جگہہ
برقی قوت سے چلنے ولے پنکھے لگائے جاتے ہین ایسا ہونا لازمی ہے۔ اور
ایسے زمانہ مین جو ارزان چیزین چاہتا ہے اور جسکو اونکی بدصورتی کا مطلق
خیال نہین ہے جسکو اپنے آرام و آسایش کا بہت کچھ خیال ہے نہ کہ چیز کی
عمدگی کا اور جسکو اسوقت تک خوشی نہین ہوتی جبتک کہ وہ اپنے یہان
کے نمونون اور روایات کو ترک کرکے اور غیر ملکی چیزون کے پھیر مین سرگردان
نہو تو ایسی حالت مین ہمکو اس امر کا یقین کر لینا چاہئے کہ بہت سی قدیم صنعتین

اور دستکاریان مفقود ہونا لابدی ہین - ایک اور علامت ہے جو میرے خیال
مین زیادہ تر معنی خیز ہے - جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون میرا شمار اُنمین ہے جو یہہ
یقین رکھتے ہین کہ کوئی قومی صنعت اسوقت تک متواتر زندہ نہین رہ سکتی
ہے جبتک کہ وہ اس قوم کی جسنے اسکو نکالا ہے آئیڈیل پورے طور پر پیش نظر
نرکھے اور اُسکی حاجات کو ظاہر نکرے - کوئی صنعت صرف عجائبات کے متلاشیون
اور جہان نوردون کی ذات سے زندہ نہین رہ سکتی ہے اگر اس حالت پر بھی
پہونچگئی ہو تو وہ فیشن دار بعض نمونے پیدا ہوجاتے ہین اور جب فیشن تبدیل
ہوتا ہے اور اُنکی شہرت بھی جاتی رہتی ہے تو پھر وہ مفقود ہو جاتی ہے - پس اگر
ہندوستانی صنعت کا ہمیشہ سرسبز رکھنا مقصود ہے یا یہہ منشا ہے کہ وہ
ازسرنو زندہ کیجائے تو وہ صرف اسطرح ممکن ہے کہ ہندوستان کے والیان
ملک وروسا اور تعلیم یافتہ اور اعلی طبقے کے لوگ انکی سرپرستی اختیار کرین
جسوقت تک وہ بروسل کے چمکتے ہوے قالین - ٹاٹنہام کورٹ روڈ کے سامان
آرایش ارزان اٹالین قطع کے رنگ برنگے پختہ فرش فرانسیسی آرلیوگراف
اسٹریا کے جھاڑ اور جرمنی کے ارزان اُبھرے ہوے زردوزی کام کی چیزین
اپنے محلون مین بھرینگے اُسوقت تک مجکو اس بات کا خوف ہے کہ مطلق امید
نہین ہوسکتی ہے - مین علامت کے لحاظ سے یہہ نہین کہہ رہا ہون کیونکہ میرا
خیال یہہ ہے کہ انگلستان مین بھی ہم لوگون کی حالت ان چیزون کے متعلق
جنکو ہمنے غیر ممالک مین دیکھا ہے ایسی ہی واقع ہوئی ہے - لیکن مین یہہ ضرور
کہونگا کہ اگر ہندوستانی صناعی اور دستکاریون کو زندہ رکھنا مقصود ہے تو
صرف باہری سرپرستی سے ایسا ہونا ممکن نہین ہے - صرف ممکن اسطرح ہے
کہ اس ملک کے اندر انکے لئے بازار کھلا ہوا ہے اور وہ یہان کی رعایا کے

خیالات اور روشنضمیری کا اظہار کرتے ہین - مین یہہ دیکھنا پسند کرونگا کہ ہندوستان کے والیان ملک اور امرا ئین موجودہ مذاق کی پاکیزگی اور قدیم فیشن لیکن لپنے ملک کے نایاب نمونون اور وضع کی طرف پلٹنے کی تحریک پیدا ہو مجھکو اسمین شک نہین ہے کہ ایک نہ ایک روز ایسا ہوگا لیکن اُسوقت کے آنے تک بہت دیر ہوجاویگی - اگر یہہ آثار نیک ہین تو پھر اِس نمایشگاہ سے میرا کیا مقصد ہے اور میرے خیال مین اس سے کیا بات پیدا ہوگی - مین اسکا جواب ایک لفظ مین دیسکتا ہون - اس نمایشگاہ سے ایک ابجکٹ لیسن (سبق موجودات) دینا مقصود ہے - اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ اسوقت ہندوستان کے خیالات کیا ہین اور کیا طباعی دکھا سکتا ہے اور کیا کرسکتا ہے اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ یہان کاریگرون مین صناعی کا حس اسوقت تک زایل نہین ہوا ہے اور اگر اسمین کسی بات کی ضرورت ہے تو وہ صرف یہہ کہ اونکی کسقدر حوصلہ افزائی کیجاوے اور جرات دلائی جاوے - اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ ہندوستانی مکان کی آرایش یا ہندوستانی مکان کے ساز وسامان کے لئے کوئی ضرورت اِس کی نہین ہے کہ کلکتہ اور بمبئی کی انگریزی دوکانون کی جانب دوڑیئے - بلکہ قریب قریب ہر ایک ہندوستانی ریاست اور صوبہ مین اور بعض ہندوستانی قصبات اور بہت سے مواضع مین اسوقت صناعی پائی جاتی ہے اور ایسے کاریگر موجود ہین جو صناعی اور لپنے ملک والون کے اس مذاق کے لئے کہ چیز کارآمد ہو بخوبی اطمینان دلا سکتے ہین اور جو اس قابل ہین کہ یہہ بیش قیمت ورثہ جو انھون نے سلف سے پایا ہے ہمیشہ تک برقرار رکھین اِس مقصد کے لئے ڈاکٹر واٹ نے اور نیز مین نے اس نمایشگاہ کے قایم کرنے مین جانفشانی کی ہے - اور اب اسکا افتتاح کرتے ہوے مجکو یہہ امید وثوق کے ساتھ ظاہر کرنی باقی رہجاتی ہے

کہ یہہ نمایش بعض باتون مین حب الوطنی کی اس صریح اغراض کو برلا وے جسکے لئے وہ قایم کیگئی ہے۔

واضح ہو کہ اس نمایش کے دیکھنے کے واسطے ایک روپیہ کا ٹکٹ فی کس تھا اور کل زمانہ نمایش یعنی ۳۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء لغایت ۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۳ء تک کے لئے صرف پانچروپیہ فی کس مقرر تھا۔ نمایش کے افتتاح کے وقت تماشائیون کے لئے ۵۰۰ نشست بیٹھکر دیکھنے والون کے لئے اور ۵۰۰ کھڑے ہو کر دیکھنے والون کے لئے تجویز ہوئی تھین۔ بیٹھکر دیکھنے کا ٹکٹ پانچروپیہ کو اور کھڑے ہو کر دیکھنے کا ٹکٹ تین روپیہ کو ملتا تھا لیکن یہہ ٹکٹ ۳۰۔ دسمبر سے پیشتر ہی تقسیم ہو چکے تھے اور بوقت افتتاح نمایش وہی روسا اسمین داخل ہو سکتے تھے جو ٹکٹ لیجا چکے تھے۔ اور نمایشگاہ کے اندر گاڑی مین سوار ہو کر جانے کو بجانب شمال واسطے عوام اشخاص کے اور بجانب جنوب برائے راجگان و مہاراجگان دو پھاٹک رکھے گئے تھے اور یکشنبہ کے روز سوائے عورتون کے مردون کو اندر جانیکی اجازت نہتھی۔ اس موقعہ پر مہاراجہ جودھپور اور جیپور کی نہایت بیش قیمت پرانی تلوارین بھی دکھائی گئین ایک پانسو برس کا پرانا پھٹا ہوا قابل دید فرش یہان کی پرانی کاریگری دکھلانے کے لئے ایک دیوار پر لٹکایا گیا۔ ریاست بیکانیر سے ایک نہایت ہی قابل یادگار شے یعنی ایک بیش قیمت چاندی کا ہنڈولہ آیا تھا۔ ایک شیشم کی لکڑی کا چھجہ پنجاب کے صنعتی کارخانہ کے مستریون کے لڑکون کا بنا ہوا آیا تھا جسپر نقاشی کا کام قابل دید تھا۔ ڈاکٹر واٹ صاحب نے اپنے تخمینہ سے جانچا تھا کہ اس نمایش مین سوا دو کرور سے کم کا مال نہین ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بڑودہ نے ایک ہزار روپیہ واسطے مناسب انعام اُن اشخاص کے جنکی صناعی و کاریگری قابل انعام ہو دیا جاوے بڑی فیاضی کے

ساتھ عطا فرمایا۔ گورنمنٹ نے بھی مہاراجہ کی تجویز کو صرف قبول ہی نہین کیا بلکہ ڈیڑھ ہزار
روپیہ اپنی طرف سے بھی اس معقول تجویز مین اضافہ کردیا اور مہاراجہ امر سنگھ صاحب
بہادر کے سی ایس آئی رکن رکین خاندان راجگان کشمیر نے دو تمغے دینے تجویز کئے
تھے۔ گورنمنٹ نے تجویز فرمائی کہ جن کاریگرون کی مصنوعات ممتاز و نمودار ہونگی اُنکو
نقرئی تمغے اور سارٹیفکیٹ عطا کئے جائین۔ اس نمائش کے ہر سرے پر پریس کا ایک
کمرہ رکھا گیا تھا اور ہندوستان کے ہر اخبار سے چاہا گیا تھا کہ وہ اپنا ہر پرچہ روزانہ
یا ہفتہ وار یا ماہوار بلا تامل ایام نمائش بھر بھیجتے رہین تاکہ ہر شخص کو اُنکے دیکھنے کا موقع
ملے اور ان آڈیٹران اخبار کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے جنمین انکو پلنگ بھی دیے
گئے تھے اور خورونوش کا انتظام بھی بخوبی کیا گیا تھا اور لکھنے پڑھنے کے واسطے ایک
علیحدہ مکان بنوا دیا گیا تھا۔ اسمین کوئی شک نہین کہ یہہ نمائش نہایت قابل دید اور
پُرتکلف تھی جسکے دیکھنے کے لئے لوگ دوڑے چلے آتے تھے۔ اور ٹکٹ لے
لیکر کمرے نمائش مین جوق جوق گھسے چلے جاتے تھے اور اندر باہر آدمیون کے انبوہ
کے انبوہ نظر آتے تھے بعض دفعہ تماشائیون کا ایسا ہجوم ہو جاتا تھا کہ ایک بھیڑ
کی بھیڑ اندر نمائش کے گھس جاتی تھی اور باہر کے اصحاب ایک ایک گھنٹہ تک
برابر جہان کھڑے ہو جاتے تھے وہین کھڑے کے کھڑے رہجاتے تھے۔ بہت
سے لوگ تو ٹکٹ ہاتھ مین لئے باہر اخیر وقت تک جمے رہتے تھے اور بعض صاحبان
بلا دیکھے ہی واپس چلے جاتے تھے۔ جسوقت لوگون کا زیادہ جھمگٹ ہوتا تھا
فوراً نمائشگاہ بند کردی جاتی تھی اور وہ امیدوار جو بڑے شوق سے خوشی خوشی ٹکٹ
خرید کر ایسے بھیڑ بھڑکے مین افتان و خیزان نمائش گاہ تک پہونچ جاتے تھے تر اس
رہجاتے تھے۔ علاوہ ازین نمائش گاہ مین ایک اور بھی نہایت دردناک قابل ترمیم
یہہ امر تھا کہ جب بڑے بڑے راجگان و مہاراجگان و ججان ہائیکورٹ و عہدہ داران

ذی اختیار اس انتظار مین کھڑے ہوتے تھے کہ کب رستہ ملے اور اور کب اندر جا کر نمایش کی سیر دیکھین تو پولیسمین اونکو دھکے لگانے پر آمادہ ہوتے تھے اور اوسپر بھی عالی دماغ روسا اندر کو زور ازوری گھسے چلے جاتے تھے یہانتک کہ نمایش سے نکلنے کے بعد کامل ۵ اسنٹ تک ہز ہائینس نظام کو راستہ نہ ملنے کی وجہ سے سواری کا انتظار کرنا پڑا۔ مگر خیر اول روز تو یہہ سب کچھ بھی غنیمت تھا۔ دوسرے روز جو بے سروسامانی ہوئی وہ اور بھی دردناک تھی افسوس یہہ ہے کہ مہتممان نمایش نے اپنا فرض اچھیطرح ادا نہین کیا۔ اشتہار تھا کہ صبح سے آدھی رات تک نمایش ماہ جنوری مین کھلی رہے۔ سواے ان اوقات کے جب نمایشگاہ بند کرنا ضروری ہو لوگ صبح کے وقت کثرت سے جمع ہوتے تھے فیس نمایشگاہ مین جانے کی بھی جمع کرتے تھے اور اندر دیکھ رہے تھے کہ یکبارگی آواز آتی تھی کہ نمایشگاہ بند۔ لوگ وجہ پوچھتے تھے تو پولیس مین اور گورے لوگ سانٹا چلانے کو تیار ہوجاتے تھے۔ صرف یہی نہین کہ دام دیکر شرفا ہی اس نمایش بینی مین ذلیل ہوے ہون بلکہ یہہ افسوسناک برتاو گورنمنٹ کے مہمانون تک سے تھا سرکاری مہمانون کی یہہ حالت دیکھکر سخت افسوس ہوتا تھا۔ اس دردناک ماجرے کو ہندوستانی اخبار لکھنو مطبوعہ ۲۱۔ جنوری ۱۹۰۳ء بڑی وضاحت سے ثابت کر رہا ہے اور نمایش کے موقعہ پر پولیس او گورے لوگون کے جبر کو ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر بتا رہا ہے۔ مگر جس چیز کا نام نمایش تھا وہ واقعی لاجواب تھی جن اشخاص کو اسکا دیدار نصیب ہوا تھا وہ سچے دل سے یہی کہتا تھا۔

اگر فردوس بر روے زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است

باب نہم

دربارہ حالات دربار جو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو بمقام دہلی ایمفی تھیٹر مین واسطے ادا کرنے مبارک رسم کے منعقد ہوا معہ فہرست خطابات اعزاز جشن تاجپوشی و رہائی قیدیان

آج وہ دربار منعقد ہوا جسکا چرچا کئی ماہ سے ہو رہا تھا اور آج ہر شخص کو اس امر کا اطمینان ہے کہ خدا کے فضل اور ملک معظم کے اقبال سے نمایان کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی یہہ رسم ادا ہوئی منتظمان و شرکار کو ہر طرحکا اطمینان رہا - نہ کوئی حادثہ پیش آیا نہ کوئی بے عنوانی جو اس دربار کے ایسے عظیم الشان جلسون مین وقوع مین آنا ایک عام بات ہے دربار دہلی ایسے جاہ و جلال کے ساتھ منعقد ہوا جو اس موقعہ کی شان کے شایان تھی - خواہ اس دربار کا منعقد ہونا ہمارے ملک والون کی خوشی کے لئے ضروری تھا یا غیر ضروری لیکن ہمین شک نہین ہے کہ اس خوبی کے ساتھ منعقد ہوا کہ لارڈ کرزن صاحب نہایت ہی خوش ہونگے علے الصباح سے لوگ ایمفی تھیٹر کی جانب جوق جوق آنا شروع ہوے اور ۱۰ ½ بجے کے قریب دربار کے گرد کا میدان افواج اور تماشائیون کے جم غفیر سے بھرا ہوا تھا - عید کی وجہ سے آدھے گھنٹے کو دربار ملتوی ہوا تھا اور اس امر کا اعلان بھی کر دیا گیا تھا تاہم ۱۱ بجے تک تمام تماشائی و درباری ایمفی تھیٹر مین اپنی اپنی جگہہ پر آ گئے تھے والیان ملک کی نشست بہ لحاظ منزلت بلا کون مین حسب تفصیل ذیل تھی -

حیدر آباد - بڑودہ و میسور حضور وایسرلے کی داہنی جانب -

کشمیر۔ بلوچستان و آسام بائین جانب
والیان ملک راجپوتانہ حضور وایسرائے کے داہنی جانب۔
والیان ملک وسطی ہند حضور وایسرائے کی بائین جانب۔
مدراس۔ داہنی جانب
بمبئی۔ بائین جانب
پنجاب۔ دائین جانب
بنگال۔ بائین جانب
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ دائین جانب
صوبہ برھما۔ بائین جانب۔

صوبہ جات وسطی دوسری لائن مین

والیان ملک دربار مین موجود تھے اور اسمین مہاراجہ بھرتپور بھی شامل تھے جو ابھی بالکل بچے ہین بدینوجہ بردے مین اپنی ان کے پاس بٹھائے گئے تھے۔ دربار مین داخل ہوتے ہی ایک بات نے مجھپر بہت کچھ اثر کیا اور وہ یہہ ہے کہ یہہ ایک ایسا نظارہ تھا جسمین تمامی ہندوستان اوسکے مختلف فرقون اور مذہبون کے قایم مقام اس کثرت سے یکجا ہوے تھے کہ ایسا مجمع نہ کبھی ہندون کے عہد مین ہوا ہوگا اور نہ سلطنت اسلامیہ کے عہد مین جو لوگ اس امر کے معتقد ہین کہ زیر حکومت سلطنت برطانیہ ہندوستان کی حالت آیندہ بہتر ہونے والی ہے وہ اس مجمع مین قومیت کا خیال پیدا ہونے کے آثار پاوینگے جنپر ہندوستان کی آیندہ بہبودی کا دارمدار ہے گو ایک صدی اور گذر جاوے لیکن ایک وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب اہل ہند و اہل اسلام عیسائیون اور یورپینون کا ہندوستان تعلیم اور سوشل اوصاف مین برگزیدہ ہوکر پولٹیکل حقوق حاصل کرے

حکومت خود اختیاری کے برکات حاصل کرنے والا ملک ہو جاویگا اگر خیر خواہی سرکار مختلف مذہب کے پیروایان کو ایک جگہہ لا کر یکجا کر سکتی ہے تو اپنے وطن مالوف کی الفت اور اوسکے متعلقہ فرایض جو بعد خدا کی پرستش خیر خواہی سرکار سے زیادہ تر پاک فرایض ہین ہم سبکو ایک جان دو قالب کرنیکے لئے نہایت ہی مضبوط گرہ ہو سکتی ہے - شہزادے صاحب و شہزادی صاحبہ کناٹ ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر و یسرا ی کی قیامگاہ سے روانہ ہوے آپکے ساتھ ایک دستہ گورہ فوج اور ایک دستہ ہندوستانی سواروں کا تھا جب آپکی گاڑی اوس موڑ پر پہونچی جہان سے دربار کو سڑک گئی ہے تو تمام فوج نے شاہی سلامی دی اور ۳۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی - شہزادہ صاحب و شہزادی صاحبہ والا تبار کے دربار کے اندر داخل ہونے پر شاہی تخت کے سامنے والی محافظ سپاہ نے سلامی دی اور باجے والون نے قومی راگ بجایا - تمام حاضرین نے آپکے رونق افروز ہوتے ہی ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر نعرۂ خوشی بلند کیا اور جبتک آپ اپنی جگہہ پر بیٹھ نہ گئے سب لوگ کھڑے رہے - وایسرائے صاحب ۱۲ بجے اپنی قیامگاہ سے روانہ ہوے آپکے ساتھ ایک گھوڑ چڑھی گورہ پلٹن امپیریل کیڈٹ کور باڈی گارڈ اور ایک ہندوستانی سپاہیون کی پلٹن تھی - ایمفی تھیٹر کی سڑک پر آپکی سواری پہونچتے ہی تمام افواج نے سلامی دی - لیکن اس موقع پر کوئی توپ سر نہین ہوئی - حضور وایسرائے صاحب معہ امپیریل کیڈٹ کور دربار مین داخل ہوے باقی سپاہ باہر اپنی اپنی مقررہ جگہون پر ٹھیر گئی - تمام لوگ وایسرائے کے داخل ہوتے ہی کھڑے ہوگئے اور آپکے نشست کرتے ہی بیٹھ گئے - امپیریل کیڈٹ کور کے راجکمارون اور وایسرائے صاحب کا استقبال نہایت جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا - جب آپ چبوترے کے قریب پہونچے گارڈ نے سلامی دی اور قومی راگ چھیڑا وایسرائیگل جھنڈا بلند کیا گیا اور ۳۱ ضرب توپ کی شاہی سلامی سر ہوئی

گاڑی سے اوترکر حضور وایسرائے صاحب معہ سپاہ اور اپنے اسٹاف کے چبوترے
کی سیڑھیون پر چڑھے اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے بعد ازان تماشائی بھی بیٹھ گئے۔
بعد توپون کی آواز ختم ہونیکے فارن سکرٹری نے دربار کھلنے کی اجازت چاہی۔ باجے والون
نے باجا بجاکر ہیرلڈ کو طلب کیا۔ ہیرلڈ (شاہی نقیب) صاحب اور آپ کے بگلچیون نے
جو باہر تمام سپاہ کے ساتھ کھڑے تھے بگلون کے ذریعہ سے جواب دیا اور امفی تھیٹر تک
گھوڑون پر سوار ہوکر آئے دروازے پر گھوڑون سے اوترکر اونھون نے پھر بگل بجائی۔
بعد ازان وہ وایسرائے صاحب کے تخت کے سامنے حاضر ہوئے اور اونھون نے پھر
بگل بجائی۔ پھر حسب الحکم وایسرائے صاحب ہیرلڈ (نقیب شاہی) نے نہایت زور
کے ساتھ صاف طور پر اعلان تاجپوشی ملک معظم پڑھا جو امفی تھیٹر (چبوترہ دربار)
کے ہر حلقہ مین بخوبی سنائی دیا۔ اعلان پڑھنے کے وقت ہیرلڈ نے امفی تھیٹر کے صدر دروازہ
کی جانب رخ کیا۔ بعد اعلان ختم ہونے کے ہیرلڈ نے پھر بگل بجایا۔ بعد بگل کی آواز ختم
ہونیکے شاہی علم امفی تھیٹر کے وسط مین بلند کیا گیا بعد ازان باجہ والون نے قومی راگ
چھیڑا اور سپاہ نے سلامی دی جبتک باجا بجتا رہا تمام تماشائی کھڑے رہے۔ بعد ازان
ہیرلڈ صاحب اور آپکے بگلچی دروازے کی جانب چلے گئے اور شاہی علم بلند کیا گیا اور
۱۰۱ ضرب توپ کی سلامی شاہی سر ہوئی یہہ سلامی اس طریقہ پر ہوئی جسطرح یکم جنوری او
ملک معظم کی سالگرہ کے روز سر ہوا کرتی ہے۔ اور درمیان درمیان مین بہت سے سپاہی
ایک ساتھ بندوقین داغتے تھے جسوقت تک باہر توپین سر ہوتی رہین اور قومی راگ بجتا رہا
امفی تھیٹر کے اندر کے باجے والون نے اس موقعہ کے مناسب چیدہ چیدہ چیزین
بجائین بعد اس سلامی کے سر ہونیکے اور جو قومی راگ بج رہا تھا اوسکے ختم ہونیکے ہیرلڈ صاحب
اور آپکے بگلچیون نے دروازے پر دیر تک بگل بجایا۔ بعد ازان وایسرائے صاحب نے
تخت پر سے اوٹھکر دربار کو خطاب کیا چنانچہ سرکاری ترجمہ اسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر

حسب ذیل ہے۔

اسپیچ وایسرائے صاحب

اب سے چھ مہینے پیشتر اعلی حضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان وقیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج وعصا عطا کیا گیا تھا سلطنت ہند کے صرف معدودے چند رئیسون کو اس تقریب مین شریک ہونیکا فخر حاصل ہوا آجکے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایت خسروانہ سے اپنی تمام رعایاے ہند کو اوسی قسم کی خوشیون مین شریک ہونیکا موقعہ دیا ہے اور جہان اور تمام مقامات ہندوستان مین اس مبارک جشن کے موقعہ پر خواہ راجگان ونوابان ورئیسان وسرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہین خواہ یوروپین اور ہندوستانی حکام جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن وخوبی تمام وجانفشانی مالاکلام بجالاتے ہین خواہ انگریزی اور ہندوستانی افواج جو اسقدر نمایان بہادری کے ساتھ حضور عالی کی حدود ممالک کی حفاظت ونگہبانی کرتے اور حضور ممدوح کی طرف سے میدان جنگ مین جان فدا کرتے ہین خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کے وفادار باشندون کی ایک جماعت بیشمار جو باوجود ہزارون قسم کے اختلافات حالات اور خیالات وعادات کے بہ طیب خاطر سلطنت عظمی کی اطاعت مین متحد ومتفق ہین سب کے سب یکجا مجتمع ہین اپنی تاجپوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان مین انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجھے بحیثیت نایب السلطنت ہونیکے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے اور خاصکر کے اس جشن کے وقعت وعظمت کے اظہار کی غرض سے اعلی حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالیجناب ڈیوک آف کیناٹ کو اس تقریب مین شریک ہونیکا ارشاد فرماکر ہم لوگون کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ اب سے پچیس برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن مین اسی قدیم شہر مین جو یادگار شاہان نامآور وکار ہاے

قابل الذکر ہے اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کیگئی تھین یہہ کام حضور ممدوحہ کی اونکی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل ہین اور اونکے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت وانقیاد متفق ہونے کے ثبوت مین ظاہر کیا گیا تھا اوس سے ربع صدی (یعنی ۲۵ برس) بعد آجکے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد مین کچھ کمی نہین بلکہ زیادتی ہو گئی ہے وہ بادشاہ جسکی اطاعت کے اظہار کے واسطے ہملوگ مجتمع ہوئے ہین اپنی رعایاے ہند کے درمیان کچھ کم ہر دلعزیز نہین ہے کیونکہ انھون نے اسکی شکل اپنی آنکھون دیکھی اور اوسکی آواز اپنے کانون سُنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے جو دنیا مین نہ صرف سب سے زیادہ نامی وگرامی ہے بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائدار بھی ہے اور وہ نکتہ چین جنھین اس بات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنت ہند کا قبضہ اور حضور ملک معظم کی رعایاے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اوس تخت کے استحکام کے لئے ادنی بنیادون مین سے نہین ہے ۔غلط خبرین سُنی ہوئی ہونگی بلکہ میری دانست مین یہہ باتین اوسکے استحکام کی شرط لازمی مین سے ہین جسطرح ہندوستان اپنی ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے اوسیطرح اوس وفاداری اور نمک حلالی کی روشنی سے منور ہے جسکی از سر نو جانب غرب سے افزایش کیگئی ہے ۔اپنے اولوالعزم طالبون کی بڑی جماعت مین سے جو قرناً بعد قرن اوسکی طلب وتلاش مین آتے گئے اوسنے صرف اوسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی جسنے اوسکے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا۔

دنیا کے کسی دوسرے حصہ مین ممکن نہین ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا آج ہم یہان مشاہدہ کررہے ہین دیکھنے مین آئے۔مین اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہین کرتا ہرچند کہ اوسکے لاثانی ہونے کا مجھے یقین ہے ۔مین اوس حقیقت کی طرف جسکا یہہ مجمع گویا مجاز ہے اور اون لوگون کی طرف جنکی کیفیت قلبی کا یہہ مجمع اظہار کرتا ہے اشارہ کرتا ہون

مختلف ریاستون کے سو سے زیادہ والی جنکی مجموعہ آبادی ٦ کروڑ آدمیون کی ہے اور جنکے ممالک ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوے ہین اپنی مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہان آئے ہین ہم اونکے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہین جو اونھین اسقدر فاصلون سے دہلی تک کھینچ لایا ہے اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف و اخراجات بھی برداشت کرنا پڑا ہے اور ابھی تھوڑی دیر مین مجھے اونکی خاص زبانون سے حضور ملک معظم تک اونکی طرف سے مبارکباد پہونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی - وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہان موجود ہین ہندوستان کے قریب قریب ۲۳ لاکھ جوانون مین سے منتخب کرکے بلائے گئے ہین اور اونھین خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہین - سر برآوردگان جماعتہاے ہند عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہان موجود ہین ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیون کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہین اسلئے حقیقت مین اس بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس تماشاگاہ مین روحانی طور پر بلکہ حکمرانون اور نائبون کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہان موجود ہے سب کے سب مین ایک ہی جوش دل کی روح پھونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتون کو ایک جگہہ کھینچ بلایا اور اونھین متحد کردیا ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اوسکے عدل و کریمانہ حکومت پر اعتماد دونون مترادف الفاظ ہین - یہہ نہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے بلکہ ایک تجربے کی گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے اسلئے کہ ان کروڑون آدمیون مین سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے - بعضون کو اونکے حقوق اور اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے - بعضون

کے لئے باعزت مشغولیون کی راہین فراخ اور کشادہ کردی ہین عامہ خلایق کے حال پر
مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتنے
اونھین ظلم و ستم سے نجات دینے اور تربیت و تعلیم اور امن و امان کے فیوضات
عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے - ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک
بڑی کامیابی ہے - عادلانہ اور منصفانہ برتاو سے اس ملک پر قبضہ قایم رکھنا اوس سے
بھی بڑھکر کامیابی ہے - عاقلانہ تدابیر ملکی سے اوسکے اجزاے منتشر کو ایک مجموعہ
مستحکم بناکر برقرار رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے -

اس تاجپوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض و مقاصد ہین - اب میرا یہہ فرض
ہے کہ حضور ملک معظم کے اوس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایاے
ہند تک پہونچاے جانے کی فرمایش کی ہے آپ لوگون کے سامنے پڑھکر سناؤن

حضور ملک معظم قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

"مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پُرشوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری
تاجپوشی کی خوشیان کر رہی ہے مین اونھین خوشنودی و مبارکبادی کا پیغام بھیجتا
ہون - اوس تقریب مین جو لندن مین انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست
و وکلا ہند شریک ہوسکے اسلئے مین نے اپنے نایب السلطنت و گورنر جنرل بہادر
کو ہدایت کی کہ وہ دہلی مین ایک بڑا دربار منعقد کرین تاکہ تمام والیان ریاست و
باشندگان ہند اور سرکاری حکام اوس مبارک موقعہ پر خوشیان منا سکین جب
مین ۱۸۷۵ء مین ہندوستان کی سیر کو گیا تھا تب سے اوس ملک اور اوسکے
باشندون کی محبت میرے دلنشین ہوگئی ہے اور میرے خاندان اور تخت کی
اونھین جو دلی اور وفادارانہ ہوا خواہی ہے اوس سے مین پوری طرح باخبر ہون - گذشتہ

چند برسون مین اونکی محبت ووفاداری کی بہت سی دلیلین ظہور مین آچکی ہین اور میری وسیع سلطنت کے محاربات وفتوحات مین میری ہندوستانی افواج نے نمایان خدمتین کی ہین۔

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طورپر واقفیت حاصل کرسکینگے جسکی نسبت ہمیشہ سے میری یہہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور خود بھی اسکی سیر کے ویسی درجہ مشتاق ہین۔ اگر ممکن ہوتا تو مین اس مہتم بالشان موقعہ پر بخوشی خود بنفس نفیس ہندوستان آتا۔ بہرکیف مین اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کانٹ بہادر کو جو ہندوستان مین بہت کچھ شہرت حاصل کرچکے ہین بھیجا ہے تاکہ اُس جشن مین جوکہ میری تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لئے انجام دیا جاوے میرے خاندان کی طرف سے کوئی شخص موجود رہے۔

جب سے مین اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ مرحومہ اول قیصرہ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہون میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنھون نے ایک تعجب خیز طورپر رعایاے ہند کے دلون مین جناب ممدوحہ کی عظمت ومحبت پیدا کردی تھی بے کم وکاست برقرار رہین تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہون یا رعیت مطیع مین پھر از سر نو تیقن دلاتا ہون کہ مین اونکی آزادیون کا خیال رکھونگا اونکے مدارج وحقوق کا لحاظ کرونگا اونکی ترقی مد نظر رکھونگا اور اونکی فلاح وبہبودی مین کوشان رہونگا اور میری حکومت کے یہہ ہی اعلےٰ اغراض ومقاصد ہین اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالےٰ میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روزافزون مرفہ الحالی اور اوسکے باشندون کی مزید شادمانی وکامرانی کا باعث ہونگے ''۔

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہندیہہ اوس شہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہین
جسکی تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لئے ہملوگ جمع ہوے ہین یہہ اون افسرون کے
دلون مین جو اوسکی خدمت بجالاتے ہین تحریک پیدا کرتے اور اونکے لئے آواز غیب کا
کام دیتے ہین اور عامہ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش
کرتے ہین۔ ہم ہین سے اون لوگون کے دلون مین جو میری اور میرے ہم منصبون کی
طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہین ایسی نیت پیدا کرتے ہین جسکو
ہماری حرکات و سکنات کی رہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہئے۔ ایسا
زمانہ کبھی نہین گذرا کہ ہمین اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی و نرم دلی کو اس
سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ مین سے ہونا چاہئے جنھون نے زیادہ تکلیفین سہی
ہین وہی عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہین۔ جنھون نے پوری طرح سے خدمتگذاری
کی ہے وہی انعام و صلہ کے بھی پوری طرحسے سزاوار ہین۔ اس سلطنت وسیع کی پچھلی
لڑائیون مین والیان ریاستہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلوارین ہماری
تائید و تقویت کے لئے پیش کی ہین اور دوسری شکلون مین بھی مثلاً جو خشک سالی
و قحط کے مقابلہ مین اوٹھانی پڑی اونھون نے اپنی کارروائیون مین اوسی قسم کی
شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ جو آرام اور سہولیتین اونھین اسوقت
حاصل ہین اونمین اضافہ کرنا مشکل ہے اور اوس سلامتی مین جسکے استحکام مین
کوئی کلام نہین ہو سکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے۔ باایہمہ ہم اس بات کے
بیان کرنے سے خوش ہین کہ گذشتہ قحط کے تعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضہ دیسی
ریاستون کو دیے ہین یا اونکی ذمہ داری کی ہے سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک
اونکا سود لینے سے باز رہیگی اور ہم امید کرتے ہین کہ وہ ریاستین جنپر یہہ عنایت
کیجاتی ہے اوس سے بخوشی تمام استفادہ لینگی اس بڑے ملک مین اور بھی زیادہ کثیر التعداد

جماعتین ہین جنکے حق مین امداد کو وسعت دینے سے ہمین خوشی حاصل ہوگی اور ہمین امید ہے کہ عنقریب اونکی عافیت اور بہبودی مین کچھہ اضافہ کا اعلان کر سکینگے۔ سال حسابی کے درمیان ارادون کا اظہار قرین مصلحت اور حسابون کے نقشون کا طیار کرنا آسان نہین ہوتا۔ بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قایم رہے اور اگر ہمین ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھہ آیا جسکے ہاتھہ آنے کی ہمین بہمہ وجوہ امید ہے تو مین امید قوی رکھتا ہون کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہاے اولین گذرنے نہ پائینگے کہ گورنمنٹ ہند کچھہ مالی امداد کے ذریعہ سے اونکے ساتھہ اپنی ہمدردی و توجہ کا اظہار کر سکیگی۔ اُسکا وفادارانہ صبر سالہاے تکلیف و عسرت مین اسقدر نمایان ہوا ہے کہ مین نہایت ہی خوشی کے ساتھہ اوس امداد کو پیش نظر رکھتا ہون۔ اب مین عنایت و مہربانی کی اون دوسری کارروائیون کا ذکر کہ جنھین ہمنے موجودہ تقریب کے ساتھہ وابستہ کیا ہے ضروری نہین سمجھتا۔ اسلئے کہ وہ باتین اور جگہہ مندرج ہین لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق مین اس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے "انڈین اسٹاف کور" کا لقب منسوخ ہو جائیگا اور یہہ کہ وہ ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقہ مین شمار کئے جائینگے۔

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند۔ اگر ہم ایک لحظہ کے لئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اوٹھا کر دیکھین تو بلا شبہ اس ملک کے واسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہین خواہ وہ آبادی۔ تعلیم۔ اسباب۔ روزگار یا معیشت کے خصوص مین ہو۔ جسکا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہوا نہین سے بہتیرون کا حل ہماری نگاہون کے سامنے کیا جا رہا ہے اگر برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان دونون کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحدون پر امن و امان برقرار رہے اگر اونکے درمیان۔ [illegible]

فرنگیون اور ہندوستانیون کے درمیان اور حاکم ومحکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط ومحکم ہے اور اگر فصل وموسم بھی اپنی فیاضیون مین کوتاہی نکرے تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہین روک سکتی - اگر خداوند تعالے نے چاہاہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ مین وہ ہندوستان نہوگا جسکی زرخیزی روبہ تنزل ہو جسکی آیندہ امیدین مفقود ہون یا جسمین بیجا شکایت یا ناامیدی کی بو پائی جاے - بلکہ یہہ وہ ہندوستان ہوگا جسمین جد وجہد کو وسعت ہوگی - قابلیتین عالم خواب سے بیداری کی حالت مین ہونگی بہبودی ومرفہ الحالی روبہ ترقی ہوگی اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائیگی مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے اور اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتون پر بھروسہ رکھتا ہون لیکن اون آیندہ صورتون کے ظہور مین آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے یعنی یہہ کہ دولت عظمی کے اختیار وتسلط مین کسیکو اعتراض کا موقع نملے اور یہہ صورت حال سوائے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسیکی سرداری مین پایدار وبرقرار نہین رہ سکتی ہے -

اب مین ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہون - میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتون یاد رکھین کہ اسکے ذریعہ ایک نہایت پرشوکت موقع پر اونھین اپنے شہنشاہ عالیجاہ کے خصایل ذاتی کو دریافت کرنے اور اونکے نیک خیالات کے سُننے کی عزت حاصل ہوئی - مین امید کرتا ہون کہ اسکی یاد مسرت و خوشی کا باعث ہوگی اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید ومبارک طور پر شروع ہوا ہے ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اوسکے باشندون کے صفحات دل پر تا ابد باقی اور منقش رہیگا - ہم دعا کرتے ہین کہ اُس قادر مطلق مالک ارض و سما کے فضل وکرم سے شہنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالہا سال قایم رہے آپکی رعایا کو روز افزون بہبودی وترقی خیالات ہو - آپکے عہدہ دارون کے نظم و

نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مُہر ثبت رہے اور اُنکی سلطنت کی سلامتی اور برکتین تا ابد قایم رہین۔ حضور ملک معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہو۔ آمین ثم آمین۔
بعد تقریر ختم ہونیکے ہیرلڈ صاحب اور اُنکے بگلچیون نے چبوترے کے سامنے آکر بگل بجائے اور ہیرلڈ صاحب نے ٹوپی اُتار کر ملک معظم کے تین نعرۂ خوشی بلند کئے جسمین تمام تماشائی شریک ہوے۔ جب ایمفی تھیٹر کے اندر یہہ جوش و خروش ختم ہوا فوجی افسر نے جسکے زیر کمان باہر کی تمام فوج تھی فوج سے تین نعرہ خوشی بلند کرائے بعد ازان پھر قومی راگ چھیڑا اور ہیرلڈ صاحب اور آپکے بگلچی دربار سے روانہ ہو گئے۔
بعد ازان فارن سکرٹری نے والیان ملک کو پیش کرنیکی اجازت چاہی اور تمام والیان ملک اپنی اپنی منزلت کے مطابق پیش کئے گئے جنھون نے مختصر الفاظ مین شہنشاہ معظم کو بذریعہ وایسرائے صاحب مبارکباد دی اور حضور وایسرائے و شاہزادہ صاحب نے کھڑے ہو کر سنا۔ بہت سے والیان ملک کے پیش ہونے پر تماشائیون نے زور شور کے ساتھ نعرہ خوشی بلند کئے خصوصاً جب بیگم صاحبہ بھوپال نقاب ڈالے ہوے تشریف لائین اور اُنھون نے مبارکباد دی۔ بعد اس رسم کے اختتام کے فارن سکرٹری نے دربار ختم ہونیکی اجازت چاہی بعد ازان جس طریقے کے ساتھ وایسرائے صاحب تشریف لائے تھے واپس بھی گئے۔ روانگی کے وقت پہلی توپ اُسوقت سر ہوئی جب وایسرائے صاحب گاڑی پر سوار ہو گئے۔ شاہزادے صاحب و شہزادی صاحبہ بھی اُسی اعزاز و طریقے کے ساتھ تشریف لیگئے جس طریقے کے ساتھ تشریف لائے تھے بعد شاہی خاندان کی روانگی کے غیر قومون قایم مقام مقامی گورنمنٹون کے افسر و حکام والیان ملک کمینڈر انچیف

گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر اور لفٹنٹ جنرل افواج امیفی تھیٹر سے روانہ ہوے
ان تمام اصحاب کو گاڑی تک پہونچانے کے لئے وہ افسران گئے جو اسی کام کے
لئے مقرر کئے گئے تھے دربار کے متعلق تمام انتظامات نہایت عمدہ تھے تماشائیون
کو کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی اور تمام رسوم نہایت خوبی کے ساتھ انجام
پائین اور ایک ایسا عظیم الشان دربار ہوا جو لکھو کھا رعایاے ہند کو جو دہلی
مین آئی تھی تمام عمر یاد رہیگا اور ایسا دربار اون لوگون نے اپنی زندگی مین
یا اونکے بزرگون نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

واضح ہو کہ جسروز دہلی مین دربار ہوا اُسروز ہر ضلع مین دربار ہوا اور ہر ضلع کے
کلکٹر ان ضلع نے تمام معزز روساء ضلع و سیٹھ ساہوکاران و وکیل مختاران کو
بذریعہ خطوط جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے واسطے بہت عرصہ پہلے جاری کئے گئے تھے
طلب فرماکر دربار کیا اور تمام رسوم دربار ادا ہوئین اور جہان جہان توپین تھین
وہان وہان ایک سو ایک توپون کی شاہی سلامی سر ہوئی اور جہان
توپ خانہ نہتھا وہان ایک سو ایک گولے چھوڑے گئے اور پان و الایچی تقسیم
ہوے اور شبکو تمام عمارات سرکاری پر روشنی ہوئی اور تمام رعایا نے بھی بخوشی
خاطر روشنی کی اور ہر ضلع مین آتشبازی چھوڑی گئی اور طلبار اسکول کو شیرینی
تقسیم ہوئی اور غربا کو کھانا کھلایا گیا اور کمبل و رضائی و مرزئی تقسیم ہوئین اور
طلباء کو تمغہ جات تقسیم ہوے جسپر شاہنشاہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی شبیہہ
نہایت عمدہ معہ اونکی بیگم صاحبہ کے تھی۔ اوسروز تمام ہندوستان مین روشنی
کی وجہ سے دیوالی کا روز معلوم ہوتا تھا اور ہر شخص دل سے خوشی منارہا تھا معلوم ہوتا
تھا کہ ہر شخص کے یہان کوئی بھاری خوشی ہے جہان دیکھو وہان چہل پہل تھی اس
خوشی و روشنی اور آتشبازی کا اندازہ اس ماہ کے اخبارات سے ہوسکتا ہے

کہ ضمیمن کالم ہر ضلع کی روشنی و آتشبازی و دربار کے حالات سے پر ہین لیکن
بوجہ کثرت کار دربار یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے خاص دہلی مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو روشنی
اور آتشبازی کا ہونا موقوف رکھا گیا تھا بلکہ بجاے اوسکے ۲- جنوری ۱۹۰۳ء مقرر
ہوئی تھی چنانچہ ۲- جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین بھی بڑی دہوم دہام سے روشنی ہوئی
تھی اور بیش قیمت آتشبازی چھوڑی گئی تھی جسکا حال آگے لکھا جاویگا۔

دربار دہلی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کی باب مین روزانہ اودھ اخبار مین بہت سی
تاریخین نظم مین چھپی تھین چنانچہ منجملہ اونکے ایک از نتایج طبع مولوی ابراہیم حسین صاحب
مدرس فارسی نارمل اسکول لکھنؤ متخلص بہ ناظم درج ذیل کیجاتی ہے۔

شہ انگلینڈ یا اڈورڈ ہفتم	ہوے ہندوستان کے جب شہنشاہ
تو اس تقریب مین ہندوستان سے	مبارکباد کو آیا ہر اک شاہ
ہوا دہلی مین وہ دربار دُربار	ملک بولے فلک سے واہ وا واہ
ادہر عید اور اودہر نوروز کا دن	عروس سلطنت کا ہوگیا بیاہ
کہی ناظم نے کیا تاریخ روشن	ہوا روشن چراغ ہند واللہ
	سنہ ۱۹۰۳ء

علاوہ اسکے ہر ضلع کے اُن حاکمان اور روسا کو جنھون نے عمدہ عمدہ کارگزاریان
کین گورنمنٹ سے سارٹیفکٹ ملے چنانچہ ضلع بلندشہر مین جناب قاضی عزیز الدین احمد
صاحب ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ درجہ اول ضلع بلندشہر کو اس صلہ مین کہ انھون نے بہت
سی کتابین تصنیف فرمائین اور انھین دنون مین ایک سوانح عمری جناب شاہنشاہ
ایڈورڈ ہفتم کی لکھی اور جناب پنڈت گھنانند صاحب جوشی ڈپٹی انسپکٹر مدارس
ضلع بلندشہر کو بجلدوے حسن خدمات متعلقہ سررشتہ تعلیم کے اور کنور خوشحال سنگھ
صاحب رئیس قصبہ جیور ضلع بلندشہر کو بجلدوے حسن خدمات متعلق امداد پولس کے

اور منشی شنکر سروپ صاحب رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر کو بجلدوے حسن خدمات متعلق
تجارت اور رائے بہادر لالہ نتھی مل صاحب ساہوکار وانریری مجسٹریٹ خورجہ کو اس
صلہ مین کہ اُنھون نے ایک مدرسہ بیادگار ایڈورڈ ہفتم شاہنشاہ ہند کے جاری
کیا اور کام مجسٹریٹی عمدہ انجام دیا اور محمد یوسف خان صاحب رئیس وانریری مجسٹریٹ
خورجہ کو اس صلہ مین کہ اُنھون نے بھی کام انریری مجسٹریٹی کا عمدہ کیا سارٹیفکٹ ملے
سرکار سے عطا ہوے اور ایک مطول فہرست خطابات کی جو بجبن خدمات اُنکے دیگر
والیان و نوابان و حکامان و روساء کو منجانب سرکار عطا ہوے اور جو گزٹ آف انڈیا
مین یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو شایع ہوے بجنسہ نقل کیجاتی ہے اگر کسی صاحب کا نام بابت
عطا ہونے خطابات کے میرے لکھنے سے رہگیا ہو تو براہ مہربانی مجھے اطلاع بخشین
تاکہ دوبارہ شایع ہونے پر اسکی بخوشی تمام صحت کردیجاے اور اس سہو کی بابت
مجھے معافی عطا فرماوین۔

علاوہ ان خطابات کے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کے جشن تاجپوشی کے موقع پر قیدیون
کی رہائی کے بارے مین جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کا یہہ عنایت آمیز حکم صادر
ہوا تھا کہ اوس روز دس فیصدی قیدی رہا کرین لبشرطیکہ زمانہ قید مین اونکا چال
چلن اچھا رہا ہو اور اُنکی رہائی سے خونی عداوتین یا پیشہ ور جرایم نہون چنانچہ اس
حکم کے بموجب نو ہزار اکیسو تیس مجرم رہا ہوے اور برہما کے ۱۲۷ قیدی رہا ہوے
اور ۱۲۳۸ عورتین قیدی رہا ہوئین چار ہزار نو سو قیدی وہ رہا ہوے جنکی میعاد قید
ایک ماہ یا اس سے کم تھی اور نصف قید جھیل چکے تھے۔ اور دو سو چھتر وہ قیدی
رہا ہوے جنکی سزا چھ مہینے سے زیادہ تھی اور جنھون نے گرانی کی وجہ سے کم و بیش
جرم کیا اور جزیرہ انڈمان سے ۳۵۲ قیدی رہا ہوے اور ڈاکہ زنی کے ۱۳۱ قیدی
مشروطہ رہا ہوے اور تمام جیلخانہ جات مین یہہ حکم صادر فرمایا کہ فی سال ایک ماہ قید

کا باعتبار اُنکے چال چلن کے گھٹا دیا جاوے اور جزیرہ پورٹ بلیر کے نیک چلن قیدیون کے ساتھ رعایت کیگئی کہ انکے ساتھ سختی مین تخفیف ہو اور اپنے نیک چال وچلن سے اور بھی مراعات حاصل کرسکین علاوہ اسکے یہہ حکم بھی صادر ہوا کہ اجراءِ ڈگری کی علت مین جو لوگ عدالت دیوانی کے قیدی ہین اور اُن پر سو روپیہ سے زیادہ مطالبہ نہو اور مفلوک ہون تو وہ رہا کرد یے جاوین اور اُنکا مطالبہ گورنمنٹ ادا کریگی پس برٹش ہند سے معہ انڈمان سولہ ہزار ایک سو اٹھائیس قیدی رہا ہوے

فہرست خطابات اعزاز جشن تاجپوشی

مستقل - نواب صاحب خنجرہ گیارہ ضرب توپ سلامی - شوبو انقامات کنگ تنگ رور سونگئی اور سیپا نو ضرب توپ سلامی -

ذاتی - شنکر راو چمناجی پنت سا چیو مقام بھور ۹ ضرب - مہارانا جسونت سنگھ جی ہری سنگھ جی مقام دانیا ۹ ضرب - نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر سی - آئی - ای مقام لُہارو ۹ ضرب -

آرڈر آف دی باتھ - گرینڈ کراس سول ڈویزن ہز ہائینس نظام دکن کمانڈران فوجی ڈویزن - میجر جنرل ایرسکن - کرنل آرتھر جارج ہیمنڈ دی سی سی ف - اسٹار آف انڈیا (نایٹ گرینڈ کمانڈر) رایٹ انریبل جارج ہملٹن - ہز ہائینس راجا سر رانا ورماکوچن - (نایٹ کمانڈر - انریبل مسٹر ونرل وٹین ممبر کونسل - ریر ایڈمرل ڈروری فوج بحری - کمانڈر انچیف بحری فوج ہز مجسٹی مقام شرقی ہند - انریبل مسٹر ہنری ونٹر بوتھم ممبر کونسل گورنر مدراس - انریبل مسٹر جیمس منتھ ممبر کونسل بمبئی - انریبل لفٹنٹ کرنل ڈانلڈ رابرٹس رزیڈنٹ مائی سور - انریبل اینڈرو ایچ ایل فریزر چیف کمشنر ملک متوسط پریسیڈنٹ پولس کمیشن - مسٹر ہیو شیکسپیر بارنس سکرٹری ڈپارٹمنٹ فارن بیارہ

سرجن جنرل ولیم ہوپر پریسیڈنٹ میڈیکل بورڈ انڈیا آفس - کرنل سر کالن اسکاٹ مانکرف
پریسیڈنٹ کمیشن آبپاشی ہند - ہز ہائینس راجہ صاحب کرتی ساہ ٹیہڑھی گڑھوال
کنور رنبیر سنگھ مقام پٹیالہ

(کمپانین) آنریبل سر ایڈورڈ لا ممبر کونسل حضور گورنر جنرل - آنریبل سر چارلس اسٹوارٹ
بیلی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند - آنریبل مسٹر ایڈورڈ کنیڈی جج ہائیکورٹ بمبئی وممبر
پولس کمیٹی تحقیق آنریبل مسٹر گبریل اسٹوکس چیف سکرٹری گورنمنٹ مدراس میجر
جنرل ٹریور ٹیلر انسپکٹر جنرل توپخانجات ہند - مسٹر ہاروے ایڈمس سی ایس
سی ایس جوڈیشل کمشنر ملبندی برمہا - آنریبل مسٹر ڈبلو ایچ ایل امپی قایم مقام
چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ - آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن
قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ بنگال - کرنل سینٹ جارج کاریٹ گور - ریل انجنیر سرویر
لفٹنٹ کرنل منٹگمری کمشنر ڈویژن راولپنڈی واقع پنجاب وممبر پولیس کمیشن
مسٹر رجنالڈ کریڈک سی ایس کمشنر ڈویژن جبلپور - کرنل ہیچس اسسٹنٹ
فوجی سکرٹری معاملات ہند محکمۂ جنگ - مسٹر ہیو ڈیلی ڈپٹی سکرٹری صیغہ
فارن - راجہ بن بہاری کپور مقام بردوان - نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان
مقام پہاسو بلند شہر - سردار بدن سنگھ مقام مالودہ ضلع لودھیانہ -

(انڈین امپائر) (نایٹ گرینڈ کمانڈر) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ٹراونکور جی سی
ایس آئی - ہز ہائینس راجہ صاحب مقام نابھہ - جی - سی - ایس - آئی -

(نایٹ کمانڈر) آنریبل سر ہنری لارنس جنکنس نایٹ چیف جسٹس بمبی - آنریبل
مسٹر تھرکل وایٹ چیف جج چیف کورٹ لوئر برمہا - آنریبل مسٹر چارلس ٹیپر
فنانشل کمشنر پنجاب - سرجن جنرل فرینکلن ڈایرکٹر جنرل میڈیکل سروس ہندوستان
آنریبل مسٹر فریڈرک نکلس اول ممبر بورڈ ریونیو مدراس - مسٹر آرتھر ایلین فنشا ڈایرکٹر

جنرل پوسٹ آفس ہند۔ مسٹر والٹر روپر لارنس پرائیویٹ سکرٹری حضور وایسرائے
مسٹر جان ایلیٹ میٹر یولاجیکل ریورٹر گورنمنٹ ہند۔ راجہ دھراج ناہر سنگھ مقام
شاہپورہ ضلع راجپوتانہ۔ گنگادھر راؤ گنیش عرف بالاصاحب پٹودھن۔ رئیس میرج
اعلی اشاخ واقع ملک جنوبی مرہٹہ۔ سردار غوث بخش ریسانی رئیس اعظم سراون بلوچستان
مہاراجہ ہر بلبھ نراین سنگھ سون بر سا بنگال۔ مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد وزیر ہزہائنیس
نظام حیدرآباد دکن۔ پورنایا نراین سنگھ۔ راؤ کرشنا مورتی دیوان مائی سور۔
مہاراجہ گودے نراین گجاپتی راؤ مقام وزیگا پٹم۔

(کمپانین) کرنل ڈی برتھ جوائنٹ سکرٹری صیغہ فوجی۔ آنریبل مسٹر برنو اق جنڈر
جنڈرجی جج چیف کورٹ پنجاب۔ مسٹر فریڈرک میکلین ڈایرکٹر جنرل تار برقی۔ مسٹر
والٹر ڈی ونٹن چیف انجنیر سکرٹری گورنمنٹ مدراس۔ کرنل ڈاین ایجنٹ چیف
انجنیر بنگال ناگپور ریلوے۔ مسٹر ایل جرنن ایلیٹ قایم مقام کمشنر اضلاع مفوضہ
حیدرآباد۔ لفٹننٹ کرنل کیمال قایم مقام پولٹیکل رزیڈنٹ خلیج فارس۔ مسٹر
ہربرٹ کارنٹوف ڈپٹی سکرٹری صیغہ پبلک ورکس سابق قایم مقام پرائیویٹ سکرٹری
وایسرائے۔ لفٹننٹ کرنل ولیم لاک پرنسپل میو کالج اجمیر۔ لفٹننٹ کرنل بامفرڈ پرنسپل
میڈیکل کالج کلکتہ۔ لفٹننٹ کرنل جان ہاڈنگ کمانیر بہار لائٹ ہارس۔ مسٹر ایڈورڈ
گلس ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی۔ سر ہنری بوشمپ اڈیٹر اخبار مدراس میل وشرلیف
مدراس۔ سر جی بھائی مانک جی رستم جی شیرف کلکتہ۔ مسٹر موبلیتار کمشنر
سابق مجسٹریٹ وکلکٹر و چیرمین میونسپلٹی پٹنہ۔ مسٹر رابرٹ میتھن سابق انڈر
سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ وسکرٹری کمیشن انڈین یونیورسٹی۔ میجر الکاک انڈین
میڈیکل سروس سپرنٹنڈنٹ عجایب خانہ ہند۔ مسٹر آرتھر اہل اکزکٹیو انجنیر
پریسیڈنسی بمبئی۔ مسٹر ڈگلس ڈانلڈ کمانیر سامانہ ریفل بٹالین کوہاٹ۔ جگدیشچندر بوس

پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ - نواب محمد شریف خان مقام دبیر - مہتر شجاع الملک مقام چترال - میر محمد ناظم خان میر ہنزہ - راجہ سکندر خان مقام ناگر - مسٹر ولیم ڈکسن کروک شینک سکرٹری و خزانچی بنک بنگال - مسٹر ٹے جے سینٹ ایڈیٹر اخبار ٹائمس آف انڈیا بمبئی - مسٹر جان اوبراین سانڈرس پروپرائیٹر و اڈیٹر اخبار انگلشمین کلکتہ مسٹر ہنری ونڈن ایجنیٹ گریٹ انڈیا پینشولا ریلوے - مسٹر سی ایچ ولسن منیجر ہانگ کانگ سنگھائی - نسکنگ کارپوریشن ووایس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی رنگون - خان بہادر مولوی خدا بخش مقام پٹنہ -

راؤ بہادر شیام سندر لعل دیوان کشن گڈھ راجپوتانہ -

رائے بہادر منشی بالمکند داس

دیوان بہادر ممبر کونسل ریاست الور - مسٹر رابرٹ ہیریٹ ہنارسن سپرنٹنڈنٹ باغات چائے کمپنی تارہ پور مقام کچھار - نواب حافظ محمد عبد اللہ خان علی زئی مقام ڈیرہ اسمعیل خان - انریری کمانیر یانزدہم رسالہ بنگال - سوکن کئی سوبو مقام مونگنئی جنوبی ریاست ہائے شان - میر مہر اللہ خان ریاسائی ناظم کران واقعہ بلوچستان - نواب فتح علیخان قزلباش مقام لاہور - پنڈت گنگادھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس - فریدون جی جمشید جی پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس نظام دکن - مسٹر چارلس ہنری ویسٹ پرسنل اسسٹنٹ ایجیٹن جنرل ہند -

(نائیٹ) آنریبل جیمس اکیورتھ ڈیوس سی ایس جج ہائیکورٹ مدراس - آنریبل مسٹر ولیم ادرنس کلارک سی ایس چیف جج چیف کورٹ پنجاب - انریبل مسٹر مینگو ٹرز پریسیڈنٹ چیمبر آف کامرس بنگال - لفٹنٹ کرنل کوپر کمانیر کانپور والنٹیر رفل پلٹن - لفٹنٹ کرنل جیمس لیوس واکر دوم پنجاب والنٹیر پلٹن - ڈاکٹر جارج واٹ ریورٹر پیداوار ہند متعلقہ گورنمنٹ ہند - ہرشنداس نروتم داس سابق شیرف بمبئی -

مسٹر ولیم گاڈیل اڈیٹر حسابات انڈیا آفس۔

(تمغہ قیصر ہند درجہ اول) ہزاکسلنسی لیڈی کرزن مقام کڈلسٹن۔ پادری سیمول آلنٹ کیمبرج مشن دہلی۔ مسٹر البرٹ اسٹین ڈپٹی کمشنر پرسٹ شمالی ہند۔ لفٹنٹ کرنل ڈاسن پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ پہاڑی مقامات میواڑ۔ کپتان جولی ڈی لاٹ بینر ڈپٹی چیف انجنیر مائی سور۔ مسٹر جیمس ڈگلس مقام بمبئی۔ پادری جے سی گرہیم کلمپونگ بنگال پنڈت جوالا پرشاد مجسٹریٹ و کلکٹر جالون ممالک متحدہ۔ مسٹر کلیرنس کرک پیٹرک بیرسٹر ایٹ لا و ممبر میونسپل کمیٹی دہلی۔ لفٹنٹ کرنل اسٹیل لاین سول سرجن سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ دھارواڑ۔ مہربان جی کاوس جی مینوسپل کمشنر و انریری مجسٹریٹ رنگون مسٹر جان نسبٹ سابق کنسرویٹر جنگلات برہما۔ مسٹر سمپل آر۔ اے۔ ایم سی۔ ڈایرکٹر پاسچیور انسٹیٹیوٹ کسولی۔ پادری جے سول منیجر سینٹ جوزف کالج ترچنا پلی پادری ڈبو ڈوٹن پرنسپل اسلاف کالج ناگپور۔ (درجہ دویم) مسز اڈیمز واٹلی بیوہ لفٹنٹ ایڈمز واٹلی انڈین میڈیکل سروس بمبئی۔ پادری ایڈم اینڈ روشنری یونائیٹڈ فری چرچ اسکاٹلینڈ چنگلپٹ۔ میر عزیز حسن انریری مجسٹریٹ و ممبر مینوسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ اٹاوہ۔ بابو بیجناتھ گوئنکا ساہوکار و زمیندار اربونگیر۔ مسٹر ایڈورڈ ملنکن ساب آئی۔ سی ایس افسر بندوبست رائے پور۔ ملک متوسط۔ راؤ بہادر چند اسنگہ کانسنگہ انریری مجسٹریٹ حیدرآباد سندہ۔ ٹھاکر درجن سنگہ ممبر کونسل ریاست الور۔ مسٹر جارج ای گلسپ ہیڈ ماسٹر لارنس اسکول آبو۔ ریورنڈ فادر اسٹین فرینٹ سپرنٹنڈنٹ رومن کیتھولک جدامی خانہ رنگون۔ پادری رابرٹ جونز ویلس مشن شیلانگ۔ مس ایف جانس مشن چرچ اسکاٹلینڈ گجرات۔ مس این مچل امریکن بیپٹسٹ مشن مولمین۔ مس مچسن زنانہ میڈیکل مشن پشاور۔ مس مارگرٹ اودھارا۔ کینڈس ہر سٹیرن مقام دھارواڑ وسط ہند۔ ڈاکٹر

پنل ٹریکل مشنری چرچ مشنری سوسائٹی بنوں - بھائی رام سنگہ وایس پرنسپل میو اسکول صنعت لاہور - سنتوکھ سنگہ کرمی مالگذار ضلع رائے پور ملک متوسط صغرا بی بی مقام بہار - پٹنہ - محمد ظہور الحسن ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد -

(مہاراج دھراج) زمیندار بردوان کو یہہ موروثی خطاب عطا ہوا -

(مہاراجہ) راجہ سر رام چندر بھنجدیو رئیس موربھنج کو ذاتی خطاب عطا ہوا -

(مہارانی) رانی دھنکوریہ صاحبہ ریاست بردانی کو ذاتی خطاب عطا ہوا -

(نواب بہادر) نواب خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکا -

(راجہ) راو بہادر چھترپتی سی - ایس - آئی جاگیردار علی پورہ - راو بہادر ٹھاکر منگل سنگہ راے جگندر نراین رائے زمیندار لال گولہ مرشد آباد - لال رگھراج سنگہ منکاپور ضلع گونڈہ -

(نواب) خان بہادر سردار خیر بخش رئیس جرگہ مری بلوچستان - سردار قیصر خان رئیس جرگہ مگاسی بلوچستان -

(نواب بیگم) بسم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ نواب غلام محمد غوث خان بہادر برادر پرنس ارکاٹ کو یہہ خطاب مرحمت ہوا -

(شمس العلماء) خانصاحب مولوی سعادت حسین کلکتہ مدرسہ - مفتی مولوی عبداللہ اورنٹیل کالج لاہور - مولوی عبد الحکیم اورنٹیل کالج لاہور -

(مہامہوا پادھیا) پنڈت سیوا چند رسرب بھوما بھٹ پارہ چوبیس پرگنہ -

(دیوان بہادر) ان سبرمنیم ایڈ منسٹریٹر جنرل آفیشل ٹرسٹی مدراس وکمشنر مدراس میونسپلٹی - ایم آر آر راو بہادر ایم بلاونکٹ راما نایوبی اورگل قایم مقام ڈسٹرکٹ وسشن جج کرنول - رائے بہادر سیٹھ کستورچند ڈگا بیکانیر -

(سردار بہادر) رائے بہادر گوپال سنگہ نائٹ کمانڈنٹ بھاموبٹالین برمھا ملٹری

پولس - رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب -
(دیوان) رائے بہادر مہتا جگجیون دیوان جیسلمیر -
(خان بہادر) خانصاحب دین محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور لاہور -
خانصاحب حاجی قلندر خان گونڈا پور شمالی مغربی سرحدی صوبہ - حاجی محمد
عبدالہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس میونسپلٹی - مولوی شمس الضحیٰ
انریری مجسٹریٹ صدر پنچ وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بیر بھوم - خان محمد نواز
ولد غلام محمد طاہر تعلقہ ڈابور سکھر - اردشیر دارا جی دربارہ والا لینڈ ہولڈر انبار گانون
ضلع تھانہ - چودھری امیر حسن خان سہسپور ضلع بجنور - مولوی مجید بخت مجمع عدالت
انریری مجسٹریٹ سلہٹ - ہرمزجی بانجی بھونڈی والا ٹھیکہ دار آبکاری تاجر بمبئی -
نوروزجی کاؤس جی کلیان والا اسسٹنٹ سرجن -
(راؤ بہادر) چوبے جگت راج جاگیر دار پالدیو - راؤ صاحب بلونت راؤ بھسکلے
چیرمین میونسپلٹی برہانپور - راؤ صاحب نربھے سنگھ منڈلوئی سوہاگ پور - بابو
سنار چندر سین ممبر جیپور اسٹیٹ کونسل تیلا کھنی گوتھن ورمانید و دیوان ریاست
سندور - دیابھائی ہرجیونداس ناناوتی اکونٹنٹ جنرل ریاست بڑودہ - لال
جنار دھن سنگھ سکرٹری ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ریوان - نیالی صوبہ چاری کرشنا راؤ
ڈسٹرکٹ جج بنگلور - بسو لیپٹ کرشنا ییڈو گارو وائس پریسیڈنٹ گنتور -
کھنڈو بھائی گلاب بھائی ڈیسائی سابق اکزکٹیو انجنیر محکمہ تعمیرات بمبئی - دوھول
چندی رام سابق ڈپٹی کلکٹر ضلع تارکانا - بیورام سچانند سابق اسسٹنٹ جج
شکارپور - سی ہنونتا گود ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری - اناجی اینکار کرشنا سوامی
اینکار اسسٹنٹ کمشنر محکمہ آبکاری مدراس - روسیٹی شیشہ گیری راؤ پنتولو گارو
ہائیکورٹ وکیل کوکوناڈا - ایم آر - آر - ایم رنگا چاریہ پروفیسر سنسکرت پریسیڈنسی کالج

مدراس - مرشیر رگھوبا تالیدی پوسٹل سپرنٹنڈنٹ بمبئی - پنڈت وشنو سدا شیو
باپٹ سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف نراین کیسو اسٹیشن ماسٹر گریٹ انڈین
پننشولا ریلوے -
(رائے بہادر) رائے صاحب جنالی چکربتی سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ انڈیا
رائے صاحب بھیک چند انریری مجسٹریٹ وممبر مینوسپل کمیٹی کونسل ارنٹہ - صوبہ دار
میجر ہرسنگھ تھاپا شمالی ریاست ہائے شان بٹالین برھما ملیٹری پولیس - صوبہ دار میجر
کہر سنگھ رانا کا ہہائے یاقوت بٹالین برھما ملیٹری پولیس - انسپکٹر ہری سنگھ اٹھان
ونکو بار ملیٹری پولیس - بابو جوگش چندر متر سابق ڈسٹرکٹ وسشن جج ڈھاکہ - لالہ نند کشور
انسپکٹر اسکولات جالندھر - لالہ موتی رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان - اننت لال
اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسط - بابو سیتا ناتھ رائے کلکتہ - بابو راجندر چندر اشاستری
بنگال لیبریری - منشی تخت سنگھ ہٹا - ملک متوسط - بابو سورجا کمار چودھری
سینیر سپرنٹنڈنٹ محکمہ مال تجارت - بابو کدار ناتھ کرجی ہوس ہولڈ ور انڈیکا نگ آفس گورنمنٹ ہوس -
(خان صاحب) مولوی محمد محبیب اللہ وائس چیرمین مینوسپل بورڈ
گورکھپور - محمد نعیم خان کیلاس پور ضلع سہارنپور - میر رحیم خان جرگہ کرو بلوچستان -
حاجی ملا اشتاق جوگی زئی زدب - بلوچستان - منشی محبوب عالم سپروائزر الہ آباد
فیض آباد کارڈ ریلوے - میر عالم قاضی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہری پور ضلع
ہزارہ - شیخ امام الدین سپرنٹنڈنٹ پولیس جمو - میر اکبر شاہ سابق تحصیلدار
پشاور - پشوتن کجی داراب جی انجن ڈریور گریٹ انڈین پننشولا ریلوے -
(راو صاحب) گنپت راو گوری شنکر شاستری سابق ڈپٹی ایجوکیشنل
انسپکٹر احمد آباد - گنیش ہری سگوے کرممبر وایس پریسیڈنٹ تعلقہ بورڈ کرجاٹ
نرال - انندراو تکارام ویشمکھ - جرول ضلع امراوتی -

(رائے صاحب) بابو ہرن چندر ارکھیت کلکتہ - ورشن سنگہ زمیندار ضلع پیلی بھیت

دینڈیال انریری مجسٹریٹ و وائیس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنو - لالہ رلّارام انریری اسسٹنٹ

اکزامنر پبلک ورکس اکونٹس پنجاب - لالہ شبو پرشاد اسسٹنٹ ناردرن انڈیا سالٹ

ریونیوڈپارٹمنٹ - لالہ راد ہاکشن ممبر مینوسپل کمیٹی پشاور - لالہ کنجبہاری ٹھاپر سکرٹری

لیبر یری لاہور - بابو سریندر اناتھ گپتا انریری اسسٹنٹ انجنیر آسام - بابو چارن چندر

استر خزانچی و محاسب فارن ڈیپارٹمنٹ - بابو فندرا موہن باسو ہیڈکلرک میٹرولاجکل

آفس کلکتہ - لالہ جانکی پرشاد سپروایزر محکمہ تعمیرات شملہ - رکھی رام نایب مالگزاری

ملک متوسط - تارک ناتھ گھوس اسسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس

بابو کیلاس چندر داس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ سلہٹ - نود بہاری منتو سول

ہاسپٹل اسسٹنٹ بنگال پریسیڈنسی - بابو درلبھ چند مجموعہ دار سابق سب اسٹنٹ

ادیٹر ایسٹ انڈیا ریلوے - بابو ہریچند سب انجنیر کالکا شملہ ریلوے - منشی

گوبند سرن خزانچی و میر منشی اول بنگال لانسر

علاوہ ان خطابات کے جناب لارڈ کرزن صاحب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر

نے نامور خدمات کے اعزاز مین یہہ مراعات بھی منظور فرمائی ہین - یعنی

آنریبل سروی بھشیام اینگر جج ہائیکورٹ مدراس کو پانچہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کا

ایک علاقہ عطا ہوا -

مسٹر بی سری نواس پنشن یافتہ انسپکٹر پولیس مندراس کو بارہ سو روپیہ

سالانہ کی آمدنی کا ایک علاقہ عطا ہوا -

بھوراد ادھوراد پوتینس درجہ اول کے سردار دکن کو تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی

کا علاقہ بخشا گیا -

مسٹر جے پی واربرٹن سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب کو نہر جناب

کی بیس مربع میل آراضیات کا نذرانہ معاف ہوا۔
رائے بہادر دولت رام سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ڈویژن شملہ کو نہر جہلم پر پندرہ مربع میل آراضی کا نذرانہ معاف کیا گیا۔
خان بہادر احمد خان وزیر جام بیلا کو نہر جہلم پر پندرہ مربع میل آراضی کا نذرانہ معاف ہوا۔
خان بہادر قاضی جلال الدین پولٹیکل مشیر خان قلات کو حین حیات موضع سیریلا واقعہ پشین مین ایک ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر عطا ہوئی۔
علاوہ اسکے افواج سرکاری کو بہت کچھ انعام عطا ہوا۔

باب دہم

درباره حالات فوجی ورزشون کے جو تاریخ ۲۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو دن مین اور روشنی و آتشبازی جو شبکو دہلی مین ہوئی

واضح ہو کہ دربار جشن تاجپوشی کی خوشی مین جو روشنی و آتشبازی تمام حصص ہندوستان مین ہوئی اگرچہ تمام ہندوستان مین روشنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ہوئی تھی اور آتشبازی بھی جابجا چھوڑی گئی لیکن یہہ رسم مبارک دہلی مین ۲۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو وقوع مین آئی۔ دن مین تو اوس روز فوجی ورزشین بڑی دھوم دھام سے نہایت خوبصورتی سے انجام پائین اور شام کو تین بجے سے آتشبازی چھوڑنیکا وقت مقرر ہوا تھا چنانچہ اوس روز علی الصباح سے جابجا سامان روشنی کا ہونے لگا کشمیری دروازہ۔ موری دروازہ اجمیری دروازہ و لاہوری دروازہ غرضیکہ کل دروازون پر

روشنی کا انتظام کیا گیا اور تمام بازارون خصوص چاندنی چوک مین کل دوکاندارون
نے نہایت دھوم دھام سے روشنی کا انتظام گیا اور تمام دفاتر سرکاری وقلعہ پر اور
کوتوالی واقعہ چاندنی چوک وسکھ گوردروازہ اور سنہری مسجد وفتحپوری مسجد وشفاخانہ
وجامع مسجد پر غرضکہ جملہ نامی نامی جگہون پر روشنی کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا
اور شام سے چراغ جسلنے شروع ہوگئے آنا فانا مین تمام دہلی مین روشنی ہی روشنی
نظر آنے لگی - ہمارے والیان ملک نے بھی اپنے اپنے کیمپون مین وہ روشنی کا
انتظام کیا جسکو دیکھکر جی خوش ہوتا تھا خصوص مہاراجہ صاحب پٹیالہ ومہاراجہ
کشمیر ومہاراجہ بھاگلپور ومہاراجہ میسور ناہن ومہاراجہ بڑودہ نے بڑا بڑا انتظام
روشنی کا کیا اور مہاراجہ ریوان نے بھی بہت کچھ خرچ روشنی مین کیا جب قریب
۷ کے بجے تب سے ہی آتشبازی کے شوقین جامع مسجد اور شفاخانہ اور اوسکے
آس پاس آنے شروع ہوگئے سرکاری مہمانان کے واسطے جامع مسجد کے سامنے
اچھا خاصہ انتظام کیا گیا تھا جہان بہت سی کرسیان بچھائی گئی تھین اور شفاخانہ
کے آس پاس بھی انتظام معقول کیا گیا تھا اور منتظمان جامع مسجد نے پیشتر سے آتشبازی
دیکھنے کے لئے کرسی وبنچون کا بہت معقول انتظام کر دیا تھا اور دیکھنے والون سے
کرایہ بذریعہ ٹکٹ کے بہت وصول کیا اس جگہہ سے آتشبازی سب سے عمدہ دکھائی
دیتی تھی - چونکہ مسٹر بروک صاحب کی آتشبازی کی پہلے سے بڑی دھوم تھی اور
واقعی آتشبازی بھی قابل تعریف کے تھی اسوجہ سے اوسروز بھی بھیڑ بھاڑ دربار
کے روز سے کم نتھی ہزارہا گاڑیان آنی شروع ہوگئین یہان تک کہ صدہا گاڑیان وہان
تک پہونچ بھی نہ سکین راستہ ہی مین رکی ہوئی کھڑی رہین اور قریب ۸ بجے کے
جبکہ ہمارے وایسرائے صاحب معہ لیڈی صاحبہ وہمارے شاہزادہ ڈیوک آف کناٹ
صاحب معہ لیڈی صاحبہ اور دیگر معزز ہمراہیان کے جنکے واسطے جامع مسجد کے برج

پر جگہہ مناسب مقرر کیگئی تھی تشریف لے آئے تو آتشبازی چھوٹنی شروع ہوگئی اور جو لوگ گاڑیون پر بیٹھے تھے وہ بیٹھے ہی رہے وہان تک نہ پہونچ سکے گاڑیون کی لین جامع مسجد سے لیکر کل بازار چاندنی چوک اور اوس سے آگے تک لگی ہوئی تھی نہ ادھر آنے کو راستہ تھا اور نہ واپس جانے کو راستہ تھا۔ قریب بارہ بجے تک بیچارے وہین بیٹھے رہے بہت سے اتر اتر کر پیدل ہی چلے گئے سب سے پہلے بذریعہ گولون کے شاہی سلامی ہوئی تھی جو ایک سو ایک گولون سے ہوئی وہ گولے بڑی بھاری آواز کے تھے توپ سے زیادہ آواز معلوم ہوتی تھی اور بعد مین طرح طرح کے بان وغیرہ چھوٹنے لگے جنکو دیکھکر واہ واہ کی آواز آتی تھی اور سبکو اچھیطرح سے دکھلائی دیتے تھے خواہ کسی نے ٹکٹ لیا یا نہین لیا جملہ آتشبازی جو اوسروز چھوڑی گئی اوسکی مفصل فہرست مین نیچے درج کرتا ہون جس سے ناظرین کو اوسکی اصلیت وبار یکی بخوبی معلوم ہو جاویگی یہہ آتشبازی بہت چھُٹی تھی اور طرح طرح کے سبز سبز اور سرخ سرخ اور نیلے پیلے پھول ومچھلیان سی آسمان پر جاکر بذریعہ چھوٹنے بانون کے معلوم ہوتے تھے لیکن خاص میدان روشنی مین کوئی معقول انتظام روشنی کا نتھا جب یہہ سب آتشبازی چھوٹ چکی تو ایک ساتھ بھگی پڑگئی جیساکہ ایسے موقعون پر اکثر ہوا کرتا ہے اُسوقت عجب کیفیت تھی کسی سڑک وراستہ پر آدمیون کو نکلنے کو راستہ نتھا۔ شانہ سے شانہ چھلتا تھا اور راستہ مین گاڑیون پر گاڑیان کھڑی تھین بمشکل تمام جون تون کرکے آدمی اپنی اپنی جگہہ پہونچے اُسوقت تک قلعہ اور چاندنی چوک مین روشنی بدستور تھی گو کسیقدر ہلکی ہوگئی تھی۔

فہرست آتشبازی حسب ذیل ہے

(۱) شہنشاہی سلامی۔

(۲) کرسٹل پیلیس کی پچھتر متلون روشنیون سے بہت بڑی روشنی جس کا رنگ باربار بدلتا تھا۔

(۳) روشنی کے وقت پچیس پچیس بانون کی مختلف باڑھین۔

(۴) ہوائی اشارے جو بڑی بلندی پر جاکر پھٹتے تھے اور وہان سے ایک شارہ ہوتا تھا۔

(۵) دس رنگ کی آگ جادو کی روشنی جس سے گردنواح کے پھول اور پتون کا رنگ دمبدم بدلتا تھا۔

(۶) دو غبارون کا اوڑنا عجیب پیکنیر یم روشنی اور آتشبازی تھی غبارے اوڑتے جلتے تھے۔ اور انمین سے نہایت عمدہ آتشبازی چھوٹتی جاتی تھی۔

(۷) سیٹی بجانے اور تادے کرنے والے کبوتر ان سے بڑی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔

(۸) پچیس بڑے بڑے بانون کا چھوٹنا جنمین سے طرح طرح کے ستارے گرتے تھے۔

(۹) رائن بی آرگنٹ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون سے جنسے ہزارہا رُپہلے ستارے گر رہے تھے۔

(۱۰) نہایت ہی پُرآب وتاب آفتاب جسکا قطر تیس فیٹ تھا اور جسمین رنگ رنگ کی آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے اور سنہری روشنی اور رنگ برنگ شرارے اور اسکے گرد سے آگ کی سنہری رنگ کی لپک نکلتی تھی۔

(۱۱) کھیون کا بہت بڑا دل جو بیس بانون کے چھوٹنے سے آنا فانا ناپیدا ہوگیا تھا۔

(۱۲) اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چھوڑنے سے ایک لکہ ابر مین سے یاقوت باری۔

(۱۳) چرخ زن آفتاب جنکے گرد دُہرے دُہرے ستارے تھے - یہہ کیفیت ایک
بہت بڑے چوکھٹے مین معلوم ہوتی تھی جسکے گرد آگ کی ایک جھالر تھی -

(۱۴) زیور تاج کے ہوائی گُچھے جو بیس جدید خاص پاراشُوٹ کے بانون سے گرتے
تھے اور بانون کے بہت بلندی پر پہونچنے کے وقت بصورت زنجیر مسلسل ستارے
گرتے تھے اور زمین پر پہونچنے تک طرح طرح کی رنگتین بدلتے تھے -

(۱۵) شل گولون کی ایک باڑھ جسمین پانچ پچیس انچہ مدور اور چار تیس انچہ مدور تھے
جنمین سے سنہرے پروم (پر) اور خوب چمکتے پٹ بیجنے اور آتشی سانپ
اور لیلی مجنون کے درخت وغیرہ پیدا ہوتے تھے -

(۱۶) بڑے بڑے شل کے گولون کی باڑھ جسمین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور جسمین
کئی گولے تھے اور ایک پچاس انچہ مدور جس سے رنگین گیندون بازیگر کی طرح
کارروائی ہوتی تھی -

(۱۷) تمغہ اسٹار آف انڈیا یعنی ستارہ ہند جسمین پانچ دمیابون کا ستارہ تھا
اور اُسکے گرد سنہری جھالر تھی اور پھر اُسکی دونون جانب سے ایک پہیے کے
ذریعہ سے بندوقون کی باڑھ چلی - یہہ آتشبازی نہایت کیفیت کی تھی -

(۱۸) یاقوت و زمرد کا ابر جو اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے یکدم سے
اُڑنے سے پیدا ہوتا تھا -

(۱۹) جب پچیس بڑے بڑے بان چھوڑے گئے تو انمین سے ہر رنگ کے نہایت
عمدہ ستارے گرے -

(۲۰) دو سو رومی شمعون کی ایک باڑی جس سے مختلف رنگ کی روشنی پیدا
تھی اور وہ سب طرف حالت رقص مین تھی -

(۲۱) آگ کی پانچ بڑی بڑی کانین جسمین طرح طرح کے آتشی سانپ بچھو اِدھر اُدھر رینگتے

نظر آرہے تھے۔

(۲۲) بینجنی اور زرنگون کا ابر جو آٹھ آٹھ انچہ مدور۔ دس شل گولون کے چلنے سے پیدا ہوا تھا۔

(۲۳) مرصع تاڑ کے درختون کا ایک نخلستان جنکے پتے سنہری رنگ کے مرصع تھے اور انمین سے ہر قسم کے پھل گرتے تھے۔

(۲۴) پکھراج اور زمرد کا ابر آٹھ آٹھ انچہ مدور دس شل گولون سے چلنے سے پیدا ہونا۔

(۲۵) پچیس بڑے بڑے بان جنمین سے ہر قسم ورنگ کے ستارے جھڑتے تھے۔

(۲۶) بیس بیس فیٹ قطر کی دو چادرین جنمین آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے اور ہر دو پر انگار رنگ بے تار رہتا تھا اور انکے گرد سنہری آتشی جھالر۔

(۲۷) پانچ خاص سبز نگون کے اوڑنے سے مقناطیسی روشنی ہونا۔

(۲۸) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے مختلف رنگ کے ستارے گرتے تھے۔

(۲۹) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ اور چار گولے بیس انچہ مدور تھا جس سے نقرہ باری ہوئی اور دنبالہ دار ستارے گرنے۔

(۳۰) اڑتیس انچہ مدور بڑے بڑے شل گولے جنمین سے عمدہ عمدہ ستارے سنہری اور سرخ رنگ کے گرے جنکا رنگ ہر وقت بد تار رہتا تھا انمین ایک گولہ پچاس انچہ مدور تھا جسمین سے بجلی گری۔

(۳۱) ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ کرزن مقام گڈلسٹن ویسرائے و گورنر جنرل ہند اور رائٹ انریبل لیڈی کرزن کی بہت بڑی بڑی آتشی تصویرین ایک نہایت تیز آگ سے پیدا ہونا۔

(۳۲) دو سو رومی شمعون کی باڑھ جسمین سے ہزارہا چمکدار ستارے گر رہے تھے۔

(۳۳) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے ہر رنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

(۳۴) پڑاقون کی پانچ سرنگون کا اوڑنا جسمین پڑاقون کے چلنے اور آتشبازی چھوٹنے کی وہی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

(۳۵) یاقوت اور تامڑون اور زمردون کا ڈھیر دفعتہً واحدۃً اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور شل گولون کے چلنے سے پیدا ہوتا۔

(۳۶) تاجپوشی کی مقناطیسی قوت کا فوارہ جو چالیس فیٹ بلند چھوٹتا تھا اور نہایت عمدہ روشنی اوس سے ترشح ہوتی تھی۔

(۳۷) بیس بڑے خاص بانون کے چلنے سے زمردباری۔

(۳۸) کاوزلیس اور فرگٹ مینانٹ کے پھولون کا گلدستہ اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے۔

(۳۹) سرنگون مین آگ دینے سے پھولون کے گملے پیدا ہونا۔

(۴۰) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ مدور چار تیس تیس انچہ کے تھے جس سے گیہون کے کھلیان اور طاوسی پرون کے ٹھٹھے اور غول بیابانی کی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

(۴۱) بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور اور ایک پچاس انچہ مدور تھا انمین سے کبھی سنہری رنگ کے اور کبھی یاقوتی رنگ کے اور کبھی زمردی رنگ کے ستارے گرے۔

(۴۲) دیررائل ہائنسز ڈیوک ڈچز کیناٹ کی آتشی تصویرین۔

(۴۳) دس دس انچہ مدور دس شل کے گولون سے تاجپوشی مین ترشح ہونا۔

(۴۴) الگزینڈرا اسٹار یعنی ستارہ الگزینڈرا بیس بڑے بڑے خاص بانون کے اوڑنے سے پیدا ہونا جس سے نہایت خوبصورت رنگارنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

(۴۵) سرخ و سفید و نیلے رنگ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل کے گولون کے اُڑنے سے پیدا ہوا تھا۔

(۴۶) تیس تیس فیٹ قطر کے بڑے بڑے گیندے جنہیں آتشبازی کے چکر تھے اور اُنکے گرد آگ کی سنہری پتیان تھیں۔

(۴۷) مقناطیسی بارش کا تر شح جو بیس بڑے بڑے بانون کے چھوٹنے سے پیدا ہوئی تھی اور ہزارون روپہلی ستارے گر رہے تھے۔

(۴۸) پانچ خاص سرنگون کے اوڑانے سے پھولون کے گملے نمایان ہونا۔

(۴۹) تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے ابر کا پیدا ہونا۔

(۵۰) رائٹ آنریبل لارڈ کیچنر کی بہت بڑی آتشی تصویر۔

(۵۱) آتشبازی کا اشارہ جو بلندی پر جاکر شق ہوا اور وہان سے اشارہ ہوا۔

(۵۲) کرسٹل پیلیس کی بڑی بڑی پچھتر شمعون کی روشنی جسکا رنگ بار بار بدلتا تھا۔

(۵۳) روشنی مین تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پچیس بانون کا چلنا جنہیں سے ہزارہا خوبصورت ستارے گرتے تھے۔

(۵۴) ایک ہوائی اشارہ اوڑایا گیا جو بلندی پر جاکر پھٹا اور وہان سے اطلاع ملی

(۵۵) دس رنگین گولون کے ذریعہ سے جادو کی دوسری روشنی جس سے گرد طرح کے پھول پتون پر اثر پڑتا اور اُنکی صورت برابر بدلتی رہتی ہے۔

(۵۶) دو غبارون کا اوڑنا جسپر میگنیزیم روشنی اور آتشبازی تھی۔ جو بلندی پر پہونچکر چھوٹی۔

(۵۷) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جنہین سے پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور چار تین تین انچہ مدور تھی جنہین آتشی سانپ اور روپہلے رنگ کی تتلیان وغیرہ نکلتی تھیں۔

(۵۸) بڑے بڑے شل گولون کی باڑ جسمین سے ایک اڑتیس انچہ کا جسمین سے سنہرے ستارے گرتے تھے جو پھر زمردین ہوجاتے اور ایک پچاس انچہ دور کا جسمین سے سفید رنگ کے سانپ نکلتے تھے۔

(۵۹) مقناطیسی ترشح جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئی تھی اور جسمین سے نہایت پُرآب وتاب اور خوبصورت ستارون کا پیدا ہونا۔

(۶۰) زمرد اور پکھراج کا ابر پچیس پچیس انچہ کے دس شل گولون کے چلنے سے۔

(۶۱) ایک عجیب وغریب فوارہ پچاس فیٹ بلند اور دو فیٹ قطر کا ایک حلقہ مین گھومتا ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر رنگ رنگ کے زمرد برس رہے ہین۔

(۶۲) ہوائی گیہون کے پولے جو تین سو بانون کے چلانے سے پیدا ہوے تھے جنہین سے اولٹے درخت معلوم ہوتے تھے۔

(۶۳) پانچ پچیس پچیس انچہ اور چار بتیس بتیس انچہ کے مدور شل کے گولون سے الہ دین کے پہاڑی خزانہ کے سنہری جواہر کا گرنا۔

(۶۴) ایک اڑتیس انچہ اور ایک پچاس انچہ دور کے شل گولون کے چلانے سے ایک بگولا پیدا ہوا جسمین تارے چمک رہے تھے۔

(۶۵) دریاے نیاگرا پر آتشزدگی اور سو فیٹ لمبی سونے کی دھار کا پانی کی طرح زمردین گرنا اور زمین پر گرکر اوس سے پھولون کا پیدا ہونا۔

(۶۶) پچیس تاڑیون کے چلنے سے مختلف قسم کے ستارون کا گرنا۔

(۶۷) پچیس پچیس انچہ کے دس شل کے گولون کے چلنے سے سنہری اور تامڑے کے رنگ کا ابر پیدا ہونا۔

(۶۸) پانچ سُرنگون کے چلنے سے پھولون کے بڑے بڑے گملے نکلنا۔

(۶۹) پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور تین تیس تیس انچہ کے شل گولون سے گیہون کے پوے اور طلائی زیور وغیرہ پیدا ہونا۔

(۷۰) ایک اڑتیس انچہ دور کے گولے سے بہت سی آتشی ہینڈکیون کا نکلنا اور ایک پچاس انچہ مدور گولے سے پھول نکلنا۔

(۷۱) بیس سنناتے ہوے بانون کے چلنے سے عجب کیفیت پیدا ہوئی اور ہنسی آئی۔

(۷۲) ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ ہفتم شاہ وشہنشاہ اور ہر مجسٹی ملکہ الگزینڈرا کی نہایت تابان آتشی تصویر کا نمایان ہونا جسکے نیچے لکھا ہوا تھا کہ بہت مدت تک حکمرانی کرین۔

(۷۳) تاجپوشی کی تین سو ہوائیون کا چلنا جنمین نہایت ہی عمدہ ستارے ضوفگن تھے۔

(۷۴) تاجپوشی کے ستارے جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوے تھے۔

(۷۵) پچیس یادگار بانون کا اوڑنا جنمین سے ستارے گر رہے تھے۔

(۷۶) رائل ائرش ابر ایک دم سے تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے پیدا ہونا۔

(۷۷) سو فیٹ لمبا اور بڑی بلندی سے گرنے والا آبشار تاجپوشی۔

(۷۸) بتیس بتیس انچہ دور دس شل گولون سے یاقوت وزمرد وطلا کا ترشح۔

(۷۹) ایک ہزار سرخ وسفید اور نیلے بانون کا چلنا جس سے آسمان پر کرورون خوشنما ستارے پیدا ہو گئے تھے۔

(۸۰) تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون کے چلنے سے پرستان کی جھلک اور روشنی پیدا ہونا۔

باب یازدہم

دربارہ حالات ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع جسمین فوجی ورزشین ہوئین اور تمغہ جات عطا ہوے

منجملہ اور تقریبات کے ایک یہہ بھی تقریب نہایت خوشی و خرمی سے وقوع مین آئی - سہ پہر کے وقت فوجی ورزشین دیکھنے کے لیئے احاطہ دربار تا چیوشی مین جابجا تماشائی بیٹھے ہوے تھے اور ڈیوک وڈچیز کیناٹ بھی یہہ ملاحظہ فرمانے کے لئے وہان موجود تھے کہ کرنل کلبری ہل انسپکٹر جنرل ورزشی جات ہند نے جو پروگرام قایم کیا ہے دیکھین - اسمین کیسی کیسی ورزشین ہوتی ہین - یوروپین اور ہندوستانی سپاہیون نے ہر ورزش نہایت کامیابی اور خوشی سے کی - اکثر خوشی کے نعرے بلند کیئے گئے - ہندوستانی رسالون مین قطعی نیزہ بازی مندرجہ ذیل رسالون کے گروہون مین ہوئی اور انھون نے مندرجہ ذیل اسکور حاصل کیئے -

پندرھوان بنگال لانسر رسالہ نے اڑتالیس اسکور

تریپنوان بنگال رسالہ نے پینتالیس اسکور

دوسرا پنجاب رسالہ نے اڑتیس اسکور

پندرھوان بنگال لانسر رسالہ نے پیالہ جیتا -

تیسرے رسالہ کا دوسرا درجہ تھا -

پندرھوان سکھ رسالہ اور پونا ہارس رسالہ کے سوارون اور آٹھوین بنگال رسالہ کے سوارون نے مگدر ہلائے -

گھوڑچڑھے توپخانہ کی آئی باٹری نے بینڈ باجے کے ساتھ قواعد کی -

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی۔

نیزہ بازی کی ورزشون سے تماشائی نہایت تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے۔

گھوڑ چڑھے توپخانہ کے گولہ اندازون نے باجون کی گتون پر قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کی گتون پر قابل تعریف قواعد کی۔

اسکے بعد ورزش خانہ کی کلاسون کے لوگون نے خاص خاص ورزشین کین جس سے معلوم ہوا کہ کیسے ضرب انگیز قوی الجثہ لوگ تھے جنکے زبردست دست و پا اور عضلات کو دیکھکر حیرت ہوتی تھی۔ اور علاوہ فوجی ورزشات و قواعد کے ایک اور سرکاری رسم خاص دربار کے متعلق ادا کیگئی تھی اور یہہ رسم عطاے تمغہ جات کی رسم تھی وایسرائے نے تمغہ ستارہ ہند اور انڈین امپایر کے لئے گرینڈ ماسٹر دربار کیا اور اس رسم کے ادا ہونیکے لئے دیوان عام منتخب کیا گیا تھا۔ ایک بہت بڑے جلوس کیساتھ جو ہال مین نہایت خوبی کے ساتھ آیا تھا اسکی کاروائی شروع ہوئی۔ آمین سب سے آگے جے بی وڈ متعلقہ سیکٹریٹ فارن آفس اور انکے بعد مسٹر جے بوٹن قایم مقام فارن سکرٹری اور پھر دونون تمغون کے سکرٹری مسٹر ہیٹو بارنس سی ایس تھے۔ یہہ سکرٹری صاحب خوبصورت جبہ پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے تھے اور انکے پیچھے مندرجہ ذیل کمپانین انڈین امپایر تھے۔

مسٹر جے ایس ڈانلڈ۔ راے بہادر نانک چند۔ مسٹر اے جے ڈنلاپ۔ مسٹر کے کرشنا سوامی کرو۔ مسٹر اے پڈلیر۔ آنریبل مسٹر ٹی کانل۔ مسٹر ٹی ای اسکاٹ۔ مسٹر ایف ڈبلیو لٹمیر۔ میجر ڈنلاپ اسمتھ۔ کرنل پیل۔ راے بہادر کیلاس چندر گھوس۔ لفٹننٹ کرنل اے ایم کرانٹس راجہ رتنا مدلیار۔ مونگ آکینیاگ خاجی جلال الدین۔ مدھیوا راو۔ دھنپت راے۔ کپتان بیجس۔ مسٹر اے ایف جیلب دیر چند دیپ چند۔ میجر ریمزے۔ مسٹر بی رابرٹسن۔ میجر نیہی۔ لفٹننٹ کرنل گملٹ

مسٹر اے ایل ٹکر۔ مسٹر ایس پرسٹن۔ کمانڈر ہالینڈ۔ سردار میر اوصاف علیخان
لفٹننٹ کرنل اسکاٹ مانکرف۔ فریدون جی کے تارہ پور والہ۔ آنریبل مسٹر سیم۔
کپتان گڈرج۔ مسٹر ایچ مارش۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو سی ہیوز۔ خان بہادر محمد یوسف
لفٹننٹ کرنل میڈ۔ کے رستم جی تھانہ والہ۔ مسٹر ڈی ایف کامیڈور۔ لفٹننٹ
کرنل میکے۔ میجر بکرم سنگھ۔ مسٹر پنی کوئک۔ کرنل مین۔ مسٹر آر ڈبلیو کارلائیل
صاحبزادہ محمد بختیار شاہ۔ مسٹر سی جی ڈبلیو ہیٹنگنس۔ مسٹر بی ایم کرشنا مورتی۔
برگیڈیر جنرل ڈف۔ نوروز جی پتونن جی۔ آنریبل مسٹر اے اینڈرسن۔ راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ
سر جن جنرل نرینکلن۔ سر پی بلیفر۔ میجر ایلڈ نگ۔ آنریبل مسٹر ایچ بی۔ گنگا دھر راو
نا دھو چیٹ نویس۔ مسٹر اے سی ہنکن۔ آنریبل مسٹر اسپرنگ۔ آنریبل لفٹننٹ
کرنل سر جی مور۔ آنریبل مسٹر مہتا۔ مسٹر بی ایس کیری۔ راو صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ
دیوان گنپت رائے۔ مسٹر جے جی اسکاٹ۔ آنریبل مسٹر ایس ٹی وائٹ۔ مسٹر
ایچ ایچ رسل۔ کرنل ہینڈلی۔ خان بہادر ایس حافظ عبد الکریم۔ مسٹر ایچ پی ٹاڈ۔ مسٹر
نیلر۔ رام کرشن گوپال بھنڈارکر۔ کرنل بی اسکاٹ۔ نواب بہادر سید امیر حسین۔
کنور سری کلو با۔ مسٹر جی واٹ۔ سردار سلطان جان۔ ویورنیڈ اے لیفانٹ۔
راجہ بلونت سنگھ۔ رائے بہادر دولت رام۔ مسٹر رستم جی دھن جی بھائی مہتا۔
نواب میجر محمد علی بیگ۔ آنریبل رائے بہادر پی اننا اچار ٹو۔ مسٹر جے الیٹ۔ آنریبل
رائے بہادر چنی لال بنی لال۔ مسٹر الف ہاتھم۔ مسٹر آر ایم ڈین۔ حافظ عبد الکریم
مسٹر ٹی تھیو چیٹی۔ آنریبل مسٹر بکلینڈ۔ حق نواز خان۔ فضل بھائی وسرام۔ لفٹننٹ
کرنل فن۔ مسٹر بی جی ٹلیس۔ آنریبل سری نواس رگھوا اینگار۔ نواب شیخ
بہاء الدین۔ مہاراجہ ہربنس نراین سنگھ۔ قادر داد خان۔ میجر ڈیلی۔ آنریبل مسٹر فلر
میجر ای ای ینگ ہسبنڈ۔ آنریبل مسٹر کننگھم۔ کرنل ایس ایس جیکب۔ مسٹر اے ڈبلیو بال

لفٹننٹ کرنل واکر - کرنل ڈائمینڈ - کرنل سی ڈبلیو میسور - کرنل نواب محمد اسلم خان - محمد حسن خان - ہتو رام - غلام احمد -

(اسکے بعد کمپانین اسٹار آف انڈیا کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے)

آنریبل مسٹر جے ولسن - مسٹر ایس اسمے - مسٹر جے اوبلر - مسٹر ای این پارکر
آنریبل مسٹر ای ونٹر باٹم - آنریبل مسٹر ہیوٹ - آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈی رابرٹسن
یار محمد خان - آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک شینک - آنریبل راجہ تصدق رسول خان
کاشی رام سروے - مسٹر ایچ اے اینڈرسن - مسٹر ایچ - الیف مول - آنریبل
مسٹر ٹیتھ فریزر - لفٹننٹ کرنل ایچ لے ڈین - لفٹننٹ کرنل بار - راو چھتر پتی بہادر
جاگیردار علی پورہ - راجہ بہاری موہن مکرجی - کرنل گرے - راجہ جیکشن داس بہادر -
آنریبل مسٹر رابرٹس - بریگیڈ جنرل رچرڈسن - آنریبل مسٹر لی - آنریبل مسٹر مارٹنڈیل
سر جن جنرل سنکلیر - راجہ کرتی ساہ مقام ٹیڑھی - آنریبل مسٹر ارنڈل - مسٹر ایل ڈبلیو ڈنگ
آنریبل مسٹر پورڈلن - مسٹر ایم فنوکین - میجر سیکھن - کرنل لی - آنریبل مسٹر لیولٹن -
مسٹر جے ایم میکفرسن - آنریبل مسٹر پٹر - آنریبل مسٹر اٹکسن - سردار جیون سنگھ -
آنریبل کرنل پیٹ - کرنل سر سی اسکاٹ مانکرف - میجر جنرل بی لوٹ -

(اسکے بعد نایٹ کمانڈر انڈین امپایر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے)

ہز اکسلنسی سر ای گلہارڈو - سر ایس ڈبلیو سیکلین - شہزادہ ارکاٹ - نواب صاحب لوہارو
مہاراجہ صاحب اجودھیا - نواب صاحب جنجیرہ - نواب سر امام بخش خان - ٹھاکر
صاحب لمری - مہاراجہ سر گنگا سنگھ مقام بیکانیر - کنور سر ہرنام سنگھ - بابا سر کھیم سنگھ
بیدی - آنریبل سر ایم ایم بھاونگری - مہاراجہ صاحب گدھور - مہاراجہ صاحب بیلی
راجہ سر اے گوپال کرشن مقام ونگنا گری - سردار نوروز خان مقام خاران - سر جے
وگس لاٹر یشی - مہاراو صاحب کوٹہ - سر جے الیف پرائس - مہاراجہ صاحب کپورتھلہ

سرای سی بک ۔ سرکیسری سنگھ بہادر مقام سروہی ۔ راجہ سرامر سنگھ مقام کشمیر
سلطان لاہج ۔ سرسی ایم ریواز ۔ نواب صاحب جوناگڈھ ۔ مہاراجہ صاحب دتیا
راجہ صاحب کوچین ۔ ٹھاکر صاحب پالتیانہ ۔ آنریبل سر الیف فرائر ۔

(اسکے بعد نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے ۔
جن مین ہر شخص کے پاس دو دو شخص حاضر باش تھے)

آغا سر سلطان محمد شاہ ۔ میجر جنرل گیسلی ۔ مہاراجہ صاحب بوندی ۔ لارڈ ایمٹ ہل
مہاراجہ صاحب اورچھا ۔ لارڈ نارتھ کوٹ ۔ مہاراجہ صاحب بنارس ۔ ٹھاکر صاحب مروی
ٹھاکر صاحب گونڈل ۔ ٹھاکر صاحب کھیرا پور ۔ مہاراجہ صاحب قرولی ۔ سرمحمد خان قلات
نواب صاحب ٹونک ۔ مہاراجہ صاحب کوچ بہار ۔ مہاراو صاحب کچھ ۔

(اسکے بعد ستارہ ہند کے نائٹ کمانڈر مندرجہ ذیل آئے)

کرنل سر پرتاب سنگھ ایدر ۔ کرنل مہاراجہ صاحب سیندھیا گوالیار ۔ مہاراجہ صاحب کوہلاپور
میجر جنرل مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر ۔ سردلارا اور ماہبادر ٹراونکور ۔ مہاراجہ صاحب
جیپور ۔ مہاراجہ صاحب اندور ۔ گیکوار بڑودہ ۔ نظام حیدرآباد ۔ اسکے بعد راجہ صاحب
نابھ آئے ۔

جسوقت یہہ سب معزز اشخاص اپنی اپنی جاے مقررہ پر رونق افروز ہوگئے تب رسم
ادا ہونا شروع ہوئی ۔

اس رسم کے متعلق قلعہ کے پھاٹکون پر اور دیوان عام مین روشنی کیگئی تھی ۔ روشنی کی
سلسلہ بندی نہایت ہی کیفیت دے رہی تھی ۔ دربار ہال مین ایک گارڈ آف آنر
موجود تھا ۔ مکان کے اندر مقناطیسی روشنی خوب ہی کیگئی تھی ۔ اس کمرے مین دو ہزار
آدمی جنمین اکثر لیڈیان بھی تھین ڈٹے رہے تھے ۔ قبل آغاز رسم ڈچز کیناٹ اور
لیڈی کرزن داخل ہوئین ۔ جو کرسیان گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیون

سے کسیقدر پیچھے ہٹی ہوئی تھیں اُنپر بیٹھ گئیں - تمغہ ستارہ ہند کے متعلق رسم نصف گھنٹہ تک رہی -

یہہ امر قابل غور و لحاظ ہے کہ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند کا صرف ایک تمغہ راجہ سر رانا ورما مقام کوچین کو مرحمت ہوا تھا - اور سر چارلس ریوار اور سر جیمس ڈگلس لاٹوش نے بطور چھوٹے درجہ کے نائٹ کمانڈرون کے اسمین بہت کارروائی کی - اور راجہ کو تمغہ پہنانے کے لئے مسند کے پاس لیگئے - مسٹر ہیو بارنس کو بطور سکرٹری ایک اور مقام پر نایٹ کا درجہ عطا ہوا - اور کپتانین گروہ کے ساتھ لائے گئے - اس کارروائی استار آف انڈیا کے گرینڈ ماسٹر لارڈ ڈیوک آف کیناٹ معہ اپنے اپنے افسران اسٹاف اور ہز ہائینسز راجہ صاحب نابہہ اور مہاراجہ صاحب جیپور اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور پوشاک پہننے کے کمرے کو یہان سے روانہ ہوے اور وہان جاکر تمغہ انڈین امپایر جبّے اور دیگر علامات زیب تن کین - پھر وہان سے جلوس کے ساتھ ہال مین آئے - اسوقت بینڈ گرینڈ مارچ کی گت بجا رہا تھا - گرینڈ کمانڈر امپایر کے تین تمغے ہر ایک کو پوری پوری رسوم کے ساتھ مرحمت ہوے پھر نائٹ کمانڈر کے تمغے کئی کئی آدمیون کی جماعتون کو دیے گئے گرینڈ ماسٹر نے اس کام کو نہایت متانت سے انجام دیا ہر شخص کو ہدایت کی اور کہا کہ انکو کیسا اعزاز و افتخار عطا ہوا ہے - ان تمغون کے عطا کرنے مین نہایت عمدہ رسمین ادا ہوئین اور کبھی ہندوستان مین عطاے تمغہ جات کا اتنا بڑا دربار نہین ہوا تمام اعلیٰ درجہ کے لوگ موجود تھے -

اسکے بعد ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ آئے - رایل اسٹاف کا ایک افسر انکے آگے آگے تھا - یہہ اسٹار آف انڈیا کا جبہ و تمغہ پہنے تھے - دو پیج انکے ہمراہ تھے یعنی رانا صاحب دھولپور - ٹھاکر صاحب ڈیلوارہ کا صاحبزادہ

ہز رائل ہائینس کے اسٹاف افسر انکے پیچھے تھے۔
انکے بعد وایسرائے آئے انکے پرسنل اسٹاف کے لوگ انکے آگے آگے تھے۔
ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند کا جبہ پہنے تھے۔ میاں ہری سنگھ خلف سر امر سنگھ کشمیر اور صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف اصغر ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال انکے پیچ تھے۔ جب یہہ جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑھا تو صحنچیوں سے بینڈ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی۔ اور جب گرینڈ ماسٹر نے اپنے مقام پر نشست کی تو اسنے دعائیہ گت بجائی۔ اسکے بعد باضابطہ کارروائی شروع ہوئی جن لوگون کو تمغہ پہنایا گیا انکی فہرست درج ذیل ہے۔

گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند

راجہ صاحب کوچن

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند

راجہ صاحب سرمور۔ کرنل بار۔ مسٹر ابٹین۔ ریر ایڈمرل ڈروری۔ مسٹر ونٹر باٹھم۔ مسٹر مینٹھ۔ کرنل ڈانلڈ رابرٹس۔ مسٹر فریزر۔ مسٹر بارنس سر کالن اسکاٹ مانکرف۔ راجہ صاحب ٹیہری۔ کنور رنجیت سنگھ۔

کمپانین ستارہ ہند

مسٹر ہین۔ مسٹر رے۔ مسٹر ٹامسن۔ مسٹر فلر۔ سر ایڈورڈ لا۔ مسٹر سی اسٹورٹ بیلی۔ مسٹر کینڈی۔ میجر جنرل ٹیلر۔ مسٹر ایمپی۔ مسٹر میکفرسن میجر ڈیلی۔ راجہ نہاری کپور۔ نواب فیاض علیخان۔ سردار بدن سنگھ۔

گرینڈ کمانڈر انڈین امپایر

مہاراجہ صاحب سروہی۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور۔ راجہ صاحب نابہہ۔ نواب شاہباز خان مقام ٹکتی۔ سے جی اسکاٹ۔ راجہ صاحب چہکھاری۔ مہاراجہ صاحب

دربھنگہ - مسٹر ٹامس ہاٹیمہ - کرنل جیکب - سر لارنس جنکنز - مسٹر ٹرکتل واٹ
مسٹر پیٹر سر جن جنرل فرمیکلن - مسٹر والٹر لارنس - مسٹر جان الیٹ - راجہ دھراج
مقام شاہپور - گنگا دھر رام گنیش - رئیس کلان میراج - سردار غوث بخش ریسانی
مہاراجہ صاحب سون برسا - مہاراجہ صاحب پیشکار کشن پرشاد - پورن نراین سنگہ
کرشنا مورتی -

(کمپانین انڈین امپائر)

رائے بہادر سی ہرلیار - لفٹننٹ کرنل ببیٹ - مسٹر جان نیٹن - رائے بہادر
پنڈت سکھدیو پرشاد - میجر ہربرٹ شاورز - میجر برسی کاکس - تولن بہاری سرکار
مسٹر فریڈرک مکلین - مسٹر آلجرنن الیٹ - لفٹننٹ کرنل ڈلیمر لاک -
لفٹننٹ کرنل جان ٹھرنگ - مسٹر ہنری بوشم - مسٹر ایچ این رستم جی -
نواب صاحب ویر - مہتر صاحب چترال - میر محمد ناظم خان ہنزا - راجہ سکندر خان
ناگر - مسٹر کروک شینگ - مسٹر جان اوبرائن سانڈرسکن - مسٹر ہنری ونڈن
رائے بہادر شیام سندر لال - دیوان بہادر منشی بالمکند داس - مسٹر رابرٹ ہنڈرسن
سوپوا مقام مونگنئی - نواب فتح علیخان - مسٹر فریدون جی جمشید جی -

باب دوازدہم

دربارہ رسم نماز شاہی جو بروز اتوار ۴ - جنوری ۱۹۰۳؁ کو لارڈ بشپ نے جلوس کے ساتھ دہلی مین ادا کی

واضح ہو کہ پرانے زمانہ سے اتبک یہہ رسم چلی آتی ہے کہ ہر جلسہ و رسم مین خدا کی

عبادت کیجاوے چنانچہ اس اصول پر ۴- جنوری ۱۹۰۳ء کو اتوار کے روز مغربی
میدان کیمپ تاجپوشی مین گیارہ بجے دن کو جلوس کے ساتھ نماز پڑھی گئی۔ شامیانہ
پولو کے نیچے صفون مین سول اور فوجی افسر پوری وردیان پہنے بیٹھے ہوے تھے
اور لیڈیان عمدہ عمدہ رنگ برنگ کی پوشاکین زیب تن کئے موجود تھین اور
سامنے پولو کے میدان مین فوج صف بستہ تھی۔ اور چپ و راست دور تک
عوام موجود تھے۔ ایک اور اسٹینڈ پر بیندرہ برٹش بینڈ باجے تھے جنمین چھ سو
باجے والے تھے اور پانسو گانے والے تھے۔ انکے عقب مین سبز سبز درخت تھے
بیچ مین لوگون کے آنیکا راستہ تھا۔ بشپ ہندوستان و بشپ سیلون نے
نہایت موثر نماز پڑھائی۔

وایسرائے صاحب بہادر اور لیڈی کرزن صاحبہ اور ڈیوک صاحب بہادر و ڈچز
کیناٹ صاحبہ اور گرینڈ ڈیوک سی اور تمام اعلی افسران گورنمنٹ اور مہمانان وایسرائے
اور بہت سے نامور اشخاص اس جماعت مین موجود تھے جو نماز شکریہ ادا کرنے کی
غرض سے فراہم ہوے تھے۔ یہان خالص یوروپین اشخاص آئے تھے۔ نماز
شروع ہونیکے قبل بینڈ باجے بجے اور جب پادری صاحب تشریف لائے تو
نقرئی ترم بجائے گئے۔ پادریون کا بہت بڑا مجمع تھا جنمین بشپ کلکتہ اور اونکے
پادری ریورنیڈ ایچ او مور اور بشپ لاہور معہ پادری سی فرگسن ڈیوی اور بشپ
مدراس اور پادری سی۔ جی فاسٹر اور بشپ لکھنو اور پادری آر۔ ایم کروان اور
آنریبل پادری ڈبلیو ای اسکاٹ اور آرک ڈیکن بمبئی اور کامیسری بشپ اور
آنریبل ریورنیڈ۔ ایچ ڈبلیو گریفتھ اور آرک ڈیکن لاہور اور ریورنیڈ ٹی۔ ای۔ ایف
کول پادری دارجیلنگ اور پادری پی ای بی کوٹھ موگن پادری پونا اور ریورنیڈ
سی۔ ایس گریو پادری نینچہ شامل تھے غرضکہ یہہ رسم بڑی دھوم دھام سے

انجام کو پہونچی اس رسم کے ادا ہونے سے عوام کو یہہ ذہن نشین ہو گیا کہ بڑے بڑے شاہنشاہ اور تاجدار اور والیان ملک بھی اُنکی پروردگار حقیقی کے آگے سر جھکاتے ہین اور اُس سے امن و امان کے لئے دعاے خیر مانگتے ہین -

باب سیزدہم

دربارہ حالات ۵ - جنوری ۱۹۰۳ء بروز سوموار ہندوستانی فوج کی قواعد اور جلسہ باغ اور قطعی پولو ٹورن منٹ

واضح ہو کہ اس روز تمام ہندوستانی فوج کی قواعد بڑی خوبصورتی سے انجام پائی اور بڑی رونق اور بھیڑ بھاڑ رہی اور اسی روز ہندوستانیون کا وکٹوریہ باغ مین جلسہ بڑے تزک و شان و شوکت سے ہوا اور اس روز انور اور پانچوین ڈریگون گاردین بازی ہوئی - گروہ الور مین ایک موتی لال اور دوسرے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور تیسرے کپتان بی ایل بیکیٹ اور چوتھے راو راجہ امرسنگہ تھے اور ڈریگون گاردین ایک ایم - سی - پی ہارنڈی اور دوسرے مسٹر جی - بی لیمنٹ اور تیسرے کپتان میتلکھبو لنسو اور چوتھے مسٹر سی ایف ہنٹر تھے اول چکر پانچ منٹ کے کھیل کے بعد دربار کی جانب سے ایک گول ہوا - اسکے بعد میدان کے ادھر ادھر کھیل ہو گیا الور کے ایک گول کا اسکور تھا -
دوسرا چکر - الور نے گول کی جانب دو گیند ملتے مگر یہہ بہک کر اور جانب گرے اسکے بعد وبلد کی طرف سے ایک عمدہ رن ہوا اور اونسے ایک گول قایم کیا اور اول کے دو گول اسکور ہوے -

تیسرا چکر - چوتھے ڈریگون گارد نے بہت کچھ زور دیا اور بہت عمدہ رن ہوا دربار الور کے خلاف ایک طرف گیند پھینکا گیا مگر الور نے اسکے مقابلہ مین زور سے گیند مارا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا - پھر اسکے بعد بڑی تیزی سے کھیل ہوا کیا - چوتھے ڈریگون گارد نے دومرتبہ اپنے تئین خوب بچایا - الور کے دو گول اور ایک ضمنی کا اسکور ہوا -

چوتھا چکر - چوتھے ڈریگون گارد کا رن بہت عمدہ ہوا مگر یہہ گول نہ بنا سکا لیکن آخر وقت تک چکر مین اچھا رہا - اسوقت الور نے تیسرا گول بنایا الور کے تین گولون اور ایک ضمنی کا اسکور تھا -

پانچوان چکر - چوتھا ڈریگون گارد خوب کھیلا اور ایک ضمنی گول بنایا گول کے روبرو جو کوشش ہو رہی تھی اسمین کپتان متیھبولنٹو کو ایک سخت واقعہ ناگہانی پیش آیا کپتان ایکٹ کے ٹٹو کا گال انکی ران سے ٹکرایا جس سے ران زخمی ہوئی - زخم پر پٹی باندھنے کے لئے بازی روک دی گئی - پٹی باندھنے کے بعد انھون نے بہادری سے پھر کھیلنا شروع کیا - ہنٹر نے نہایت خوبی سے رن کیا اسکے بعد موتی لال نے نہایت عمدگی سے گیند مارا دربار نے رن کیا اور گیند ستون سے ٹکرایا اور ایک ضمنی حاصل ہوا چوتھے ڈریگون گارد کا بھی نہایت عمدہ رن ہوا اور اوسنے ایک گول حاصل کیا اسپر تعریف کا نعرہ بلند ہوا قریب تھا کہ یہہ اسکور حاصل کرے اب اسکور کی یہہ تعداد تھی الور چار گول اور دو ضمنی اور چوتھا ڈریگون گارڈ ایک گول اور ایک ضمنی -

چھٹا چکر - الور نے ایک گول حاصل کیا موتی لال کے عمدہ رن کو متیھبولنٹو نے خوب بچایا -

ساتوان چکر - الور نے چھٹا گول حاصل کیا اسوقت کے ڈریگون گارڈ نے ایک

عمدہ رن کیا اور ایک گیند گول مین مارا - الور کے چھ گول اور دو ضمنی اور چوتھے ڈریگون گارڈ کے دو گول ایک ضمنی اسکور ہوا -

اس تاریخ کو انٹرنیشنل پولو ٹورنمنٹ مین بیکانیر و جودھپور مین جو بازی کھیلی گئی اوسکی تفصیل یہہ ہے -

پہلا چکر - جودھپور کے گروہ نے گیند کا پیچھا کر کے فوراً گیند مارا جس سے گول پیدا ہوا - بیکانیر کے گروہ نے بھی گیند مارنا چاہا مگر نہ لگا سکا - مہاراجہ بیکانیر نے خوب رن کیا اور ایک گول حاصل کیا - ایک گول اسکور ہوا -

دوسرا چکر - جانبین سے خوب کھیل ہوا تاوقتیکہ بیکانیر گول کے روبرو گیند سے چوک گیا دھونکل نے اسکور کیا - اور تھوڑی دیر بعد ایک اور گول کیا پس جودھپور کے تین گول اور بیکانیر کا ایک گول اسکور ہوا -

تیسرا چکر - جودھپور کی طرف سے ایک رن ہوا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا گیا اور بیکانیر کے گروہ کو اسوقت تک قابو مین رکھا تا آنکہ مہاراجہ صاحب نے گیند مارا مگر گیند غلط راہ گیا -

چوتھا چکر - جودھپور خوب کھیلا اسنے ایک ضمنی اور اوسکے تھوڑی دیر بعد ایک گول حاصل کیا - جانبین سے نہایت عمدہ کھیل ہوا - جودھپور کے چار گول اور دو ضمنی اور ایک بیکانیر کے ایک گول اسکور ہوا -

پانچوان چکر - دھونکل نے نہایت عمدہ رن کیا جس سے جودھپور کے لئے ایک گول حاصل ہوا - گروہ بیکانیر گیند کے پیچھے جھپٹا اور گیند مارا مگر گیند کے روبرو گیند روک لیا گیا - جودھپور کے پانچ گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اسکور ہوا -

چھٹا چکر - جودھپور کے خلاف ایک جانب سے ایک گیند مارا گیا دھونکل نے

خوب عمدہ رن کرکے ایک گول اور اسکے بعد ایک ضمنی حاصل کیا مگر بیکانیر کے گروہ نے ایسا عمدہ گیند مارا جو دور تک گیا اور اونسے ایک ضمنی حاصل کیا جودھپور کے چھ گول اور چار ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اور ایک ضمنی اسکور ہوا۔

ساتوان چکر۔ اولاً نہایت تیزی کے ساتھ کھیل ہوا۔ خصوصاً بیکانیر کی جانب سے اور آخرکار جودھپور نے دو اور ضمنی حاصل کیئے اور چھ گول اور پانچ ضمنی سے بمقابلہ ایک گول اور ایک ضمنی کے جیتا۔

مہاراجہ صاحب جودھپور بوجہ ناسازی مزاج کے نہین کھیلے اور انکی جگہہ پنجی قایم ہوا۔

باب چہاردہم

دربارہ حالات ۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع بروز منگل سہ پہر کو فٹ بال کی اخیر بازی اور شب کو سرکاری جلسہ رقص و سرود

۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع بروز منگل ساڑھے تین بجے فٹ بال ہوا چنانچہ چترال و گلگٹ دلن پور کے گروہون کی نمایش بازیان ہوئین اور نہایت رونق ہوئی اور جابجا نعرہ ہاے خوشی بلند کئے گئے اور یکجائی بینڈ باجے بجنا شروع ہوے بڑا ہجوم رہا اور بڑی کیفیت اور دل لگی رہی۔

اس تاریخ رات کو لال قلعہ واقعہ دہلی دیوان عام مین سرکاری جلسہ رقص و سرود کا ہوا اور ہر شخص جو وہان موجود تھا وہ سرکاری انتظام کا نہایت ہی معترف اور

مداح تھا اور ہر چہار جانب خوشی اور مسرت کے سوا اور کوئی بات نہین سننے مین آئی ان سب باتون سے ثابت تھا کہ اس جلسہ مین نہایت ہی کامیابی ہوئی اور دیوان عام کی حیرت انگیز کیفیت لوگون کو مدت تک یاد رہیگی۔

لیڈیون کی نفیس و خوشنما پوشاکون کی شرح کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے لیڈی کرزن صاحبہ کی طاوسی حاشیہ کی پوشاک جسکو دہلی کے مشہور جوہری لالہ کشن چند صاحب کے دستکارون نے طیار کیا تھا نہایت ہی عمدہ تھی اسپر زری کے کام کی ایسی چمک دمک تھی کہ دیکھنے والے متحیر و ششدر رہو جاتے تھے اور ہز رائل ہائینس ڈچز کیناٹ سفید رنگ کی زری کار پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھین انکی پوشاک بھی نہایت ہی عمدہ تھی اور ڈچز ماسپر و بہت ہی نیلے رنگ کی پوشاک اور ایک جواہر نگار کنٹھا بیش قیمتی پہنے تھین جسپر ہر ایک کی نظر پڑتی تھین۔ سوسائٹی لنڈن کی بہت سی اعلےٰ درجہ کی لیڈیان بھی ایک سے ایک بڑھکر پہنے تھین اور کمرہ رقص مین اکثر سفید اور صوفیانہ رنگون کے کپڑے پہنے تھین اور چونکہ یہان اکثر اشخاص وردیان پہنے ہوے تھے اس سے انکی پوشاکون کا لطف اور بھی دوبالا ہوگیا تھا۔ ہر فوجی شاخ کے لوگ موجود تھے بہت سے لوگ تمغے لگائے ہوے تھے اور کلاسپون کی بھی بہت سی قطارین تھین جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ جن پلٹنون نے فی الحال جنوبی افریقہ مین جنگ و جدل کی تھی وہ اب ہندوستان مین تعینات ہین۔ اس رقص کے کمرے مین ہر ایک سامان یادگار تھا۔

باب پانزدہم

دربارہ حالات ۷۔ جنوری بروز بدھ صبح کو ہاکی کی اخیر بازی اور سہ پہر کو پولو کی اخیر بازی اور مارچ پاسٹ وجلوس ہمراہیان والی عملہ ورؤساء ہند

واضح ہو کہ گیارہ بجے دن کو ہاکی کا کھیل اسلئے ہوا کہ انگلستان کے فوجی چمپین کا درجہ حاصل کرنیکے لئے قطعی بازی اور ساڑھے تین بجے سہ پہر کو پولو ہندوستانی فوج کا پیالہ حاصل کرنیکے لئے قطعی ریویو ہوا یہہ سب تماشے نہایت خوبی کے ساتھ ہوے اور دیکھنے والوں کو بڑا لطف رہا اور بڑی بھیڑ بھاڑ اور ہجوم رہا اس درمیان میں احاطہ دربار میں رؤسا کے ہمراہیوں اور اہل عملہ کا مارچ پاسٹ اور جلوس تھا یہہ کارروائی احاطہ دربار میں اس غرض سے کیگئی تھی کہ لوگ ان عجیب وغریب لوگوں کو اچھیطرح سے دیکھ سکیں جو جلوسی مواقع پر ہندوستانی رؤسا کے ہمراہ ہوتے ہیں آج اس احاطہ میں ویسی کشمکش نتھی جیسی یکم جنوری کو تھی مگر ساڑھے گیارہ بجے تک تقریباً دس ہزار آدمی جمع ہو گئے تھے اسوقت لارڈ و لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچز کیناٹ معہ اپنے اپنے پرسنل اسٹاف افسروں کے تشریف لائے اور مسند پر نشست کی۔ ساڑھے دس بجے سے موجودہ بینڈ باجا مختلف مختلف گتیں بجایا کیا۔ جوں ہی ویر اکیلینسز اور دیر رایل ہائینسز آئے فوراً قومی دعائیہ گت بجائی گئی اسکے چند منٹ کے بعد

ہمراہیان و اہل عملہ روساء لہریہ کے طریقہ سے اسطرح آگے بڑھنے لگے مسند اُنکے دست چپ کی طرف تھی اسکا دورہ کرتے باہر چلے گئے - میجر ڈنلاپ اسمتھ نے انکی جمعیت کا انتظام کیا تھا اور بریگیڈیر جنرل اسٹوارٹ بیٹسن نے تین ہزار امپیریل سروس فوج کو باہر کے راستون کے انتظام اور اوس رقبہ کے وسطی حصہ کی پہرہ چوکی کے لئے مقرر کیا تھا - انکا یہہ انتظام کامل تھا -

روساء کے ہمراہیون اور اہل عملہ کی قواعد مین درجہ کا لحاظ نہین رکھا گیا کیونکہ جو ریاستین فاصلہ پر ہین اُنکے لوگ اس خیال سے کہ اچھے وقت پر واپس چلے جائین وقت سے پہلے آگئے تھے اور اس امر کی اطلاع دیدی گئی تھی کہ ہر رئیس کے اہل عملہ کا جلوس ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ہر تقریب و تہوارہائین اونکے دار الصدر مین ہوا کرتا ہے - یہہ لوگ مندرجہ ذیل انتظام کے ساتھ گذرے -

ریاست ہائے بمبئی - ریاست میسور - ریاست بڑودہ - وسط ہند - ریاستہائے راجپوتانہ - ریاستہائے ممالک متحدہ - ریاست کشمیر و برہما -

یہہ سب لوگ چالیس ریاستون کی طرف سے تھے سب سے پہلے ریاست کوٹھاپور کے لوگ تھے آگے کے ہاتھی کی سونڈ اور مستک سرخ و سبز رنگون سے رنگی تھی - یہہ لوگ صحن مین آئے - انکے ہاتھی کے ہودے پر سنہرا نشان تھا اور گلرلانسر کے سوارون کی وردیان سُرخ رنگ کی تھین اور پیدل فوج کی سبز وردیان اور سُرخ پگڑیان تھین - یوروپین باجون کا بینڈ مارچ کی گت بجاتا تھا - انکو دیکھکر سب تماشائیون نے خوشی کا نعرہ مارا -

دو بجے تک یہی کیفیت رہی - صحن دربار مین خوشی کے نعرے یہ نعرے اور باجے کی آواز سنائی دیتی تھی یہہ باجہ مختلف قسم کا تھا - بعض مشہور گتین بجتی تھین مگر ہندوستانی دیہاتی باجون اور بانسریون کا عجب بیرکھاپن تھا کبھی کبھی بیک پائپ

باجون کی آواز سننے مین آتی تھی اور کبھی نرسنگون اور ہندوستانی ڈھولون کی عجیب قسم کی آواز سنائی دیتی تھی - اکثر مرتبہ ایسا شور وغل ہوتا تھا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی مگر جب ہاتھی اور کوتل گھوڑے اور اونٹ اور رسالے اور پیدل پلٹنین اور برچھی بردار اور عصابردار اور سواریون کے دوڑ ہے اور گارد کے سپاہی اور گاڑیان اور رتھ اور حیرت انگیز سواریان جنمین ہاتھی جُڑے ہوے تھے گزر رہی تھین تو یہہ آوازین نہایت موزون معلوم ہوتی تھین کبھی بینڈ باجون سے چٹپٹی گتین بھی سننے مین آتی تھین تماشائی تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے - جسقدر ہاتھی سامنے سے گذرے اونکا شمار ممکن نتھا - انمین ایک سے ایک زیادہ سجا ہوا تھا انپر نہایت عمدہ جھولین پڑی ہوئی تھین آج یہہ اوس روز سے بھی زیادہ اچھے معلوم ہوتے تھے جسروز داخلہ حضور والا سر لے ہوا تھا اور انکا جلوس گذرا تھا - بہت سے ہاتھی جب مسند کے قریب سے گذرے تو انھون نے سلام کا اشارہ کیا اور دتیا کے ایک ہاتھی کے فیلبان نے ہاتھی کو صرف اُسکے پچھلے پانون سے کھڑا کر دیا یہہ کارروائی ایسی مشکل تھی جسپر سب نے تعریف و خوشی کے نعرے بلند کئے -

ریاست کھار اچھہ ریوان کی ایک گاڑی کی صورت پل کے پہیے کی ایسی تھی اسپر شوخ اور سنہرا رنگ پھرا ہوا تھا - اسمین دو ہاتھی جُڑے ہوے تھے جو اسکو کھینچے لئے جاتے تھے مگر جب چار ہاتھیون کی ایک گاڑی آئی تو اسکی عظمت وشان بالکل نرہی یہہ دو درجے کی گاڑی تھی اسکی ساخت شرقی گنبد کی طرح تھی - اسکی کھڑکیون مین شوخ رنگ کے پردے پڑے ہوے تھے ان پردون مین جو اہل عملہ بیٹھے ہوے تھے اونھون نے سلام کیا -

جن رنگون سے ہاتھیون کی سونڈین رنگی گئی تھین وہ ایسے رنگ تھے کہ اگر بہت سے

مصور بھی نوکر رکھے جائیں تو ایسے رنگ پیدا کرنا دشوار ہے- یہان تمام ہندوستان کے عمدہ سے عمدہ ہاتھی موجود تھے- مہاراجہ صاحب بنارس کے پندرہ ہاتھی تھے جو سب دیکھنے کے قابل تھے اندور سے بھی دو نمودی ہاتھی آئے تھے ریاست نابھہ نے ایک ہاتھی بھیجا تھا جسکے دانتون مین روشنی کے جھاڑ آویزان تھے- اس ریاست سے کچھ بازدار بھی آئے تھے جنکے ہاتھون پر باز بیٹھے تھے انکے پیچھے تازی کُتّے تھے-

سب سے پہلے کوٹھاپور کے لوگ آئے تھے بہت سے لوگ کڑیون کا زرہ بکتر پہنے تھے جنھیں دیکھکر نعرہ تعریف بلند کئے گئے اور جب راجپوتانہ کے لوگ آئے اور وہ بہت آراستہ و پیراستہ تھے انکو دیکھکر نعرہ تعریف مارا گیا اسکے بعد چار شخص اسٹلٹون پر (یہہ لمبی لمبی لکڑیان ہوتی ہین جنمین پانون رکھنے کی جگہہ ہوتی ہے اور اسپر لوگ چلتے ہین) آئے جو تلوارون اور ڈھالون سے مسلح تھے یہہ کچھی لوگ تھے اور مقام شیر و مقام مقولہ سے عرب و افریقہ کے رنگکر سپاہی آئے جو اپنی زنگار رنگ پوشاکون اور پگڑیون کے سبب سے تصویر کھینچنے کے قابل تھے مگر ہندی ہند کے لوگ ان سے بہت کم واقف ہین- برودھ کی سونے اور چاندی کی توپین یہہ پھر پہیون کے تھیں انمین خوبصورت خوبصورت بیل جڑے ہوے تھے- اور مہاراجہ پٹیالہ کی چاندی سونے کے کام کی ایک گاڑی بھی بہت بیش قیمتی آئی تھی-

بیگم صاحبہ بھوپال کا سنہر نشان نہایت نمودکا تھا- مہاراجہ وتیا کا ایک ہاتھی زرہ بکتر پہنے اور آہنی ہودہ کسے ہوے آیا یہہ ہاتھی بڑا جنگجو معلوم ہوتا تھا- ریوان کا ایک شخص زرہ بکتر پہنے ایک چھوٹے سے ہاتھی پر سوار تھا- اسکی صورت نہایت ہی غضبناک تھی ہتیاجیپور کے مختلف رنگون کے نشان کی طرف نظر خوب

دوڑتی تھی اور ریاست بونڈی کے زردوزی کے لانسر اور بیکانیر کے سوار کرٹیون
کی زرہ بکتر پہنے ہوے اور کشن گڑھ کے سوار جو اپنے گھوڑون کے زینون پر کھڑے
تھے اور سوزنی کے انگرکھے گھٹنون تک تھے اور پٹیالہ کے رنگرسپاہی عمدہ عمدہ
وردیان پہنے تھے اور بیشمار باڈی گارڈ جو طرح طرح کی شوخ رنگون کی وردیان پہنے
ہوے تھے سب کے سب روبرو سے گذرے - نشان و پھریرے اور ریاستون
کے تمام ماہی مراتب نمایان کئے گئے اور نرسنگھے اور ڈھول تاشے بجلائے گئے
انکے روبرو سے گذرنے والون اور دیکھنے والون مین باہم اتفاق تھا سب خاموشی
کے ساتھ دیکھا کئے - فن شہسواری ظاہر کئے گئے اور سوارون نے اپنے اپنے
گھوڑون کو اسطرح کدایا پھندایا کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی - الور کے دوکرتبی شخص
نہایت عمدہ تھے جنھون نے اپنے گھوڑون کو کسقدر الف کیا تھا کہ عمودی صورت
پیدا ہوگئی تھی - ریاستہاے شان وبرہما کے سپاہی جنکی پوشاکین اور ٹوپیان
اور چھتریان عجیب و غریب تھین انھین دیکھکر لوگون نے خوشی کے نعرے مارے
اسیطرح جب لداخ کے لوگ خوفناک چہرے چڑھاے ہوے آئے تو نعرہ بلند
ہوا - کوٹہ کے ناگے بھبوت ملے روبرو سے گذرے - ہر شخص ڈھال تلوار یا پھری
گتکے سے پٹہ بازی کے فن دکھاتا ہوا گذرا اگر اہل ختک کے پٹہ بازی کے سامنے
جس سے شمالی مغربی سرحد پر لوگ بخوبی واقف ہین انکا یہہ فن بحقیقت تھا -
منجملہ اور عجیب و غریب ہیئت کے لوگون کے نابھہ کا ایک سفید ڈاڑھی والا
بونا اور کشمیر کے دیوزاد شخص تھے - بیان ہیکہ انکا قد آٹھ فیٹ کے قریب تھا اور
بیشک پگڑیون مین انکا قد اسیقدر معلوم ہوتا تھا - یہہ لوگ اخیر مین آئے تھے
انکی صورت دیکھکر جو جوش پیدا ہوا تھا وہ ہنوز ختم نہین ہوا تھا کہ سب کے آخر مین
گلگٹ اور یاسین کے لوگ روبرو سے گذرے -

واپسی اسی گروہ جس طریقہ شان و شوکت سے آیا تھا اسی طرح رخصت ہوا اور جو لوگ صحن دربار مین بیٹھے ہوے تھے وہ بھی روانہ ہوے اور رئیسون کے ہمراہی بھی اپنے اپنے کیمپون کی جانب گئے - اس تمام جلوس مین سب طرح کامیابی ہوئی صرف ایک مرتبہ اسقدر دقت پیش آئی تھی کہ ایک گاڑی کی سبزہ جوڑی مین ایک گھوڑا کچھ بھڑکا اور چار پانچ منٹ تک راستہ بند رہا مگر کوئی واقعہ نہین ہوا اور لوگون کو رئیسون کے عملہ کا چال چلن دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی - ان لوگون کا سامنے سے گذرنا نہایت دلاویز تھا جس سے ظاہر تھا کہ اہل ہندوستان کی عادات مین کسی طرح کا تغیر و تبدل ہو رہا ہے مگر اسپر بھی بہت سی پرانی ریاستون مین پرانا رواج اور آلات جنگ اور قدیم ملبوس موجود ہے لیکن یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ رگلر فوج کی حالت مین بہت اصلاح ہوئی ہے اور شاید یہہ اسوجہ سے ہے کہ یہہ فوج امپریل سروس فوج مین بھرتی ہوئی ہے اکثر رگلر سپاہیون کی وردیان عمدہ عمدہ تھین - کچھ رگلر رسلے نہایت خوبی کے ساتھہ روبرو سے گذرے اور رگلر پیدل فوج کی سپاہیونکے قدم اوٹھانیمین بھی ایک خوبی تھی مگر ابھی تک پرانی ٹوپیدار بندوقون اور کاربینون اور توڑہ دار بندوقون سے مسلح ہین - برچھی تلوارین تو بدلتی نہین یہہ آج بھی ویسی ہی ہین جیسی پانچسو برس اوس دھن تھین لیکن جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا اون لوگون کی تعداد کم ہوتی جائیگی ہان ریاستون کے تہوارون اور جشنون مین لوگ پرانی قسم کے اسلحہ لگاکر اور زرہ بکتر پہنکر شریک ہوا کرینگے - مگر اس بات کی صحیح پیشین گوئی ہو سکتی ہے کہ جسطرح آج یہہ ہزارہا آدمی جمع ہوے تھے اسطرح کسی آیندہ موقعہ پر نہ جمع ہونگے ہان ہاتھی بدستور قایم رہینگے کیونکہ یہہ مشرقی جانور ہین اور سرکاری جلوسون مین انکی مشارکت نہایت ضروری امر ہے اگر یہہ بالکل مفقود ہو جائین تو ہمکو افسوس ہوگا کیونکہ زمانہ دربار مین انکے ہودون اور انکی جھولون اور انکے زیور سے جلوس مین نہایت زرق برق

کیفیت پیدا ہوگئی تھی - اور اِنسے مشرقی لطف حاصل ہوا تھا -

باب شانزدہم

دربارہ حالات ۸ - جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعرات دسواں بجے دن فوجی قواعد

آج صبحکو تمام فوج مجتمع کیمپ کی قواعد ہوئی چونکہ موسم نہایت اچھا تھا اور کچھ کچھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اسوجہ سے قواعد نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئی اور دو تین دن ہوے بارش جو ہوئی تھی اس سے گرد و غبار بالکل دب گیا تھا گو کسیقدر گرد و غبار اوڑا اگر سلامی کے نشان کے قریب میدان صاف تھا اور فوجی نقل و حرکت اچھیطرح نظر آتی تھی اور احتیاطاً قواعد مارچ پاسٹ کے بعد نہایت وسیع میدان مین چھڑکاو بھی کردیا گیا تھا اور اس اسٹینڈ کے روبرو جہان تماشائی موجود تھے بہشتیون کا ایک چھوٹا سا غول چھڑکاو کررہا تھا خاص خاص ہندوستانی رئیسون سول افسرون و ایسرائے کے مہمانون اور عام مہمانون کے جو مختلف مذاہب و اقوام کے تھے کئی ہزار تماشائی تھے - اور خاص ہندوستانی تماشائی بکثرت تھے حالانکہ قواعد کا میدان کئی میل تک تھا - مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ تیس ہزار فوج کے قریب تھی اسمین حفاظت میدان کی فوج شامل نہین ہے -

امپیریل سروس فوج - چار ہزار چار سو بیس - والنٹر فوج - آٹھ سو ساٹھ
یہہ قایم مقامی فوج سب قسم کی فوج مین سے تھی اور چارون کمانون کی فوج بھی موجود تھی

فوج پنجاب بکثرت تھی - اسکے بعد فوج بنگال -

ہر قسم کی برٹش فوج نہایت ہی عمدہ تھی کیونکہ اس فوج مین بیشتر سپاہی موسم بردا شتہ تھی جنمین سے اکثر جنگ جنوبی افریقہ مین موجود تھے - بہیہ تمغے لگائے ہوئے تھے - چھ چھ سات سات کلاسپ تھے بہیہ اس امر کی شہادت تھی کہ بہیہ لوگ کسقدر جنگون مین شریک ہو چکے ہین - ہندوستانی فوج کی حالت بھی نہایت عمدہ تھی اور وہ اس قابل تھی کہ ہر مقام پر بھیجی جاسکتی تھی -

امپریل سروس فوج سے ظاہر تھا کہ چند سال کے عرصہ مین کسقدر اسمین ترقی ہوئی ہے اور اب بہیہ فوج کس کس عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہے .

والنٹر فوج کا ایک چھوٹا سا منتخب گروہ تھا اور انھون نے اپنی اپنی پلٹنون کی ناموری خوب قایم کی تھی -

اِن تمہیدی بیانات کے بعد اب مین قواعد کی کیفیت بیان کرتا ہون -

نو بجے کے بعد تماشائی آنا شروع ہوئے انھون نے دیکھا کہ کئی سو گز کے فاصلہ پر فوج صف آرا ہے اور اسکی صف بندی ایسی دور تک ہے کہ دوربین کے بغیر فاصلہ پر کی فوج شناخت نہین ہو سکتی - اُسوقت ہوا بالکل صاف تھی اور برچھیون کی بیرقین اوڑنا اور انیان چمکنا نہایت اچھا معلوم ہوتا تھا - بہت سی بٹالینون کی سرخ وردیان رئفل پلٹن کی کاہی وردیون اور اور پلٹنون کی خاکی وردیون کے مقابلہ مین نہایت لطف دیتی تھین - اِسکے چپ و راست ہزارہا سفید ہتھون کے رنگ کے ساتھ پگڑیون کے شوخ و سرخ رنگ کیفیت دکھا رہے تھے - اسٹینڈ کے روبرو اور قریب توپخانہ تھا اسمین مختلف تیر کی توپین تھین خچرون پر پیچدار توپین تھین جنمین ہل جتے ہوے تھے اور گھوڑ چڑھے توپخانہ بھی موجود تھے - دس بجے کے بعد کمانڈر انچیف لارڈ کچنر

نے معہ فوجی ہیڈکوارٹر اور پرسنل اسٹاف پریڈ پر آکر فوج کی کمان لی انکو رپورٹ کیگئی کہ سب فوج اپنے اپنے مقام پر طیار ہے - اسکے بعد ڈچز آف کیناٹ اور لیڈی کرزن تشریف لائین انکی گاڑیان نشان سلامی کے بائین جانب کھڑی کی گئین -

ساڑھے دس بجے صف فوج کے میسرہ سے لارڈ کرزن کی سلامی کی اول توپ سر ہوئی اور چند منٹ کے بعد لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور میجر جنرل سر اڈیہ منڈ ایلیس بریگیڈیر جنرل کانسٹر اور کرنل بارنگ آئے - وایسرائے کے باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ کا گارڈ ہمراہ تھا - وایسرائے سادہ سادہ پوشاک پہنے تھے - لمبا فراک کوٹ تھا - اسپر ایک ستارہ آویزان تھا جس سے انکا - جی - ایم - ایس - آئی کا درجہ ظاہر تھا -

ڈیوک آف کیناٹ فیلڈ مارشل کی پوری وردی پہنے تھے - فوجی دعائیہ گت بجائی گئی اور وایسرائے اور ہزرایل ہائینس لینے گھوڑون کو روک کر نشان سلامی کے روبرو کھڑے ہوئے - اور جنرل اوکر معہ جاپانی اسٹاف افسر کے ایک چھوٹے سے گروہ کے شریک ہوے اور قواعد کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھا -

بس فوراً ہی فوجی نقل وحرکت شروع ہوئی اور چونکہ فوج نے مارچ پاسٹ کی قواعد کے قبل ہی اپنا رخ بدل دیا تھا اسوجہ سے دو ایک منٹ کے لئے پردۂ گرد وغبار مین پنہان ہوگئی - مگر دو ایک منٹ کے بعد گرد اوڑ گئی اور ہوا بھی چلنے لگی تو فوج نمودار ہوئی اور لوگ گرمجوشی کے ساتھ اسکو دیکھنے لگے - ہم لوگ یہان منتظر ہی تھے کہ زمانہ غدر کے بہت سے سن سپاہی آئے اور احاطہ مین انکو سامنے جگہہ دیگئی انکو دیکھکر لوگون نے تعریف کا نعرہ مارا اور پھر مارچ پاسٹ مین جو افسر آگے آگے تھے

وہ میسرہ کی طرف نظر آئے - یہہ میجر کو پرڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل تھے
دو ہندوستانی اے ڈی کانگ یعنی رسالہ دار عجب خان اور رسالہ دار میجر شیر سنگھ تھے
اسکے بعد چاروں کمانوں کے لفٹنٹ جنرل کے اے ڈی کانگ آئے - اے ڈی کانگ
کمانڈر انچیف انکے بعد تھے - ان بعد میجر مارکر آئے - اسکے بعد اسٹاف افسر
آئے - اسکے بعد خود کمانڈر انچیف تشریف لائے - جب وہ سامنے سے گذرے
تو انکو دیکھکر لوگوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے - والیسرائے کی معمولی سلامی
کے بعد لارڈ کچنر دست راست کی طرف گھوڑا ڈیوک آف کیناٹ کے پاس
آکر کھڑے ہوئے اور یہ میجر ایف لے میکسول ڈی سی بطور اے ڈی کانگ حاضر باش
تھے - اسٹاف افسر بائیں طرف بیٹھے تاکہ فوج کے لئے جگہہ ہو اور وہ مارچ پاسٹ
کے قاعدہ کے ساتھہ روبرو سے گذرنے لگی - رسالے کے ڈویزن کو زیر کمان میجر
جنرل اے بی کولب کو ذاتی طور سے اعزازی درجہ دیا گیا اور انکے بینڈ باجے
نہایت عمدگی سے بج رہے تھے -

پہلے گھوڑ چڑھے توپ خانہ کی ڈی ایچ اور آئی باٹریاں صف بصف گذریں
اسکے بعد اول بریگیڈ رسالہ زیر کمان کرنل لٹل گذرا جسمیں چوتھا ڈریگون گارڈ اور
پندرھواں ہوزار اور چوتھا رسالہ بمبئی اور نواں بنگال لانسر رسالہ تھا -
یہہ رسالے صف بصف ہوکر گذرے گو سوار اور گھوڑے کسیقدر گرد آلود
ہوگئے تھے - مگر نیلی اور سنہری اور سرخ اور سفید و سبز و کاہی وردیاں نہایت
ہی لطف دے رہی تھیں - دوسرا بریگیڈ جو کرنل جے سی گارڈن کے زیر کمان
تھا جسمیں نواں لانسر رسالہ اور آٹھویں اور گیارھویں اور انیسویں بنگال لانسر
رسالے تھے - میجر جنرل جسمیں کرنل تہم لانسر رسالہ آجکل ہندوستان میں آئے
ہوئے ہیں وہ اپنے پرانے رسالہ کے ہمراہ تھے - لوگوں نے انکو دیکھکر خوشی کے

نعرے مارے - تیسرا برگیڈ بریگیڈیر جنرل رچرڈسن کے زیر کمان تھا اور رسالہ
گائیڈ اور پانچویں پنجاب رسالہ اور سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ اور اٹھارھوین بنگال لانسر
رسالہ اور اول و دوم پنجاب رسالہ اور دسوین اور چودھوین بنگال کے سوار بھی انکی
زیر کمان تھے - پس اس صورت سے رسالون کے روبرو سے گذرنے کا خاتمہ ہوا
یہہ سب رسالے نہایت قابل تعریف تھے - گیارھوین بنگال رسالہ کے سوار
نہایت عمدہ تھے جنکے نیزے گیارہ گیارہ فیٹ کے لمبے تھے - اٹھارھوین
رسالہ کے کرتے سرخ رنگ کے تھے - رسالہ گائڈ کی وردی عمدہ تھی - نوان بنگال
لانسر رسالہ بھی ایسا ہی تھا - سرحدی فوج کے تمام رسالے یاد رکھنے کے قابل تھے -
برٹش رسالے نہایت ہی اچھے معلوم ہوتے تھے - انکا برتاو نہایت متکبرانہ
تھا -

چوتھے بریگیڈ مین جسکے کمانیر بریگیڈ جنرل اسٹوارٹ بٹس تھے - امپریل سروس
فوج کے رسالون کے اسکوارڈرن ہمنے دیکھے جو آٹھ ہندوستانی فوج کے رسالون
سے آئے تھے - ریاست ہاے الور و بھوپال و گوالیار و حیدر آباد و جودھپور و میسور
و پٹیالہ و رامپور کے تھے - یہہ نہایت اچھے جوان تھے اور انکی وردیان نہایت
چست اور عمدہ تھین سفید وردی جودھپور کی اور سبز اور سنہری وردی الور کی
نیلی اور سرخ وردی گوالیار کی تھی -

نوجوان رئیس الور اپنے رسالہ کی سرغنائی پر تھے -

پٹیالہ کے لانسر رسالہ کے آگے پر زور سے تعریف کا نعرہ بلند ہوا کیونکہ اسکواڈرن
کے آگے آگے نہایت کم سن مہاراجہ سفید رنگ کے ٹانگن پہ تھے مگر از سرتا پا
سپاہانہ آثار ظاہر تھے - اس کم سن مہاراجہ نے وائسرائے کو جو سلامی دی
وہ اس تمام قواعد کی سلامی مین نہایت عمدہ تھی - رسالہ کے بعد شاہی توپ خانہ آیا

بریگیڈ جنرل ڈبلیو لیچ تمام باٹریون کی کمان پر تھے تین بریگیڈیر جنرل حسب ذیل تھے۔
اول زیرکمان لفٹننٹ کرنل سیفر دسوین تیرھوین اور سترھوین باٹریان تھین۔ اور
اٹھتیسوین باٹری مین چوبیسوین وچونتیسوین وبہتروین باٹریان زیرکمان لفٹننٹ
کرنل کارٹر تھین اور انتیسوین باٹری مین چھیالیسوین اور اکیانوین وچونوین باٹریان
زیرکمان کرنل ڈاکٹر تھین۔ گولہ اندازون نے نہایت خوبی کے ساتھ باٹریون کی
صفون مین فرق نہین آنے دیا اسکے بعد اٹھتروین اور بہتروین باٹریان آئین جسکی
لمبی لمبی انتالیس پنی توپین میجر ٹھیکری کے زیر کمان تھین۔ انہین گھوڑون کی جوڑیان
بڑی بھری تھین اور ان پر ہندوستانی درائیور تھے۔ یہہ ہندوستان مین ایک
غیر معمولی بات ہے کوہی توپخانہ کے دو بریگیڈ ڈویژن زیرکمان لفٹننٹ کرنل گر آئے
برٹش توپخانہ کی چھٹی اور ساتوین باٹریان اور پشاور اور کوئٹہ وکشمیر کی باٹریان ہندوستانی
باٹریون مین تھین جسکی تعریف کیگئی کیونکہ سب لوگ کوہی توپخانون کے اوصاف
سن چکے تھے پانچ اور چھ انچ کی توپون کے دو بریگیڈ ڈویژن اور وہ بھاری بھاری
توپین جو جنگی توپون کے ساتھ مستعمل ہونگی انکی کمان لفٹننٹ کرنل ہریس
کرتے تھے۔

اور میجر گریم کو اکانوین اور ایک سو چار باٹریون کا چارج تھا اور میجر ملز کو بیالیسوین
اور اکیانوین باٹریون کا چارج تھا۔ ان توپون مین سے ہر توپ مین سولہ بیل جڑے
ہوئے تھے اور ہندوستانی درائیور جوئون پر بیٹھے تھے اور اپنی چابکون سے
سلامی دینے کے لئے داہنی طرف رخ کئے تھے۔

افسوس ہے کہ جس زمانہ مین اسلحہ بندی از سر نو ہو رہی تھی جب بھی دو قسمون کی توپون
اور بیلون کا استعمال ہو۔ تاہم یہہ امر قابل تسکین ہے کہ بھاری بھاری باٹریان
ایسی ہین جو جلد تر فراہم ہو سکتی ہین۔

مین نے سنا ہے کہ اب بیلون کے بجاے گھوڑے مستعمل ہوا کرینگے لہذا جہان
تک جلد ایسا ہو اسیقدر بہتر ہے ۔
اسکے بعد سفر مینا کے سپاہی نظر آئے انمین پانٹون ڈیل کے پیپے کا سکش
اور غبارہ کا سکیش دیکھکر دلچسپی پیدا ہوئی یہہ سکیش اس ملک مین مارچ پاسٹ
کی قواعد مین اول ہی مرتبہ دیکھا گیا ۔ لفٹنٹ کرنل مارٹن اسکی کمان پر تھے اور دوم
اور اول و سوم کمپنی مدراس اور سرمور مالیرکوٹلہ کی امپیریل سروس کمپنیان انمین شریک
تھین اور ایکسو چھیتر والنٹیر سوار تھے ۔ لفٹنٹ کرنل گرے انکے کمانیر اور
کمپنیان ہنگٹن ایجنٹ تھے ۔ یہہ بہار و کانپور و وادی بر یا و کلکتہ و بمبئی و اودھ و پنجاب
و آسام کے سوارون مین سے منتخب کئے گئے تھے ۔ اور گھوڑ چڑھے والنٹیر
پلٹنون کے سپاہی شمالی بنگال اور دیرہ دون اور چھوٹا ناگپور کے تھے ۔ یہہ سب
بہت عمدہ تھے اور انکو دیکھکر تعریف کے نعرے بلند کئے گئے ۔ رگلر فوج کے سپاہی
ٹٹوون پر سوار روبرو سے گذرے ۔ ریفل بندوقین انکے ہاتھون مین تھین یہہ بہت
سے یوروپین اور ہندوستانی پلٹنون مین سے لئے گئے تھے ۔ یہہ اپنے اپنے
ٹٹوون پر خوب سوار تھے ۔ آخر مین بیکانیر شتر سوارون کا رسالہ آیا یہہ مہاراجہ
کے زیر کمان تھا جو گھوڑے پر سوار تھے ۔ یہہ نہایت ہی وجیہ ہین ۔ ان سوارون
کو دیکھکر ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ انکی تعداد اور زیادہ ہو جاوے ۔ بینڈ
باجہ مین کلاکو کی گت بج رہی تھی ۔ اس گت پر گھوڑ چڑھے سپاہی روبرو سے
گذرے یکایک یہہ بند ہوئی اور پیدل فوج سامنے سے نظر آئی یہہ فوج ہے جس سے
جنگ مین فتحمندیان ہوا کرتی ہین اور سوار اور توپخانے صرف نمایشی تھے ۔

انکی ترتیب یہہ تھی

اول ڈویزن برگیڈیر جنرل سر جے ولف مرے ۔ انمین اول برگیڈ زیر کمان برگیڈیر

جنرل پوڈن اور سوتھ ویلز بارڈر پلٹن اور ونس پلٹن اور چوتھی راجپوت پلٹن اور تیسوین پانیر پلٹن اور دوسرا بریگیڈ زیر کمان کرنل ڈسلوا تھا جسمین گارڈن ہائیلینڈ پلٹن اور ستائیسوین بلوچی پلٹن اور تئیسوین پانیر پلٹن تھی - اور تیسرا بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل سرجے ولکاکس تھا جسمین رائل آئرش ریفل پلٹن اور اول بٹالین اور تیسر اگورکھا پلٹن اور چھٹی جاٹ پلٹن اور تیرھوین راجپوت پلٹن تھی - اور ساتوان بریگیڈ زیر کمان کرنل مکرے تھا جسمین نارتھمپٹن شائر پلٹن اور پندرھوین سکھ پلٹن اور چوبیسوین پانیر پلٹن تھی -

دوسرا ڈویزن فوج پیدل زیر کمان میجر جنرل سر ایلفرڈ گیسلی تھا جسمین چوتھا بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل ایبٹ تھا - اسمین مدفر شائر پلٹن اور بیسوین پنجاب پلٹن اور تیسوین ڈوگرا پلٹن تھی اور پانچوان بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل لیچ تھا - جسمین دوم کنگز ریفل پلٹن اور دوم ریفل پلٹن اور دوسری گورکھا پلٹن اور انتالیسوین گڑھوال ریفل پلٹن تھی اور چھٹا بریگیڈ زیر کمان لفٹنٹ کرنل پرسن تھا - جسمین یارک شائر پلٹن اور شمالی اسٹیفرڈ شائر پلٹن اور اٹھائیسوین مدراس پلٹن اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی چوتھی پلٹن اور سرحدی بٹالین تھی - اور آٹھوان بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل سوربالنکس تھا جسمین والنٹر کنٹنجنٹ اور اٹھائیسوین پنجاب پلٹن اور الور بھرتپور وجھنگ وکپورتھلہ وکشمیر ونابھہ وپٹیالہ کی امپریل سروس پلٹنین تھین -

بیس ہزار پیدل فوج کا مارچ پاسٹ نہایت ہی عمدہ اور نقش دل ہونیوالا تھا اور بیشک اسمین ایسی ایسی عمدہ بٹالینین تھین جنسے زیادہ عمدہ ہندوستان بھر مین نہین ہین - ہائیلینڈر پلٹنون کو تو تماشائیون نے نہایت ہی پسند کیا اور جب پرانی ریانوے یعنی گارڈن ہائیلنڈر پلٹن اور اسکے بعد آرگائل

صدر لینڈ پلٹنین سامنے سے گذرین توانمین ایک سے ایک ایسا عمدہ جوان تھا کہ بیان سے باہر ہے - یہہ نہایت عمدہ طریقہ سے قدم اوٹھاتی تھین انکو دیکھکر جو خوشی سے نعرے بلند کئے گئے تھے وہ درست و بجا تھے -

ان دونون پلٹنون نے بڑی بڑی ناموریان حاصل کین تھین - اور جیسے لوگ اب ان مین ہین شاید ایسے پہلے نہ تھے - اور وِلش ٹالین اور بدفرڈ پلٹن اور ریفل پلٹن اور بارک شائر پلٹن اور اسٹیفرڈ شائر پلٹن ایک سے ایک عمدہ تھی - اسکے بعد ہم لوگون کو زرو پلٹن کا خیال پیدا ہوا - ہندوستانی پلٹن مین ایک سے ایک عمدہ سپاہی تھا - پندرھوین سکھ پلٹن کے سپاہی نہایت ہی قد آور اور عمدہ تھے اور گورکھے اور گرھوالی سپاہی بھی ایک سے ایک اچھا ہے - ستائیسوین بلوچی پلٹن جو زہوب کی نیم وردی پہنے ہوے تھی - اور اٹھتیسوین ڈوگرا پلٹن نے نہایت ناموری حاصل کی ہے اور امپیریل سروس فوج مین سے سکھ اور ڈوگرا بڑی نمود کی پلٹنین تھین - مگر الور اور بھرتپور کی پلٹنون نے بھی مارچ پاسٹ کی قواعد نہایت خوبی کے ساتھ کی - جب نابھا بٹالین آئی تو معلوم ہوا کہ بزرگوار رئیس خود بنفس نفیس گھوڑے پر سوار آگے آگے ہین - اسوقت بڑے شد و مد کے ساتھ خوشی کا نعرہ مارا گیا - یہہ نعرہ اس بزرگوار رئیس کو دیکھکر بلند کیا گیا تھا کہ گو یہہ بظاہر ضعیف و مسن ہے مگر دل کا جوان اور خیر خواہ ہے - فاصلہ کی فوج کو اس نعرۂ خوشی پر حیرت ہوئی ہوگی مگر ہملوگ جو قریب تھے جانتے تھے کہ ایک ایسے رئیس کا اعزاز کیا جا رہا ہے جو اسکا مستحق ہے - اور جو شخص ریاست بھلکیان سے واقف ہے وہ اس امر سے بھی خوب واقف ہوگا - اس رئیس نے خاموشی کے ساتھ آکر خوبی کے ساتھ سلامی دی - اور پھر نشان

سلامی کے پاس وایسرائی گروہ مین آکر شریک ہوا اور وایسرائے
اور ڈیوک آف کیناٹ اور لارڈ کچنر نے انسے نہایت اچھیطرح سے
ملاقات کی شاید راجہ صاحب نابہہ ایسی قواعد پھر نہ دیکھین اور اسطرح سے
اپنے لوگون کے آگے آگے گھوڑے پر سوار ہوکر نہ چلین اور نشان سلامی
کے نیچے ایسا بڑا مجمع نہو اور سالہا سال تک انکو اس دربار کی کیفیت یاد
رہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کسطرح اظہار خیرخواہی کیا گیا - اسکے بعد ٹیر کیفیت
ریویو کی قواعد ہوئی سوار اور توپ خانے نہایت عمدگی سے ڈولکی گذرے
اور پھر ابتدائی مقام پر صف بستہ ہوئے کل پانچ صفین تھین ایک
مقررہ فاصلہ پر سے نہایت خوبی کے ساتھ پوئی آگے بڑھے - انکی قدم
بازی نہایت عمدہ تھی اور لانسر کا صف بصف حملہ نہایت خوب تھا
جیسے ہی بگل بجا اسیوقت سب گھوڑے ایک مقام پر چپکے کھڑے ہوگئے
پھر رسالہ بہ رسالہ بائین جانب گھومے اور آناً فاناً مین میدان صاف ہوگیا
علی ہذا القیاس چار مرتبہ ایسی ہی کارروائی ہوئی - پھر گھوڑ چڑھے اور جنگی
توپ خانے گھوڑے دوڑاتے ہوئے آگے بڑھے گھوڑون پر انکو اسوقت
سب طرح کا قابو تھا - پس اسطرح قواعد ختم ہوئی اور پیدل فوج اُن سڑکون پر
گئی جو کیمپ وایسرائے کو گئی تھین - اکتیس توپون کی شلک سلامی سر ہوئی
اور قومی دعائیہ گت بجائی گئی - اور وایسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ
معہ اپنے اپنے گارڈون کے یہان سے رخصت ہوئے یہہ قواعد کچھ کم تین گھنٹہ
رہی اور اسکے ذمہ دارون کو کامیابی پر مبارکباد دینا چاہیے - رسوم دربار کا یہہ
آخر حصہ ہے حالانکہ وایسرائے اور شاہی گروہ کی باضابطہ روانگی یکشنبہ
کے روز ہوگی - پریڈ پر واقعی فوج انیس ہزار چھ سو سولہ تھی - اور ایک سو چوبیس

توپین اور آٹھ ہزار ایکسو چھیانوے گھوڑے اور دوسو چھبتر خچر اور چار سو چوہتر بیل اور سات سو چوہتر برٹش افسر اور نو ہزار نو سو چالیس برٹش وارنٹ افسر اور نان کمیںڈ افسر اور اٹھارہ ہزار نو سو دو ہندوستانی افسر و سپاہی تھے۔

باب ہفتدہم

دربارہ حالات ۹- جنوری ۱۹۰۳ء بروز شکر سپہر کو پولو کی قطعی بازی

واضح ہو کہ پولو کلب مین بازیان ۲۲- دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ ساڑھے تین بجے سے شروع ہوئی تھین اور روزمرہ ہوتی رہین اور قطعی بازی ۹- جنوری ۱۹۰۳ء کو انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنے کے لئے قطعی تھی جو بڑے لطف سے ہوئی چونکہ ہر تاریخ کی کارروائی مفصل کا لکھنا بہت طول عمل ہے علاوہ اسکے کتاب کی ضخامت از حد بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اسلئے پولو کلب کا پروگرام مفصل تاریخوار درج کر دینا ہی کافی سمجھا گیا جس سے ناظرین ضرور حظ اُٹھا سکین گے کہ کس تاریخ مین کیا ہوا۔

پولو کلب کا پروگرام

تاریخ و دن و وقت	کام
۲۲- دسمبر ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ ساڑھے تین بجے قطعی بازی	اٹھائیسوین ڈوگرا پلٹن اور کوہاٹ کے کوہی توپ خانہ کے درمیان

۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	حیدر آباد اور بھاؤنگر لانسر رسالہ آٹھویں بنگال لانسر رسالہ اور چوتھا بنگال لانسر رسالہ
″ ساڑھے تین بجے فٹ بال	نیم قطعی کھیل برٹش فوج درجہ چمپین حاصل کرنے کے لئے
۲۵- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ	بڑا دن
۲۶- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز جمعہ	نیم قطعی کھیل ہندوستانی فوج کا درجہ چیمپین حاصل کرنا۔
″ دو بجے سہ پہر ہاکی کا کھیل	″
″ ساڑھے تین بجے ہاکی کا کھیل	″
″ ″ پولو	رائل ہارس گارڈ اور بیکانیر
۲۷- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	تیسرا بمبئی رسالہ اور گیارھواں بنگال لانسر رسالہ۔ الور اور تیسری ٹابلین رئفل برگیڈ
۲۸- دسمبر بروز یکشنبہ تین بجے	یکجائی بینڈ باجوں کا بجنا
۲۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء دوشنبہ	جلوس کے ساتھ داخلہ
۳۰- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ساڑھے آٹھ بجے پولو	دوسری بازی دوسری ٹائی ہندوستانی فوجی پیالہ کے لئے
ساڑھے تین بجے پولو	″
۳۱- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز چہار شنبہ ساڑھے تین بجے سے دوپہر تک	یکجائی بینڈ باجوں کا بجنا

۳۱- دسمبر ساڑھے تین بجے پولو	دوسری بازی دوسری ٹائی انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنے کے لئے۔
" چار بجے	یکجائی باجون کا بجنا
یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ	دربار
۲- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ ساڑھے تین بجے پولو	انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنے کی دوسری بازی اور دوسری ٹائی
۳- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	نیم قطعی کھیل ہندوستانی فوجی پیالہ کے لئے۔
۴- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز یکشنبہ تین بجے	یکجائی بینڈ باجون کا بجنا
۵- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ ساڑھے تین بجے پولو	انٹرنیشنل پیالہ کے لئے نیم قطعی
۶- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز سہ شنبہ ساڑھے تین بجے دن فٹ بال	برٹش فوج کے درجہ چیمپین کے حصول کے لئے قطعی
" ساڑھے تین بجے پولو	چترال وگلگٹ و منی پور کے گروہون کی نمائیشی بازیان
"	یکجائی بینڈ باجہ کا بجنا
۷- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء گیارہ بجے دن کو ہاکی کا کھیل	انگلستان کے فوجی چیمپین کا درجہ حاصل کرنے کے لئے قطعی
" ساڑھے تین بجے سہ پہر پولو	ہندوستانی فوج کا پیالہ حاصل کرنیکے لئے قطعی ریویو

۸- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء فوجی قواعد

۹- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ ساڑھے تین بجے پولو انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنیکے لئے قطعی

دستخط

جے پنی کپتان آنریری سکرٹری پولو کلب دربار دہلی

باب ہنردہم

دربارہ حالات ۱۰- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سنیچر روانگی جناب حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند

جلسہ دربار تاجپوشی اختتام کو پہونچا وایسرائے اور خاندان شاہی کے ممبر آج صبحکو روانہ ہوے سرکاری پروگرام مین جو کچھ اعزازی جلوس قرار دیا تھا وہ عمل مین آیا سڑکون پر دورویہ فوج صف بستہ تھی گارڈ آف آنر کیمپ مین اور ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا - اتواپ سلامی سر ہوئین - ریلوے پلیٹ فارم پر ہز اکسلنسی وایسرلے اور ہز رایل ہائینسز کے استقبال کے لئے حکمران روسائے ہند اور خاص خاص افسر موجود تھے - ہر ایک رئیس زرق برق پوشاک اور حسب معمول زر و جواہر مین ملبوس و مغرق تھا ہر شخص رخصت ہوا اور دونون اسپیشل ٹرینین روانہ ہوئین ڈیوک صاحب و ڈچز کینانٹ صاحبہ پشاور تشریف لیگئے - انکی روانگی کے وقت دعائیہ گتین بجائی گئین - ان کے پاؤ گھنٹہ کے بعد لارڈ اور لیڈی کرزن روانہ ہوے جسوقت ڈیر اکسلنسز

کی ٹرین چلی بڑے زور سے نعرہ ہاے خوشی بلند کئے گئے بعد ازان تمام رؤسا اور
اور حکام اپنے اپنے کمپون کو گئے تاکہ اپنی روانگی کے لئے تیار ہوین و وردیہ
سرکون کی فوج بھی اپنی اپنی قیامگاہ کو واپس گئی - اس لطف کے ساتھ
اس آخری موقعہ کا خاتمہ ہوا -

بعدہ ہر شخص اپنی روانگی کا انتظام کرنے لگا اور افسران انچارج اب خیمون کو بند ہونے
اور اپنی زیر حفاظت اشیاء و سامان کے روانہ کرنے کا ارادہ کرنے لگے ریلوے
لیئین نہایت مستعدی اور گرمجوشی سے کارروائی کرنے لگین - اسپیشل ٹرینون
کا ٹائم ٹیبل بہت طولانی طیار ہوا صدہا مہمان روانہ ہوچکا اور برابر روانہ ہوتے گئے
ہفتہ عشرہ مین سب مہمان روانہ ہوگئے کا ہٹیون گھوڑون اور کیمپ کے سامان
عرصہ مین روانہ ہوے گذشتہ دو ہفتہ کی کارروائیون کا انتظام نہایت عمدہ اور
قابل داد تھا -

اور شب و روز کے جلوس و رسوم نہایت کامل اور عمدہ تھے اور کسی قسم کی
دقت پیش نہین ہوئی تھی اور کثرت ہجوم کے لحاظ اور پیچیدگی اور اختلاف
انتظام اور کار ہاے ذمہ داری کے لحاظ سے اگر دیکھا جاوے تو افسرون نے
انکو نہایت عمدگی سے انجام دیا اسے دیکھکر نہایت تعجب ہوتا ہے کیونکہ یہہ کام
اہم اس خوش اسلوبی سے سرانجام پایا - والیسراے صاحب کو ان تمام تجاویز
اور انکی تفصیلات مین عام دلچسپی تھی انھون نے اپنی ذاتی کوشش سے
تمام پروگرامون کو مرتب کیا تھا -

اور انکی زود فہمی اور ذہانت و تجربہ کی وجہ سے انکے سامنے جو تجاویز پیش ہوئین
وہ سب منظور ہوئین اور نہایت خوبی سے انکا انصرام ہوا علاوہ ازین یہہ امر بھی
قابل لحاظ ہے کہ تمام افسرون نے اپنی ذمہ داری کے کامون کو نہایت جانفشانی

اور جفاکشی سے پورا کیا اور وایسرائے کے تمام مقاصد کو انکی ہدایت کے موافق
انجام دیا ہیہ دربار ہر کس و ناکس کو تا بہ عمر یاد رہیگا اور ہر شخص کے ہیہ ذہن نشین
ہو گیا کہ ہمارے شاہنشاہ کا کیا جاہ و جلال ہے جسکی کوئی سلطنت برابری
نہین کر سکتی - ہماری بھی پروردگار حقیقی سے ہیہی دعا ہے کہ اس سلطنت کا
جاہ و جلال تا ابد اسی طرح قایم رکھے - اور ہمارے شاہنشاہ ملک معظم ایڈورڈ
ہفتم کو ہمیشہ اپنی رعایا کے اوپر قایم و برقرار رکھے اور ہیہ بھی دعا ہے کہ ہمارے
وایسرائے صاحب لارڈ کرزن صاحب و لیڈی کرزن صاحبہ کو بھی باعزو
جاہ تندرست رکھے اور ہیہ بھی ہمارے ہمیشہ کے لئے مربی و سرپرست رہین
آمین ثم آمین

باب نوزدہم

مختصر حالات دیگر متفرق واقعات مشہور کا جو اس دربار سے بڑا تعلق رکھتے ہین

واضح ہو کہ مہاراجہ جیپور کی بڑی رانی صاحبہ نے ایک لاکھ روپیہ ہندوستان
کے قحط فنڈ مین بیادگار جشن تاجپوشی بذریعہ لارڈ کرزن صاحب بہادر دیا جسکو
لارڈ کرزن صاحب بہادر نے بڑی خوشی سے منظور فرمایا
۳ - جنوری شنبہ کی صبحکو ۱۱½ بجے لارڈ کرزن صاحب بہادر نے پریس کیمپ
انگریزی و ہندوستانی مین تشریف فرما کر انکی عزت افزائی کی اور حالات
دریافت کیے اور عام واقفیت کا اظہار فرمایا -

۳- جنوری ۱۹۰۳ء کی صبحکو غدر کے مسن سپاہیون کے نام حضور وایسرائے کی چٹھی صادر ہوئی جسمین لارڈ صاحب ممدوح نے اپنے ہیڈکوارٹر مین ملاقی ہونے کے لئے مدعو کیا تھا یہہ لوگ کیمپ مین صف بستہ کئے گئے ان مین ۲۷ یوروپین اور سو ہندوستانی تھے جو بہت سے تمغے لگائے ہوئے تھے جنہین جنگ کریمیا اور کچھ حفاظت و کمک دہلی و لکھنو کے تھے ان سبکا فوٹو لیا گیا اور لارڈ صاحب ممدوح معہ ڈیوک آف کیناٹ باہر آئے اور کرنل مکنزی نے خوب ہاتھ ملایا اور ان اشخاص کو اس سے بہت کچھ عزت بخشی گئی -

شہزادہ صاحب ارکاٹ نے دربار دہلی مین انتقال فرمایا جنکا جنازہ بذریعہ اسپیشل ٹرین انکے وطن کو بھیجا گیا -

دربار دہلی کے موقعہ پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس و ویشں کانفرنس و کھتری کانفرنس و راجپوت کانفرنس و آریہ سماج و سکھ سماج کے جلسے بڑی دھوم دھام سے ہوئے اور ہر ایک کانفرنس مین بہت بہت آدمیون کا ہجوم رہا -

مختلف کیمپون کے لئے مندرجہ ذیل دفاتر تار برقی جاری ہوئے تھے -

دہلی سنٹرل کیمپ - کیمپ دربار وایسرائے - دہلی پریس کیمپ - دہلی کیمپ میڈن ہوٹل - دہلی کیمپ پٹیلی - دہلی کیمپ بہم رسانی رسد کے ڈپو دہلی کیمپ روسائے پنجاب - دہلی کیمپ روسائے بمبئی - دہلی کیمپ روسائے سنٹرل انڈیا - دہلی کیمپ رئیس میسور - دہلی کیمپ روسائے راجپوتانہ -

ضلع بوگرا بنگال کی کلکٹری کے سررشتہ دار مولوی بہاء الدین احمد کو جو دسمبر ۱۸۹۰ء مین موقوف ہوگئے تھے دربار کی خوشی مین انکے معصوم بچون کی درخواست پر لارڈ کرزن صاحب نے بحال فرماکر ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ عطا فرمایا

شہنشاہ معظم نے لارڈ کرزن صاحب کو بجلدوے خدمات دربار تمغہ چین آف دی رائل وکٹوریہ عطا فرمایا

محصول نمک ایک روپیہ فی من اور ایکہزار سے کم آمدنی والون پر انکم ٹکس معاف کیا گیا یہہ ہمارے وایسرائے صاحب کی اعلی فیاضی کا نتیجہ ہے

باب ہشتم

دربار دہلی کا عارضی قانون

جو گورنمنٹ گزٹ پنجاب مجریہ ۶- نومبر ۱۹۰۲ء مین طبع ہوا اور پنجاب گورنمنٹ سے منظور ہوا چنانچہ اوسکی نقل حرف بحرف واسطے آگاہی عوام کے درج کیجاتی ہے -

چونکہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ بغرض انتظام اس رقبہ کے خاص اور عارضی احکام صادر کئے جائین جسپیر دربار تاجپوشی کے موقعہ پر جو دہلی مین منعقد ہونے والا ہے مختلف کیمپ ہاے ہین یا جو ان کیمپ ہاے کے گرد نواح مین واقع ہے لہذا حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے -

۱- (۱) جایز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ دربار دہلی ۱۹۰۲ء کے نام سے موسوم کیا جاوے - اور

(۲) یہہ اوس رقبہ سے متعلق ہوگا جسپیر دربار تاجپوشی کے موقعہ پر جو دہلی مین منعقد ہونیوالا ہے مختلف کیمپ ہاے ہین یا جو ان کیمپ ہاے کے گرد نواح مین واقع ہے اور جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم اس غرض کے لئے تجویز فرماوے -

(۳) حکم مجریہ زیر دفعہ ضمنی (۲) بذریعہ اشتہارات عام مشتہر کیا جائیگا جو اس رقبہ مین کہ جس سے وہ متعلق ہونگے نمایان مکانات پر چسپان کیا جائیگا -

۲- جو شخص اس رقبہ کے اندر جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے مندرجہ ذیل عملون مین کسی کے ذریعہ عوام الناس یا کسی شخص کے لئے فراحمت یا مضرت

یا خطرہ پیدا کرے یا نقصان پہونچاے یا ہارج ہو۔

(۱) کسی جانور کو بلا اجازت کھلا چھوڑدے یا چھوڑے یا چرلئے یا چرلنے کی اجازت دے۔ یا

(۲) کسی ضرر رسان مادہ یا کوڑا کرکٹ کو کسی ایسی جگہہ رکھے یا اپنے نوکر کو رکھنے کی اجازت دے جو اس مطلب کے لیئے تجویز نہ کیگئی ہو۔ یا

(۳) مقررہ مقامات کے سوا دیگر مقامات پر پاخانہ یا پیشاب کرنے کے ذریعہ یا دیدہ دانستہ اور ناشایستگی سے اپنے بدن کو ننگا کرنے کے ذریعہ کسی امر مضر عامہ خلایق کا مرتکب ہو۔ یا

(۴) ذخیرہ آب یا آب رسانی کو بذریعہ نہانے یا اپنا بدن یا کپڑا دھونے یا اسمین کوئی مضر مادہ کوڑا کرکٹ پھینکنے یا کسی اور طریق پر گندہ کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جس سے ذخیرہ آب کے گندہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا

(۵) پانی کو ضایع کرے۔ یا

(۶) بلا مناسب منظوری کے کوئی مکان یا خیمہ یا جھونپڑی یا چھپر یا عمارت از قسم برآمدہ یا سائبان تعمیر کرے۔ یا

(۷) ان مکانات کے سوا جو اس مطلب کے لئے مقرر ہین کسی دیگر مقامات پر کوئی جانور ذبح کرے یا کسی لاش کو صاف کرے۔ یا

(۸) کھلے طور پر گوشت لیجاے۔ یا

(۹) کسی کھانے یا پینے کی شے کو جو انسانی استعمال کے قابل نہون اس غرض کے لئے فروخت کرے یا فروخت کیلئے نمودار کرے۔ یا

(۱۰) انسانی استعمال کے لئے کوئی کھانے کی شے کسی ایسی جگہہ پکاے کہ جسمین یہہ عمل کرنے کی اجازت نہو۔ یا

(۱۱) کسی راہنما کھنبہ یا لیمپ یا ستون لیمپ یا درخت یا جھاڑی یا کسی دیگر کارسرکاری شئے کو ضرر پہونچاوے یا توڑے یا گراوے یا کسی شارع عام مین کوئی روشنی بجھاوے - یا

(۱۲) بلا جائز اختیار کے کسی مکان یا نشان یا خیمہ و کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شئے کو خراب کرے یا اسپر لکھے یا کسی اور طریق پر اوسپر نشان کرے - یا

(۱۳) بلا جائز اختیار کے کسی اشتہار یا دیگر کاغذ کو جو مجاز حاکم نے چسپان کیا ہو یا نمودار کیا ہو اوتارے یا تلف کرے یا خراب کرے یا کسی اور نہج پر مٹائے - یا

(۱۴) بلا جائز اختیار کے کوئی اشتہار یا نوٹس یا دیگر کاغذ کو کسی مکان یا نشان یا خیمہ یا کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شئے پر لگائے یا لگوائے - یا

(۱۵) بدفعلی کے لئے درخواست کرے یا کسبیون کے لئے اشتہارات یا نوٹس تقسیم کرے یا بجز اندرون حدود میونسپلٹی دہلی بدفعلی کی اغراض کے لئے کوئی مکان رکھے یا قایم کرے یا کسی ایسے مکان مین رہائش رکھے جو اس غرض سے کہ کسبی کا پیشہ کرے - یا

(۱۶) کسی چھوت والی یا متعدی مرض کے مریض کا تیماردار یا نگران ہونے کی صورت مین ایک مناسب وقت کے اندر کسی نزدیک ترین پولیس سٹیشن کے افسر مہتمم کو اس مرض کی اطلاع دینے سے قاصر رہے یا غلط اطلاع دے یا کسی شخص کے امراض مذکور سے فوت ہوجانے کی اطلاع چھ گھنٹے کے اندر نہ دے - یا

(۱۷) کسی پریڈ کی زمین یا کسی کیمپ کی حدود کے اندر یا کسی دیگر محفوظ جگہہ کے اندر

مداخلت بیجا کرے۔یا

(۱۸) کسی جگہہ ٹہل رہا ہو یا چھپا ہو یا ایسے حالات مین پایا جاے جنسے یہہ شک ہو سکے کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا تھا یا کہ وہ کسی جرم کے ارتکاب کے لئے موقع کا منتظر تھا۔یا

(۱۹) ڈھول یا نقارہ بجائے یا کسی قسم کی آتشبازی چلائے۔یا

(۲۰) کسی افسر پولیس کی جائز ہدایات پر عمل کرنے مین قاصر رہکر جائز حکم کی نافرمانی کرے یا کسی عہدہ دار پولیس کی اُسکے فرایض کے انجام دینے مین دیدہ و دانستہ مزاحمت کرے۔

وہ سزاے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد آٹھ یوم تک ہو سکتی ہے۔یا سزاے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی تعداد پچاس روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

۳۔ جو شخص کسی کوچہ یا عام جگہہ مین ہو۔

(الف) ایسے وقت مین یا ایسے طریق پر جسکی بذریعہ اشتہار عام مجریہ محکمہ پولیس یا دیگر حکام مجاز ممانعت کیگئی ہے کوئی گاڑی چلاے یا کسی جانور پر سواری کرے یا پیدل چلے۔یا

(ب) تیزی یا لاپرواہی سے کسی جانور پر سواری کرے یا گاڑی چلائے۔یا

(ج) اس صورت مین جبکہ کوئی ہاتھی اُسکے سپرد ہو ایسی معقول تدابیر کرنے مین غفلت کرے جنسے گھوڑے رُوڑین۔یا

(د) بغیر مناسب روشنی کے رات پڑنے کے بعد اور صبح نکلنے سے پیشتر کسی گاڑی کو چلاے یا لیجائے یا کھڑا رکھے۔یا

(ہ) بلا حفاظت مناسب کسی گاڑی یا جانور کو چھوڑ دے۔یا

(و) کسی جانور یا گاڑی کو مقررہ اڈہ کے سواے دیگر جگہہ پر اس عرصہ سے زیادہ

کھڑا رکھے جو اسباب لادنے یا اوتارنے یا مسافرون کو چڑھانے یا بٹھانے کے لئے مطلوب ہوتا ہے۔ یا

(ز) کوئی عمارت تعمیر کرے جس سے سڑک پر رکاوٹ پیدا ہو یا کوئی ایسی چیز فروخت کے لئے رکھے جس سے سڑک رک جاوے۔ یا

(ح) قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کے بموجب لائیسنس حاصل کرنے کے بغیر کوئی چیز بیچتا پھرے۔ یا

(ط) اس صورت مین جبکہ نجاست اٹھانے کے کام پر ہو بغیر مناسب برتن استعمال کرنے کے ایسا عمل کرے یا ممنوع اوقات مین یہہ کام کرے یا نجاست کے کسی حصہ کو اوٹھاوے یا دیگر طرح پر بالکل دور کرنے مین غفلت کرے جو کسی کوچہ یا عام جگہہ پر بہ جائے یا گر جاوے۔ یا

(ی) آوارہ پھرے یا خیرات مانگے یا خیرات لینے کی غرض سے کسی نقص بدنی یا بیماری یا کسی مکروہ ناسور یا زخم کو ننگا کرے۔ یا

(ک) بے وجہ یا بے رحمی سے کسی جانور کو مارے یا اُس سے کام لے یا اوسکو تکلیف دے۔ یا

(ل) شراب پیکر فساد کرے یا شراب پیکر ایسا مست ہو جاوے کہ اپنے آپکو سنبھال نہ سکے۔ یا

(م) لڑے جھگڑے یا کوئی ہنگامہ برپا کرے یا خوف دلانے والے یا زبون یا ہتک آمیز کلمات زبان سے نکالے یا دھمکی دینے والے یا ہتک آمیز طریق پر پیش آئے اس نیت سے کہ عامہ خلایق کے امن مین خلل اندازی کرے یا جس سے امن مین خلل اندازی ہونے کی اغلب امید ہو۔ یا

(ن) جوا کھیلنے کے لئے لوگون کی آمد ورفت کی کوئی جگہہ رکھے یا جوا کھیلنے یا دیگر

شخص یا اشخاص کو کسی ایسے مقام پر جوا کھیلنے کی اجازت دے جو اُسکے اہتمام
مین ہو۔
وہ ایسی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد ۸ یوم تک ہوسکتی ہے یا ایسے
جرمانہ کی سزا کا جسکی مقدار پچاس روپیہ تک ہے۔

تشریح اول۔ اس دفعہ مین لفظ "کوچہ" مین ہر راستہ سڑک۔ گلی۔ چوک۔ راہ
یا کھلی جگہہ شامل ہے خواہ شارع عام ہو یا شاہراہ جسپر عوام کو عموماً اسوقت گذرنے کا
حق خودبخود یا اجازتاً حاصل ہو۔ اور نیز ایسا شاہراہ اور پکڈنڈی بھی شامل ہے جو کسی
پل یا پل کے سرون کی اونچی سڑک کے اوپر ہون۔

تشریح دوم۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیئے لفظ "گاڑیون" مین بائسکل
و ٹرائسکل موٹر کار بھی شامل ہین۔

۴۔ کوئی پولیس افسر یا دیگر شخص کہ جسکو لوکل گورنمنٹ اس بارہ مین اختیار
عطا کرے اُس شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کا مجاز ہے جو اُسکے سامنے
کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے جو ایکٹ ہذا کی رو سے قابل سزا ہے۔
مگر شرط یہہ ہے کہ کسی شخص کو جو اس طرحپر گرفتار کیا جاے اُسکا نام و پتہ دریافت
کرنیکے بعد روک نہین رکھا جائیگا۔
نیز یہہ شرط ہے کہ کوئی شخص جو اس طرحپر گرفتار کیا جاے اس عرصہ سے
زیادہ عرصہ کے لیئے نہین روکا جائیگا جو اوسکو مجسٹریٹ کے روبرو لانیکے
لیئے ضروری ہو بجز اوس صورت کے جبکہ مجسٹریٹ نے ایسا حکم دیا ہو۔

۵۔ ایسی جا بیجا چوکی ہاے پولیس کی حدود جو لوکل گورنمنٹ اس رقبہ کے اندر
قایم کرے جس سے یہہ ایکٹ متعلق ہے وہ ہونگی جو صاحب انسپکٹر جنرل
پولیس بذریعہ ایسے اشتہارات کے مقرر کرین جو ہر چوکی کی پولیس پر اور نیز دیگر

سہولت بخش مقامات پر رقبہ مذکور کے اندر نمایان طور سے چسپان کئے جاوین

۶ - ایکٹ ہذا مین کوئی امر مانع نہوگا کہ کسی شخص کو کسی دیگر قانون کی رو سے ایسے جرم کے لئے جو ایکٹ ہذا کے بموجب قابل سزا قرار دیا گیا ہے سزا دیجاے بجاے اسکے کہ جو جرم مذکور کے لئے ایکٹ ہذا مین تجویز کیگئی ہے - مگر شرط یہہ ہے کہ کسی شخص کو ایک ہی جرم کے لئے دوبارہ سزا نہین دیجائیگی -

۷ - (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایسے جملہ امور مین جو ایکٹ ہذا کے نافذ کرنے اور اُسکے مطلب اور اغراض کے عام طور پر حاصل کرنے کے متعلق ہون جملہ افسران کی ہدایت کیلئے قواعد مرتب کرے -

(۲) ایسے تمام قواعد بذریعہ اشتہارات مشتہر کئے جائینگے جو نمایان مقامات پر اس رقبہ کے اندر چسپان کئے جائین جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے - اور پھر یہہ قواعد قانون کا اثر رکھینگے -

۸ - دربار کے خیمے اُترنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو سکے ایسی تاریخ سے ایکٹ ہذا کا نفاذ بند ہو جائے گا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار جو گورنمنٹ گزٹ مین شایع ہو اس بارہ مین مقرر کرے -

تقریظ وقطعہ تاریخ از نتایج افکار جناب لالہ بھولا ناتھ صاحب جینی المتخلص بہ درخشان متوطن قصبہ جیور

جسوقت ہماری والی وسرپرست جنابہ کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو تشریف فرما ہوئین تو تاج شاہی ملکہ موصوفہ کے سب سے بڑے اور لایق فایق رحمدل ومنصف مزاج شہزادہ عالیجناب سٹر ایڈورڈ ہفتم آرائے کے سر پر رکھا گیا جنکی تاجپوشی کا جلسہ لندن مین بڑی تزک و احتشام سے بتاریخ ۹ - اگست ۱۹۰۲ء عمل مین آیا اور ہمارے لایق منتظم حکمران عالیجناب ہز ہائینس آنریبل لارڈ کرزن صاحب بہادر نایب السلطنت دام اقبالہ کے ایما وکوشش سے ملک ہند مین بھی دربار شاہی کا ہونا ضروری سمجھا گیا اور اس مبارک رسم کے ادا کرنیکے لئے اس مقام پر جو مختلف سلاطین ہند کے جلسہ ہائے کی ہوا کھائے ہوئے تھا اور عرصہ سے ہمارے شہنشاہ معظم کے جشن تاجپوشی کی بہار دیکھنے کا منتظر تھا منتخب کیا گیا یعنی شہر دہلی مین - آخر کار وہ یوم سعید بھی آپہونچا کہ سرزمین دہلی کی تمنائین برآئین اور تمام روساء وباشندگان ہند نے اس پُرفضا بہار کے دلپذیر سین کو بڑی امنگ کے ساتھ دیکھا اور لارڈ صاحب موصوف کی ہمت ولیاقت اور انتظام وکوشش کی تحسین وآفرین کا موقع ملا - جسقدر اصحاب شریک جلسہ تھے اُنمین اکثر ایسے تھے کہ وہ تمام دربار کے واقعات کو نہ دیکھ سکے ہونگے سولے چند خاص خاص موقعون کے اسلئے کل واقعات جشن کا مہیا کیا جانا ضروریات سے تھا جسکی اغراض پورا کرنے کے لئے ہماری ہردلعزیز گورنمنٹ نے بھی انتظام کیا - ان تمام دلکش نظارون کا ایک جگہہ ترتیب دینا اور ہر شخص کو واقعات دربار سے آگاہ کرنا آسان کام نہین تھا جسکا ہر شخص بیڑا اٹھا سکتا مگر دنیا بھی لایق ومحنتی اشخاص سے بالکل خالی نہین -

چنانچہ ایک کتاب باسم تاریخ دربار جسمین تمام واقعات جلسہ باسلسلہ و باترتیب مندرج ہین اور جسکو ہمارے بزرگوار جناب منشی لالہ نتھن لال صاحب اگروال جینی مختار عدالت بلندشہر رئیس قصبہ جیور ضلع بلندشہر نے نہایت تندہی و لیاقت کو کام فرماکر مرتب کرنا شروع کیا تھا للہ الحمد کہ آج اختتام نیک انجام کو پہونچی - واقعی اسمین سارے دربار کا فوٹو اس دلفریب طریقہ سے کھینچا گیا ہے کہ ندیدون کو دید کا ارمان نہین رہتا - جسوقت اس نسخہ لاجواب کو نیازمند نے مطالعہ کیا تو فورا یہہ قطعہ مناسب حال موزون ہوا - قطعہ

ہے یہہ تاریخ جلوس دربار راقم کی بنا	عکس سارے جشن کا ہے اسمین از سر تا بپا
اے درخشان تذکرہ دربار سلطان کا ہے ادا ۱۳ ف ۱۹ ۶ ۰ ۳	یادگار آنریبل لارڈ کرزن وایسرا ۱۳ ھ ۲۰

رائے لالہ چھوٹے لال دربارہ قطعہ تاریخ مندرجہ بالا

یہہ قطعہ تاریخی واقعی نہایت موزون و مناسب حال کتاب ہذا ہے ایک ہی قطعہ مین تین تاریخین نکلتی ہین جو شاعر مذکور کی لیاقت کا پورا اظہار کرتی ہین در حقیقت تینون تاریخین کتاب ہذا کے صفاتی نام ہین یعنی اول مصرعہ مین "تاریخ جلوس" ہے سنہ ۱۳۲۱ فصلی اور "تذکرہ دربار سلطان کا" ہے سنہ ۱۹۰۳ء اور "یادگار آنریبل لارڈ کرزن وایسرا" ہے سنہ ۱۳۲۰ ہجری نکلتا ہے واقعی تاریخی قطعہ کیا لکھا ہے غضب کیا ہے بلکہ سمجھنا چاہیے کہ غیبی آواز ہے کیونکہ در حقیقت یہہ کتاب تاریخ دربار دہلی ہمارے وایسرائے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی یادگار مین تالیف ہوئی ہے اسلئے غیبی تاریخ بھی کیا خوب نکلی ہے یعنی یادگار آنریبل لارڈ کرزن وایسرا - اور اصل مین یہہ کتاب جلوس کی تاریخ ہے اسلئے تاریخ بھی اسکی تاریخ جلوس کیا خوب

شمال



ملنے کا پتہ - منیجر دل آرام بلند شہر

مطبع منشی ایشر پرشاد بلند شہر میں چھپا

قیمت

حسب حال نکلی ہے اور اس کتاب مین ہمارے شاہنشاہ کا تذکرہ ہے اس لئے قدرتی طور پر قطعہ تاریخ مین بھی مادہ تاریخی "تذکرہ دربار سلطان کا" بھی کیا موزون نکلا ہے۔

نایاب کتابین

جو منیجر رسالہ دل آرام مین شہر سے ملتی ہین

فاد زہر حصہ اول

اسمین سانپ کے کاٹے کے ساٹھ علاج - بچھو کے ساٹھ - دیوانہ کتے کے تیس - زنبور سرخ و زرد بھڑ کے بیس - بھونرا و شہد کی مکھی کے دس - مکڑی کے کاٹنے اور پھلنے کے دس اور اور چار چار پانچ پانچ دیگر جانداران بندر - بلی - چھپکلی - چوہا - آدمی - مینڈک وغیرہ کے کاٹے کے نہایت آسان و مجرب اور حکمی علاج معہ ہر زہر کی علامات و شناخت کے درج کئے گئے ہین - قیمت صرف ۱/

فاد زہر حصہ دوم

اسمین سنکھیا ہرتال و پارہ وغیرہ معدنیات اور جماگوٹہ و بھلاوہ و کچلہ وغیرہ نباتات کے زہرون کا اتار ہے - قیمت ۲/

تتھیات ناشک ناٹک نثر

اسمین ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ مین ہر مذہب کے اصول و عقاید پر بطرز ناٹک ایک نہایت دلچسپ آزادانہ بحث ہے بڑے لطف کا قابل دید ناٹک ہے ایکبار شروع کرکے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو طبیعت نہین چاہتی - قیمت حصہ اول ۴/ حصہ دوم ۶/ حصہ سوم ۱۰/

انمول بوٹی کلان

اس کتاب مین ایک ہی عجیب الاثر بوٹی سے (جو ہر شخص کو ہر مقام پر ہر موسم مین بآسانی مفت مین دستیاب ہوسکتی ہی) تپ لرزہ۔ کھانسی۔ سانس کہنہ۔ بدہضمی۔ قبض دائمی۔ ہیضہ درد شکم۔ باو گولہ۔ ضعف بصر۔ نزول چشم۔ آشوب چشم۔ سلاق چشم۔ خارش چشم۔ ورم مژگان ڈھلکا۔ ناخنہ۔ آتشک۔ بد ضعف باہ۔ بواسیر خونی و بادی۔ نہروا۔ ناسور۔ پھوڑا و پھنسی۔ خارش خشک و تر۔ داد سفید داغ۔ چھیپ۔ زکام و نزلہ۔ درد دندان۔ گنج سر۔ زہر سانپ و بچھو وغیرہ امراض کے حکمی علاج۔ معہ اُن امراض کی علامات و شناخت و اسباب کے ایسے آسان اور مکمل دیے گئے ہین کہ ہر شخص گھر بیٹھے مفت مین یا کوڑیون مین ہر مرض کا بخیطا علاج کرسکتا ہی قیمت بغرض رفاہ عام باینہمہ اوصاف ۳۰؍

انمول بوٹی خورد

کتاب مذکورہ کا انتخاب جسمین ہر مرض کا صرف ایک ایک مجرب علاج ہے قیمت ؍

ہفت جواہر

اسمین (۱) علم طب کے مجرب ٹٹکے (۲) اسپیریچوئیلزم یعنی عمل حاضرات بطریقہ اہل یوروپ و امریکہ (۳) فلسفہ روحانی (۴) انتخاب قانون منو (۵) حکمار کے بیش قیمتی اقوال (۶) حل طلب پیچیدہ سوالات و معمے و دلچسپ شعبدات (۷) انتخاب از کتب جین دھرم۔ یہہ سات مضامین ہین۔ قیمت حصہ ۱ ۵؍ حصہ دوم ۵؍ حصہ سوم ۵؍

برہم گلال چترناٹک

دنیا کی بے ثباتی کا ہو بہو نقشہ۔ سوطوین صدی عیسوی کی ایک سچی داستان قیمت ۲۰؍

اشتہار کتب

جو مولف کی بنائی ہوئی ہین اور مولف یا مطبع منشی ہرپرشاد بلند شہر سے مل سکتی ہین

مقدمہ بازی کا مختصر فوٹو

اسمین مقدمہ بازی کا ایک دلچسپ اور حیرت انگیز حال لکھا ہے اور دلالی و رشوت ستانی
واقعات کو بہت عمدہ طور سے دکھلایا ہے - قیمت ار

مخزن ضرب المثل

اس کتاب مین قریب ایکہزار کے اردو - ہندی - فارسی کی ضرب المثل نہایت تلاش
بہم پہونچا کر ردلیف وار درج کی ہین - طلباء کو مضمون نگاری کے لیے از بس مفید
قیمت ار

رومن کا استاد

اس کتاب سے بلا مدد استاد کے اردو یا ہندی خوان اصحاب رومن کا لکھنا پڑھنا
چند روز مین سیکھ سکتے ہین - قیمت

کھلاڑی لڑکے کا حال

یہہ کتاب اسم بامسمی ہے طالب علمی کی حالت مین کھیل کے نقصان اور محنت کے
ایک دلچسپ پیرایہ مین ظاہر کیے گیے ہین طلباء کو پڑھانے قابل کتاب اور بہت مفید

اعلان

واضح ہو کہ تاریخ دربار دہلی کی رجسٹری حسب ضابطہ ہوگئی ہے کوئی صاحب بدون اجازت
مولف کے قصد طبع کا نفرماوین -

العبد
چھن لعل مختار عدالت بلند شہر

TAREKH DARBAR DEHLI
G.K.U.